DENIAL OF PROPHETHOOD

by

MIRZA GHULAM AHMAD

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ نبوت سے اِنکار

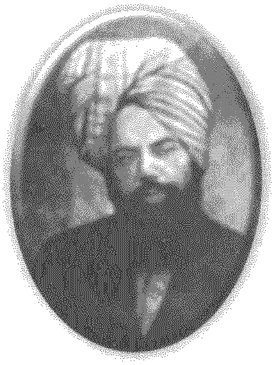

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات اور خطوط سے 257 حوالہ جات

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

257 References from the Books/Letters/etc. of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Sahib of Qadian that Prove that he did not Lay Claim to Prophethood!!!

احمدیہ انجمن لاہور

www.aaiil.org

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ نبوت سے اِنکار

257 حوالہ جات

''وہ تجھے بہت برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے''
(الہام ربانی)

سیّدنا حضرت **مرزا غلام احمد صاحب قادیانی** مسیح موعود و مہدی معہود

صرف احباب جماعت کیلئے

نام کتاب .... 257 حوالہ جات

بااہتمام .... ارشد علوی

سن اشاعت 2008ء

صفحات 260

Printing of this edition has been funded by:

The Faruqui-Salima Trust

5-Usman Block, New Garden Town, Lahore, Pakistan.

حضرت امیر کا پیغام

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ مقام اور موقع عطا کیا ہے کہ جس سے میں آپ سب کو یہ پیغام پہنچا رہا ہوں۔ آج کی یہ تقریب حضرت مرزا غلام احمد مجدد صد چہار دہم مسیح موعود و مہدی موعود کی وفات کے سو سال گزرنے پر منعقد کی جا رہی ہے۔ آنے والے دنوں میں آپ ہمارے پاکستانی اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے معزز مقررین کے خیالات سے مستفید ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ آپ جب اپنے گھروں کو لوٹ کر جائیں تو اپنے ساتھ وہ روحانیت جو آپ کو یہاں سے حاصل ہوئی اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا پیغام ساتھ لے کر جائیں۔

آپ کے پیغام کی بنیاد یہ تھی کہ ''اسلام کا دفاع تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے کیا جائے۔'' یہ بظاہر ایک آسان سا پیغام تھا لیکن اس کو سمجھنے میں دنیا والوں کو ایک صدی لگ گئی۔ آج ہمیں اللہ نے اس پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا ایک سنہری موقع عطا فرمایا ہے کہ ہم اسلام کے چہرہ پر جو بدنما داغ کچھ لوگوں کی غلط سوچ نے لگا دیا ہے اسے صاف کریں۔ اس موقع پر ان تمام ممبران جنہوں نے اس جماعت میں شمولیت اختیار کر رکھی ہے، کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پوری ہمت و حوصلہ سے ان تمام مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں جو مقاصد سے وابستگی اختیار کرنے والوں کو در پیش ہوا کرتی ہیں۔ اسلام پھیلانے کی راہ میں ہمیشہ سے آزمائشیں در پیش ہوئی ہیں اور ان راہوں پر چلنے والوں کو ہمیشہ صبر و عزم سے آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی میں بارہا ایسے مقامات آئیں گے جب آپ پکار اُٹھیں گے 'اللہ کی مدد کب آئے گی' ایسی گھڑیوں میں اللہ کے تسلی دینے والے الفاظ 'میری مدد قریب ہے' (القرآن 2:214) ہمیشہ حوصلہ افزائی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آزمائشوں کے وقت اللہ کا وعدہ ہمیشہ کی طرح سچا ہوتا ہے۔ اور وہ آزمائشوں کے ذریعہ سے سچے لوگوں کو پرکھتا ہے۔ احمدیت کی بیعت لے کر آپ نے جس روحانی 'کشتی' کا سفر اختیار کیا ہے اس کے متعلق اللہ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ جو اس میں سوار ہوگا وہ اس کی حفاظت خود فرمائے گا۔

ایک اور پہلو جس کی طرف میں آپ کی توجہ خاص طور پر دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور رسول کریم ﷺ کو آخری نبی مانتی ہے۔ ہم اس موقع پر اس بات کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت صاحب پر

جو نبوت کا دعویٰ کرنے کا الزام ہے وہ سراسر افتراء ہے۔ حضرت صاحب نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ میں یہ واضح کر دوں کہ انہوں نے تمام عمر نبوت کے دعویٰ سے انکار کیا جو ان کی تحریرات، تقاریر، اقوال اور شائع کردہ اشتہارات سے واضح ہے۔ (اور ان میں ان کا اخبار کو لکھا گیا وہ خط بھی شامل ہے جو انہوں نے اپنی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے ۳ دن پہلے لکھا)۔

ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم لوگوں پر یہ واضح کر دیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ ان پر جو کوئی بھی یہ افتراء کرتا ہے یا ان کو اپنے عقیدہ کی روح سے حقیقی نبی مانتا ہے، چاہے وہ حضرت مرزا صاحب کو جھٹلانے والوں میں سے ہو یا ان کے ماننے والوں میں سے، تو وہ غلطی پر ہے۔ انہوں نے ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی مسجد میں حلفاً کہا کہ ''میں اس شخص کو جو ختمِ نبوت کا انکاری ہے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔'' یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی انسان ایسی بات اللہ کے گھر میں کھڑا ہو کر کہے اور پھر خود نبوت کا دعویٰ بھی کرے!

جو یہ مانتے ہیں کہ آپ نے یہ دعویٰ ۱۹۰۱ء میں اپنی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں کیا، کیا وہ بھول جاتے ہیں کہ انہی کی کتاب 'حقیقت الوحی' میں لکھا ہے 'نبی وہ ہوتا ہے جو یہ یقین کرے کہ اللہ ایک ہے، وہ نبوت کی تبلیغ اپنے پیروکاروں میں کرے اور اس کا کلمہ بھی ہو؟ یہ حضرت صاحب کے ساتھ کتنی بے انصافی ہے کہ کہا جائے کہ وہ نبی تھے۔ لیکن حقیقت اور انصاف کی بات یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ نبوت سے انکار کیا۔ اور کبھی بھی اپنے پیروکاروں کو نبی کی حیثیت سے تعلیم نہ دی اور نہ ہی ان سے کوئی کلمہ سوائے لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھوایا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو یہ کہے کہ وہ نبی تھے یا انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو وہ ان پر جھوٹا الزام لگاتا ہے۔ میں اس پیغام کے آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو حضرت صاحب کے اصلی مقام کو سمجھنے کی توفیق دے اور ہمیں اپنا یہ فرض ادا کرنے کی توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب کے اصلی دعویٰ کی تشہیر کریں اور ان کے دعویٰ کے متعلق جو غلطیاں پائی جاتی ہیں ان کو دور کریں۔

ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا

امیر جماعت احمدیہ لاہور

پیش لفظ

بیسویں صدی میں مذہبی دنیا کے افق پر بے شمار شخصیات نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور تاریخ میں ان کے نام ہمیشہ کے لئے درج ہو گئے۔مگر ایک ایسی شخصیت جس نے پوری مذہبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا تھا اور جس کے افکار آج کی دنیا کے لئے بھی روشنی کی حیثیت رکھتے ہیں وہ اس صدی کی سب سے کامیاب اور سب سے مظلوم ہستی بن گئی۔ یہ شخصیت مجدّ دصد چہاردہم مسیح موعود و مہدی موعود مرزا غلام احمد صاحب کی ہے۔ان کی دینی خدمات کے بارے میں ماضی کی اہم شخصیات نے تو بابانگِ دہل اعتراف کیا ہی ہے مگر آج کی اس تنگ نظر دنیا میں بھی ایک ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اس طرح مداح سرا ہیں: ''مرزا غلام احمد صاحب سے کون نہیں متاثر ہوا۔انہوں نے عیسائی پادریوں سے مناظرے کر کے انہیں شکست دے دی تھی اور اسی طرح ایک خطرناک تحریک آریہ سماج کے ساتھ مناظرے کر کے انہیں شکست دے دی تھی''۔

مرزا غلام احمد صاحب کی ہستی مظلوم اس حوالے سے ہے کہ ان پر مخالفین نے تو تبرہ بازی کی ہی ہے اور ان کی تحریرات میں تحریف کر کے اس انداز سے پیش کیا کہ لوگوں کے لئے وہ قابل اعتراض ہستی بن کر رہ گئے مگر ان پر سب سے بڑا ظلم ان کی اپنی جماعت کے ایک ایسے غالی حصے نے کیا جس نے غلو میں ان کو ایک محدث اور مجدّد کے رتبے سے بڑھا کر نبی کا درجہ دے دیا۔اس غلو کی وجہ سے اور جماعت ربوہ کے غلط عقائد کے پرچار سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی ذات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور ان کے بارے میں عامۃ الناس میں غلط فہمیوں کی نہ مٹنے والی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔

اس کتاب میں ہم نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی مختلف کتب،خطوط اور اشتہارات سے وہ تمام حوالجات پیش کیے ہیں جن میں آپ نے بار بار دعوی نبوت سے انکار کیا ہے۔اس کا مقصد عامۃ الناس کو عمومی طور پر اور جماعت ربوہ کے بھائیوں کو خصوصی طور پر واضح کرنا ہے کہ ان کا دعویٰ نبوت کا نہیں بلکہ محدثیت کا ہے۔

ہماری ہر صاحب ذی فراست، ذی فہم سے استدعا ہے کہ خدارا ان حوالجات کو غور سے پڑھیے اور پھر رائے قائم کیجئے کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے یا کہ آپ نے ختم نبوت کا دفاع کیا ہے۔

عامتہ المسلمین نے تو حضرت مرزا صاحب کی تحریرات سے غلط نتیجہ نکالتے ہوئے انہیں جھوٹا نبی قرار دیا مگر غالی گروہ جماعت ربوہ نے انہیں سچا نبی بنانے کی بھرپور مہم شروع کی جو آج تک جاری ہے۔ دونوں فریق ہی افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ لاہور دعویٰ سے کہتے ہیں کہ نبوت آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے اور اب کوئی بھی نیا یا پرانا نبی نہیں آئے گا۔ مرزا غلام احمد صاحب زمرہ اولیاء کے فرد ہیں ۔نبوت کے مدعی ہرگز نہیں۔ یہ محض یار و اغیار کی غلط فہمی اور کج روی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ کوئی بھی سلیم الفطرت انسان جو حضرت مرزا صاحب کے ان حوالجات کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھے گا تو یقیناً وہ ان کی تعلیم کی اصل روح اور ان کے دعویٰ کو بخوبی سمجھ لے گا کہ آپ کا دعویٰ محض ایک مجدّد و محدث ہونے کا ہے نہ کہ نبی ہونے کا۔

صد سالہ کنونشن کے موقعہ پر حضرت امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ہدایت کے مطابق کہ حضرت مرزا صاحب کا اصل مقام لوگوں تک پہنچایا جائے یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

ہمارا کام تو محض **ما علینا الا البلغ** ہے ہدایت اور سچائی کی طرف دل مائل کرنا خدائے قدوس و جبروت کا استحقاق ہے۔ خداوند کریم اس کتاب کو تمام سعید روحوں کے لئے اور جماعت ربوہ کے بھائیوں کے لئے خاص طور پر ہدایت و روشنی کا موجب بنائے۔ آمین

خیر اندیش

عامر عزیز

جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن لاہور

Message from Hazrat Ameer

I feel a sense of gratitude to Allah that he has placed me in a position from which I write this message for the Convention. This occasion marks a century since the death of ***Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, Reformer, the Promised Messiah and the Promised Mehdi.***

In the coming days knowledgeable speakers from Pakistan and overseas will share their knowledge with you. I pray that we all go back spiritually enlightened and carry the message of Mirza Ghulam Ahmad, the Great Reformer, with us.

The spirit of his message was to spread Islam peacefully, ***'by the pen and not the sword'.*** *Although the message was simple it took the world a century to accept it. Now the moment is opportune to reassert the need to spread Islam peacefully and clear the ugly marks placed on the face of Islam by the actions of some sections of its adherents.*

I take this opportunity to remind all those who have joined the Ahmadiyya Movement for the peaceful propagation of Islam that they should brace themselves for the challenges that come with undertaking this noble mission. The road to spread of Islam is fraught with trials and tribulations which are hurdles to be surmounted with patience and forbearance. You would face many a times in your lives moments when you would wonder ***"When will the help of Allah come'.*** *God reassures in such times: 'Now* ***surely the help of Allah is nigh'*** *(Qur'an 2:214).*

It is important to remember in the times of trials that Allah's promise is always true and he tests the faith of the believers through trying them.

By taking the pledge to join the Ahmadiyya Movement you have embarked on the ***'Spiritual Ark'*** *which the Great Reformer had prepared for you Allah has ordained that there will be trials but those aboard will remain safe.*

Another aspect that I would like to stress is that ***as Lahori Ahmadis*** *we believe that prophethood ended with Prophet Muhammad, may peace and blessings of Allah be upon him. It is our duty to clear Mirza Sahib of* ***the false charge 'of being a claimant of prophethood'.*** *Great injustice has been done by both those who falsely accuse him of claiming prophethood and those who have included in their belief, as an article of faith, that he was a prophet.*

He denied prophethood through out his life which is reflected in his writing, speeches and sayings and published notices (including the one three days before his death.)

In a statement he made in the Delhi Mosque on the 20th of October 1891 he stated: ***'I consider the person who denies the finality of prophethood as being without faith and outside the pale of Islam'.*** *How can a man make this statement and still lay claim to prophethood?*

Those who believe he was a prophet allege that he changed his claim in 1901 in his book ***'Aik Ghalti ka Azala'.*** *O, what injustice! In 1907 in Haqeet ul Wahi he writes:* ***'A prophet is one who believes Allah is One, preaches his prophethood to his followers and has his own Kalima'.*** *(Haqeeqa tul Wahi pg 111).*

In all fairness he always denied that he was a prophet, never preached his prophethood and to the time of his death had unshakeable belief in the Kalima: ***'La illah ha illAllah Muhammad ur Rasool Ullah'***

I end this message with a prayer that Allah grants everyone the wisdom to recognise that real status of Mirza Ghulam Ahmad and for us to remember that it is our duty to quell the false accusations and beliefs viz a viz his claims to prophethood.

I pray that on this day Allah will help us honour Mirza Ghulam Ahmad by fulfilling our resolve to take his true message to humankind. Aameen.

Dr. Abdul Karim Saeed
Ameer and President
International Lahore Ahmadiyya Jama'at

جو مباحثہ لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درمیان چند روز سے بابت مسئلہ دعویٰ نبوت مندرجہ کتب مرزا صاحب کے ہو رہا تھا آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جواب الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اثنائے تحریر میں مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل کے بیان کرنے پر جلسہ عام میں فیصلہ ہو گیا جو عبارت درج ذیل ہے۔ المرقوم ۳، فروری ۱۸۹۲ء مطابق ۳، رجب ۱۳۰۹ھ۔

العبد برکت علی وکیل چیفکورٹ پنجاب	العبد محی الدین المعروف صوفی	العبد خاکسار رحیم بخش	العبد فضل دین
العبد	العبد رحیم اللہ	العبد ابو یوسف محمد مبارک علی	العبد حبیب اللہ

الحمد للّٰہ و الصلٰوۃ و السّلام علٰی رسولہ خاتم النبیّین. امابعد۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام وتوضیح مرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوۃ ناقصہ ہے یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلاّ۔ مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ میں لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سیّد ومولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جلّ شانہ، خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مُراد ہے جس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُکلّم مراد لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قدکان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلّمون من غیران یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فحمر. صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۱ پارہ ۱۴۔ باب مناقب عمرؓ۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اُس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔ اور نیز عنقریب یہ عاجز ایک رسالہ مستقلہ نکالنے والا ہے۔ جس میں ان شبہات کی تفصیل اور بسط سے تشریح کی جائے گی جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلاف عقیدہ اہلسنت والجماعت خیال کرتے ہیں۔ سو میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ان اوہام کے ازالہ کے لئے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سُنت والجماعت کے بیان کر دوں گا۔

راقـــــــــم

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مؤلّف رسالہ توضیح مرام وازالۃ الاوہام

۳، فروری ۱۸۹۲ء

(محمدی پریس لاہور)

غلام نبی سنگ ساز وکاتب

1. براھین احمدیہ ، (1884) صفحہ 254، حاشیہ نمبر1

اگر چہ کبھی کبھی ایسے لوگ بھی کہ جو مذہبِ اسلام سے خارج ہیں کوئی کوئی سچّی خواب دیکھ لیتے ہیں۔مگر اُن میں اور مسلمانوں کی خوابوں میں کہ جو خدا کے رسولِ مقبول کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں کئی طور سے صریح فرق ہے۔منجملہ اُن فرقوں کے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کو سچّی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا اُن کی نسبت خدا تعالےٰ نے آپ وعدہ دے رکھا ہے اور فرمایا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لیکن کُفّار اور مُنکرینِ اِسلام کو اِس کثرت سے سچّی خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں بلکہ اُن کا ہزارم حِصّہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کا ثبوت ہماری اُن ہزار ہا سچّی خوابوں کے ثبوت سے ہوسکتا ہے جن کو ہم نے قبل از وقوع صدہا مسلمانوں اور ہندوؤں کو بتلا دیا ہے۔اور جن کے مقابلہ سے غیر قوموں کا عاجز ہونا ہم ابتدا سے دعویٰ کر رہے ہیں۔

اور ایک یہ فرق ہے کہ مُسلمان کی خواب اکثر اوقات نہایت عالی شان اور مہمّاتِ عظیمہ کی بشارت اور خوشخبری پر مشتمل ہوتی ہے اور کافر کی خواب اکثر اوقات اُمورِ خسیسہ میں اور ہیچ اور بےقدر رہوتی ہے۔

1. Barahin Ahmadiyya, (1884), P. 254, Footnote No. 1

And it should be remembered that although persons, who are outside the fold of Islam, also sometimes see true dreams, but in their dreams and those of Muslims who commit themselves to complete obedience of the chosen Messenger of God, there are visible distinctions. The one among these is that such dreams are experienced by Muslims in abundance, as has been promised by God the Most High, 'for them is good news in this world's life' (10:64), while the unbelievers and the deniers of Islam never attain such frequency. On the contrary, even a thousandth part does not fall to their share. This can be abundantly proved by thousands of my true dreams about which I had informed hundreds of Muslims and Hindus beforehand and about which I have been pronouncing from the very beginning that other nations are incapable of showing such a phenomenon.

Another distinction is that the dream of a Muslim frequently consists of good news of magnificent and remarkable events . . . whereas that of an unbeliever generally is of little or no value."

☆☆☆

2. براھین احمدیه ، صفحه 541، حاشیه نمبر 11

اب منصفانِ حق پسند خود سوچ سکتے ہیں کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں تو پھر کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے۔

2. Ibid, p. 541, footnote No. 11

"It is now for the seekers after truth and fair-minded people to judge for themselves that when thousands of prophecies and unusual signs are fulfilled and manifested at the hands of the most humble and obedient servants of the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya), how impudent and shameless is the blind heart that denies the prophecies of the Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him."

☆☆☆

3. براھین احمدیه ،صفحه 545، حاشیه نمبر 4

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور مجدّد الف ثانیؒ کے مکتوبات اور دُوسرے اولیاء اللہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں کہ کس کثرت سے اُن کے الہامات پائے جاتے ہیں بلکہ امام ربّانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ دیکم ہے اُس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی مکالمات و مخاطبات حضرتِ احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدّث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اُس کا مرتبہ قریب واقعہ ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صاحب نے ''فتوح الغیب'' کے کئی مقامات میں اِس کی تصریح کی ہے اور اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات اور مکتوبات کا تجسّس کیا جائے تو اِس قسم کے بیانات اُن کے کلمات میں بہت سے پائے جائیں گے اور اُمّتِ محمدیہؐ میں محدثیّت کا منصب اِس قدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بے خبر

کا کام ہے۔ اِس اُمّت میں آج تک ہزارہا اولیاء اللہ صاحبِ کمال گذرے ہیں جن کے خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہیں اور جو شخص تفتیش کرے اُس کو معلوم ہو گا کہ حضرتِ احدیت نے جیسا کہ اِس امّت کا خیر الامم نام رکھا ہے ایسا ہی اِس اُمّت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بھی بخشے ہیں جو کسی طرح چھپ نہیں سکتے اور اِن سے انکار کرنا ایک سخت درجہ کی حق پوشی ہے۔ اور نیز ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ الزام کہ صحابہ کرامؓ سے ایسے الہامات ثابت نہیں ہوئے بالکل بیجا اور غلط ہے۔ کیونکہ احادیثِ صحیحہ کی رُو سے صحابہ کرامؓ کے الہامات اور خوارق بکثرت ثابت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساریہؓ کے لشکر کی خطرناک حالت سے باعلامِ الٰہی مطلع ہو جانا جس کو بیہقی نے ابنِ عمرؓ سے روایت کیا ہے اگر الہام نہیں تھا تو اور کیا تھا اور پھر اُن کی یہ آواز کہ **یاساریة الجبل الجبل** مدینہ میں بیٹھے ہوئے منہ سے نکلنا اور وہی آواز قدرتِ غیبی سے ساریہ اور اُس کے لشکر کو دُور دراز مسافت سے سنائی دینا اگر خارق عادت نہیں تھی تو اور کیا چیز تھی۔ اِسی طرح جناب علی مُرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے بعض الہامات وکشوف مشہور ومعروف ہیں۔ کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ اس امت کے لیے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پہلی امتوں کی طرح محدث پیدا ہوں گے۔ اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات ومخاطبات الٰہیہ ہوتے ہیں۔ ماسوا اِسکے میں پُوچھتا ہوں کہ کیا خدائے تعالےٰ کا قرآنِ شریف میں اِس بارہ میں شہادت دینا تسلّی بخش امر نہیں ہے۔ کیا اُس نے صحابہ کرام کے حق میں نہیں فرمایا **كُنتُم خَيرَ اُمَّة اُخرِ جَت للنَّاسِ**. پھر جس حالت میں خدا تعالےٰ اپنے نبی کریمؐ کے اصحاب کو امم سابقہ سے جمیع کمالات میں بہتر و بزرگتر ٹھہراتا ہے۔

3. Ibid., p. 545, footnote No. 4

"The writings of Shaikh 'Abd al-Qadir Jilani, Mujaddid Alf Thani and other saints corroborate this statement. These show the frequency with which their inspirations (Ilham) are found in them. The Imam (Mujaddid Alf Thani) writes clearly in his Maktubat, volume II, letter No. 51, that a non-prophet is also blessed with divine communions and communications and such a person is called muhaddath (one spoken to by God) and his office (martabah) is very near to that of the

prophets. ... In the Muslim ummah the rank (mansab) of muhaddathiyyah is found in such abundance that to deny it is the work of ignorant and careless people. Thousands of saints, the possessors of perfection (sahib-i kamal) have passed in this ummah whose supernatural signs (khawariq) and miracles (karamat) have been proved like those of the Israelite prophets. ... And, moreover, I also assert that the charge that such ilhamat (inspirations) were not granted to the Companions of the Holy Prophet, is absolutely wrong and baseless because, according to the authentic reports (ahadith), the inspirations and unusual signs which were frequently shown at the hands of the Companions have been fully established. If Hazrat 'Umar's sudden information about the critical situation of the troops of Sariyah obtained by divine indication was not an inspiration (ilham), what was it then? The incident has been reported by Baihaqi from Ibn 'Umar. If the voice of 'Umar: 'O Sariyah, (turn) towards the mountain, towards the mountain,' uttered at Madinah and conveyed by the Unseen power to Sariyah and his troops at such a far off distance was not a supernatural sign, what was it then? Similarly, many inspirations and visions (kushuf) of 'Ali are well known.... Do you not know that it has been established from the Sahihain that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has given the good news that like the previous ummah there will also appear muhaddathjn in this ummah."

☆☆☆

4. سُرمہ چشمہ آریہ (1886)، صفحہ 164-165، حاشیہ

یہ نقطہ محمدیہ ظلی طور پر مستجمع جمیع مراتب الوہیت ہے۔ اسی وجہ سے تمثیلی بیان میں حضرت مسیح کو ابن سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بباعث اسی نقصان کے جو ان میں باقی رہ گیا ہے کیونکہ حقیقت عیسویہ مظہر اتم صفات الوہیت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے برخلاف حقیقت محمدیہ کہ وہ جمیع صفات الٰہیہ کا اتم و اکمل مظہر ہے۔ جس کا ثبوت عقلی و نقلی طور پر کمال درجہ پر پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ ناقص پر ناقص فیضان ہوتا ہے اکمل پر اکمل۔

4. Surmah Chashm Arya, (1886), pp. 164-165,footnote

"This position of Muhammadiyya is by way of reflection *(zill)* an embodiment of all the ranks of divinity. That is why Messiah was only compared allegorically to a son on account of some deficiency which remained in him. For in reality Christhood (haqiqat-i 'Iswiyyah) is not a complete and perfect manifestation of all the divine attributes but is one of its sections, while reality of Muhammadhood (Haqiqat-i Muhammadiyya) is a complete manifestation thereof overwhelmingly proved both logically and traditionally. Reflection of a perfect object is always perfect while that of an imperfect remains imperfect."

☆☆☆

5. فتح اسلام ‹22 جنوری 1891› ، صفحہ 6 ، حاشیہ

جولوگ خُدا تعالےٰ کی طرف سے مجددیت کی قوّت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور رُوحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسُولوں کو دی جاتی ہیں۔

5. *Fath Islam,* (January 22, 1891), footnote, p. 6

"People who are endowed with the power of reformation (mujaddidiyyah) by the Most High God are not mere dealers in husk but are virtually the deputies of the Messenger of Allah, (peace and blessings of Allah be upon him), and are his spiritual successors (khalifa). The Most High God enables them to inherit all the divine favours which are given to prophets and messengers."

☆☆☆

6. فتح اسلام ، صفحہ 9

خدا تعالےٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیّت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے جو ابراہیمؑ کے دل کے موافق دل رکھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ابراہیمؑ ہے۔ اور جو عمر فاروقؓ کا دل رکھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک عُمر فاروق ہے۔

6. Ibid, p. 9

"God the Most High always uses a figurative expression (isti'arah) and applies the name of one person to another according to their natural likeliness (khasiyyat) and capacity (isti'dad). One whose heart resembles the heart of Abraham is Abraham in the sight of God and one who possesses the heart of 'Umar the Great is 'Umar in the sight of God."

☆☆☆

7. توضیح مرام، ‹22 جنوری 1891› ، دوسری طبع ، صفحہ 7

یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا ہے وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کے ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے۔ ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اُتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعاراتِ لطیفہ پر ہوتا ہے۔ اِسی وجہ سے خدا تعالےٰ کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلم ہے جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے۔

7. Taudih Maram, (January 22, 1891), second edition, p. 7

"To take the metaphorical expressions in a literal sense is to portray a beloved as a monster. The eloquence of style (balaghat) entirely depends on the fine similes (isti'arat). Therefore, the communication (kalam) of God the Most High, which is the richest in eloquence (ablagh al-kalam) is replete with similes which are not found in the kalam of anyone else."

☆☆☆

8. توضیح مرام ، صفحہ 8

اور سیّد و مولیٰ جناب ختم المرسلینؐ نے مسیح اوّل اور مسیح ثانی میں مابہ الامتیاز قائم کرنے کیلئے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا۔ اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکامِ فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور وہ مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور اُن کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جُداگانہ نبوّت کا دعوٰی نہیں کرے گا۔

8. Ibid., p. 8

"The Last of the Prophets has drawn a line of distinction between the Israelite Messiah and the Promised Messiah by stating that the second Messiah will be a Muslim, will follow the Shari'ah of the Quran and, like common Muslims, shall abide by the Quranic commandments such as fasting, prayers.... He will be born from amongst the Muslims and will be their Imam (leader). He will neither bring a new religion nor claim an exclusive and independent prophethood."

☆☆☆

9. توضیح مرام ، صفحہ 17 تا 20

اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سیّد و مولیٰ نے نبوّت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے اس امّت کے لیے محدث ہوکر آیا ہے اور محدّث بھی ایک معنے سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوّتِ تامہ نہیں مگر تاہم جُزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ اُمورِ غیبیہ اُس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اُس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اُس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تیئں بآوازِ بلند ظاہر کرے۔ اور اس سے انکار کرنیوالا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوّت کے معنے بُجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اُمور متذکرہ بالا اُس میں پائے جائیں۔

اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ بابِ نبوّت مسدُود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اُس پر مُہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کُل الوجوہ بابِ نبوّت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر یک طور سے وحی پر مُہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی

طور پر وحی اور نبوّت کا اِس اُمّتِ مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کُھلا ہے۔ مگر اس بات کو بحضورِ دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوّت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا نبوّت تامہ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوّت ہے جو دُوسرے لفظوں میں محدثیّت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات مستودہ صفات حضرت سیّدنا ومولانا محمّد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاعلم ارشدک اللّٰہ تعالیٰ ان النبی محدث و المحدّث نبی باعتبار حصُول نوع من انواع النبوّت و قد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم لم یبق من النبوّۃ الاالمبشرات ای لم یبق من انواع النبوّۃ الا نوع واحد“ وھی المبشرات من اقسامِ الرویا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی. ینزل علی خواص الا ولیاء والنور الذی. یتجلی علےٰ قلوب قومٍ موجع. فانظر ایھا النا قدالبصیرا لفھیم من ھذا اسدّباب النبوۃ علیٰ وجہ کلی بل الحدیث یدل علےٰ ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت ولکن النبوۃ التی لیس فیھا الا المبشرات فھی باقیۃ الیٰ یوم القیامۃ لا انقطاع لھا ابدًا. وقد علمتَ و قراتَ فی کتب الحدیث ان الرؤیا الصالحۃ جزء“ من البنوۃ ای من ستۃ وار بعین جزءٌ النبوۃ التامۃ فلما کان للرویا نصیباً من ھٰذہ المرتبتہ فکیف الکلام الذی یوحی من اللّٰہ تعالیٰ الیٰ قلوب المحدثین فاَعلم ایدک اللّٰہ ان حاصل کلا منا ان ابواب النبوۃ الجزئیۃ مفتوحتہ ابداولیس فی ھٰذا النوع الا المبشرات اوالمنذرات من الامور المغیبتہ او اللطائف القرآ نیۃ و العلوم اللدینہ . واماَ النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد آمنا بانقطاعھا من یوم نزل فیہ وما کان محمدًا باحد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیّن .

9. Ibid, pp. 17, 20

"Here if it be argued that the like of Messiah should also be a prophet because Messiah was a prophet, the reply in the first instance will be that our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has not made prophethood a pre-requisite for the coming Messiah, but has clearly stated that he shall be a Muslim and abide by the Law of Islam like common Muslims. He shall not say anything beyond that he is a Muslim and their leader. Besides, there is no doubt that this humble servant has been raised by the Most High God as a muhaddath for this ummah and a muhaddath is in one sense a prophet too. This, however, is not perfect prophethood (nubuwwat-i tammah), yet a muhaddath is a prophet partially (juzi nabi) for he is endowed with the gift of being spoken to by God and matters Unseen are manifested to him and, like the revelations of messengers and prophets, his revelations are protected against the intervention of the devil. And the real kernel of the Law (Shari'ah) is disclosed to him and he is commissioned just like prophets, and it is obligatory on him, like prophets, that he should announce his mission publicly and anybody who rejects him deserves punishment. And prophethood in his case means only that the above characteristics are found in him. If it is argued that the door of prophethood has been closed and a seal has been set on the revelation that descends on prophets, I shall say that neither the door of prophethood has been closed in all respects nor a seal has been set on every form of revelation. On the contrary, the door of revelation and prophethood has remained partially open for this ummah ever since. It is to be carefully remembered that the type of prophethood, which is to continue for ever, is not perfect prophethood but, as I have just mentioned, is only a partial prophethood, which in other words is termed muhaddathiyyah attainable by following the greatest and the most perfect of all human

beings i.e., the Holy Prophet Muhammad, the embodiment of all the excellences of perfect prophethood (peace and blessings of Allah be upon him).

Now, may Allah guide you, make a note that a prophet is a muhaddath, and muhaddath is a prophet in the sense that he possesses one of the various kinds of prophethood. The Messenger of Allah is reported to have said that nothing is now left of prophethood, except mubashshirat (good news); that is to say from the kinds of prophethood only one kind is left, that is mubashshirat -- such as true visions (al-ru'ya al-sadiqah), true sights (al-mukashifah al-sahihah) and the revelation which descends on the chosen servants of God (auliya). And that is a light which illumines the hearts of a gloomy people. Thus behold, O critic! The possessor of insight and understanding, is the door of prophethood entirely closed? On the other hand, the Hadith proves that the perfect prophethood which contained the revelation of Shari'ah has ceased but prophethood containing mubashshirat (good news) only shall exist till the Day of Judgement. And you are aware and have read in the books of Hadith that true vision is forty-sixth part of prophethood i.e., perfect prophethood. Thus when true visions could rank so high what would be the position of revelation which descends on the hearts of muhaddathin. To sum up, the door of partial prophethood has always been open. But nothing remains of prophethood except mubashshirat (good news), and munzirat (warnings), foreknowledge about Unseen matters, deep understanding of the Quran and divine knowledge. But prophethood which is perfect and complete and possesses all the excellences of revelation has been discontinued, and we believe in it from the time this was revealed: 'Muhammad is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and Khatam al-Nabiyyin (Seal of the Prophets)' (33:40)."

☆☆☆

10. توضیح مرام ، صفحہ 13,12 حاشیہ

حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اِس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دُوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلّم۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ یعنے کمالاتِ تامہ کا مظہر سو جیسا کہ فطرت کی رُو سے اُس نبیؐ کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور سے بھی اعلیٰ وارفع مرتبہ وحی کا اُس کو عطا ہوا اور اعلیٰ وارفع مقام محبت کا ملا۔ یہ وہ مقامِ عالی ہے کہ میں اور مسیح دونوں اُس مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔

10. Ibid, pp. 12, 13, footnote

"The hand of divine wisdom starting the process of creation from the insignificant and lowest stages has brought it to the highest stage which, in other words is, Muhammad the most praised one, (peace and blessings of Allah be upon him), that is the perfect manifestation of the highest attributes. So intrinsically this Prophet attained the highest and the most elevated status, in the same way externally he was endowed with the highest and the most exalted rank of revelation and also the loftiest position of (divine) love. It is that exalted position which the Messiah and I cannot reach."

☆☆☆

11. توضیح مرام ، صفحہ 14,13 حاشیہ

ہمارے سیّد و مولیٰ جناب مقدس خاتم الانبیاء کی نسبت صرف مسیح نے ہی بیان نہیں کیا کہ آنجناب کا دنیا میں تشریف لانا درحقیقت خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہے بلکہ اس طرز کا کلام دوسرے نبیوں نے بھی آنحضرت ﷺ کے حق میں اپنی اپنی پیشگوئیوں میں بیان کیا ہے اور استعارہ کے طور پر آنجنابؐ کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے بلکہ بوجہ خدائی کے مظہراتم ہونے کے آنجنابؐ کو خدا کر کے پکارا ہے چنانچہ حضرت داوٗد کے زبور میں لکھا ہے تُو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت بنائی گئی۔ اس لئے خدا نے تجھ کو

ابدتک مبارک کیاء(یعنی تو خاتم الانبیاءٹھہرا) اے پہلوان تو جاہ وجلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے سوار ہو کہ تیرا داہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائے گا۔ بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں میں تیرے، تیر تیزی کرتے ہیں۔لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں۔اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا ہے(دیکھو زبور۴۵)

اب جاننا چاہیے کہ زبور کا یہ فقرہ کہ اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے یہ محض بطور استعارہ ہے۔جس سے غرض یہ ہے کہ جو روحانی طور پر شانِ محمدیؐ ہے اُس کو ظاہر کردیا جائے۔ پھر یسعیاہ نبی کی کتاب میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے۔

''دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالوں گا۔میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اُس پر رکھی۔وہ قوموں پر راستی ظاہر کرے گا۔وہ نہ چلاّئے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سُنائے گا۔وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دُھؤاں اُٹھتا ہے نہ بجھائے گا جب تک کہ راستی کو امن کے ساتھ ظاہر نہ کرے وہ نہ گھٹے گا نہ تھکے گا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور جزیرے اس کی شریعت کے منتظر ہوویں...... خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اُسکائے گا۔

اب جاننا چاہیے کہ یہ فقرہ کہ خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا یہ بھی بطور استعارہ کے آنحضرت ﷺ کے پُرہیبت ظہور کا اظہار کررہا ہے دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب باب۴۲ اور ایسا ہی اور کئی نبیوں نے بھی اس استعارہ کو اپنی پیشگوئیوں میں آنحضرت ﷺ کی شان میں تیسرا مرتبہ کہ جو بزرگ ترین مراتب ہے آنحضرت ﷺ کے لیے ثابت کیا ہے۔یہ میری طرف سے ایک اجتہادی خیال نہیں بلکہ الہامی طور پر خدا تعالےٰ نے مجھ پر کھول دیا ہے۔

11. Ibid, pp. 13, 14, footnote

"The Messiah alone has not prophesied that the coming of our guide and the Holy Prophet, the Khatam al-Anbiya in the world is actually the manifestation of God, but other prophets have also expressed similar views in their respective prophecies and have declared the coming of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), as the appearance of God by way of simile; rather on account of his being the perfect manifestation of God, his appearance has been called the appearance of God. It has been mentioned in the Book of Psalms:

> 'Thou art fairer than the children of men: grace is poured into thy lips: therefore God hath blessed thee forever (that is, he is Khatam al-Anbiya). Gird thy sword upon thy thigh, O most mighty, with thy glory and thy majesty. And in thy majesty ride prosperously because of truth and meekness and righteousness; and thy right hand shall teach thee terrible things. Thine arrows are sharp in the heart of the king's enemies; whereby the people fall under thee. Thy throne, O God, is for ever and ever: the sceptre of thy kingdom is a right sceptre. Thou lovest righteousness and hatest wickedness: therefore God, thy God, hath anointed thee with the oil of gladness above thy fellows"' (45:2-7).

The book of the prophet Isaiah also contains similar indications (chapter 42). . . . The third rank, which is the highest, has been established for the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). I do not say it by way of ijtihad but the Most High God has disclosed it to me by His revelation (ilham)."

☆☆☆

12. ازالہ اوہام، ﴿ستمبر, 1891﴾، صفحہ 138

کوئی مرتبہ شرف وکمال اور کوئی مقام عزاور قرب کا بجز سچے اور کامل متابعت اپنے نبیؐ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی یا طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرفِ صحبت آنحضرت ﷺ سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں۔ اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جواب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔

12. *Izalah Auham,* (Septembers, 1891), p. 138

"We cannot attain any position of excellence and perfection or a place of elevation and nearness (to Allah) but through true and perfect following of our Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him). Whatever we attain is by way of reflection *(zill)* and through his blessings *(tufail).* I have a firm belief that whatever excellences I can get are the -reflection *(zill)* of the spiritual achievements of those perfect and complete followers of the Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), who had the blessings of close association with him. And there are certain excellences parts of which are otherwise inaccessible for me."

☆☆☆

13. ازالہ اوہام، صفحہ 199

میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لیے میں مثیل مسیح ہوں اور دُوسرے کی انتظار بے سُود ہے۔

13. Ibid., p. 199

"It is possible that in future even ten thousand likes of the Messiah may appear, but I am the like of Messiah for this age and it is vain to wait for another."

☆☆☆

14. ازالہ اوھام، صفحہ 237

اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مُسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دُوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے۔

14. Ibid., p. 237

"To sum up, the hadith about Damascus quoted by Imam Muslim runs counter to another hadith by the Imam himself and it is clearly proved that Nawas, the reporter, has erred in narrating this hadith."

☆☆☆

15. ازالہ اوھام، صفحہ 253

بار بار احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل سیّد الانبیاء و امام الاصفیاء حضرت مقدّس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا۔

15. Ibid., p. 253

"(God) repeatedly addressed me, O Ahmad, and thus by way of zill declared me the like of the leader of the prophets, Imam of the chosen, the Holy Prophet, Muhammad Mustafa, (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

16. ازالہ اوھام، صفحہ 255

چونکہ قدیم سے قانون قدرت خدا تعالےٰ کا یہی ہے کہ جو شخص نفسانی تمنا سے کسی امر غیب کا منکشف ہونا چاہتا ہے تو شیطان اس کی تمنّا میں ضرور دخل دیتا ہے بجز انبیاء اور محدّثین کے کہ ان کی وحی شیطان کے دخل سے منزہ کی جاتی ہے۔

16. Ibid., p. 255

"When one passionately desires disclosure of certain Unseen matters, Satan invariably intervenes, but the revelations to prophets and muhaddathin are always guarded against such intervention of the devil."

☆☆☆

17. ازالہ اوہام، صفحہ 259

اور حضرت بایزید بُسطامی قدس سرہ کے کلمات طیبہ مندرجہ ذیل جو تذکرۃ الاولیاء میں حضرت فریدُ الدین عطار صاحب نے بھی لکھے ہیں اور دوسری معتبر کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں اسی بناء پر ہیں جیسا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ہی آدم ہوں میں ہی شیث ہوں میں ہی نوح ہوں میں ہی براہیم ہوں میں ہی موسیٰ ہوں میں ہی عیسیٰ ہوں میں ہی محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ اخوانہٖ اجمعین۔

17. Ibid., p. 259

"The following words of Hazrat Ba Yazid Bistami occurring in Tazkirat al-Auliya written by Farid al-Din Attar, and also found in other reliable books, support the resemblance of devout saints to prophets. I am Adam, and Shis and Noah and Abraham and Moses and Jesus and

☆☆☆

18. ازالہ اوہام، صفحہ 260

ایسا ہی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ انسان بحالت ترک نفس واطلاق وفنافی اللہ تمام انبیاء کا مثیل بلکہ اُنہیں کی صورت کا ہو جاتا ہے۔

18. Ibid., p. 260

"Similarly, Syed 'Abd al-Qadir Gilani in his book Futuh al-Ghaib asserts that through self-denial, asceticism and by annihilation in God man becomes the like of all the prophets, rather acquires their very image."

☆☆☆

19. ازالہ اوہام، صفحہ 318,316

اب اس حالت میں ایسی کتاب جو خاتم الکتب ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اگر زمانہ کے ہر ایک رنگ کے ساتھ مناسب حال اس کا تدارک نہ کرے تو وہ ہرگز خاتم الکتب نہیں ٹھہر سکتی اور اگر اس کتاب میں مخفی طور پر صرف وہ سب سامان موجود ہے جو ہر ایک حالت زمانہ کیلئے درکار ہے تو اس صورت میں ہمیں ماننا پڑے گا کہ قرآن شریف

بلا ریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے اور ہر ایک زمانہ کی ضروریات لاحقہ کا کامل طور پر متکفل ہے۔ اب یہ بھی یاد رہے کہ عادت اللہ ہر ایک کامل ملہم کے ساتھ یہی رہی ہے کہ عجائبات مخفیہ قرآن اس پر ظاہر ہوتے رہے ہیں بسا اوقات ایک ملہم کے دل پر قرآن شریف کی آیت الہام کے طور پر القا ہوتی ہے اور اصل معنے سے پھیر کر کوئی اور مقصود اُس سے ہوتا ہے۔

19. Ibid, pp. 316-318

"In the circumstances, if a book claims to be the khatam al-kutub (the last of the books) but does not meet the requirements of the time in every walk of life, it can never be regarded as the last of the books. But if the book contains solution of all such problems for all ages to come, then we will have to admit that the Holy Quran undoubtedly comprises infinite divine knowledge and completely fulfils the requirements of every age.

It should be remembered that it has been the practice of God that the wonderful things hidden in the Quran are manifested to the perfectly inspired ones (mulham). Very often a verse of the Quran is revealed to him intending to suggest some idea other than the literal meaning of the verse."

☆☆☆

20. ازالہ اوہام، صفحہ 349

مسیح گذشتہ کی نسبت قطعی طور پر کہا ہے کہ وہ نبی تھا لیکن آنے والے مسیح کو اُمّتی کر کے پکارا ہے جیسا کہ حدیث امامکم منکم سے ظاہر ہے اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میں اشارۃً مثیل مسیح کے آنے کی خبر دی ہے چنانچہ اس کے مطابق آنیوالا مسیح محدّث ہونے کی وجہ سے مجازاً نبی بھی ہے۔

20. Ibid., p. 349

"Now, as far as the Israelite Messiah is concerned it has been clearly stated that he was a prophet but the Messiah to come has been called an ummati (follower) as is evident from the hadith imamu-kum min-kum (your Imam from among you).

And the hadith: "The learned from among my followers are like the Israelite prophets," hints at the coming of the like of the Messiah. Thus, according to this, the Promised Messiah being a muhaddath, is also metaphorically a prophet."

☆☆☆

21. ازاله اوهام، صفحه 422,421

(۱۱) سوال۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

اماالجواب۔ نبوّت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے جس حالت میں روء یا صالحہ نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے تو محدثیتِ جو قرآن شریف میں نبوت کے ساتھ اور رسالت کے ہم پہلو بیان کی گئی ہے جس کے لیے صحیح بخاری میں حدیث بھی موجود ہے اس کو اگر مجازی نبوّت قرار دیا جائے یا ایک شعبہ قویہ نبوت کا ٹھہرایا جائے تو کیا اس سے نبوت کا دعویٰ لازم آ گیا۔ قرآن شریف کی وہ قرائت یاد کرو کہ جو ابن عباس نے لی ہے اور وہ یہ ہے **وَ مَا اَرسَلنا من قبلک من رّسُول و لانبیّ و لا محدث الا اذا تمنّی القی الشیطان فِے امنیّه فسینسخ الله مایلقی الشیطان ثم یحکم الله اٰیا تِهِ**. وحی الٰہی پر صرف نبوت کاملہ کی حد تک کہاں مہر لگ گئی ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں **انزل من السماء ماء فسالت ادویةً بقدرھا**۔ اے غافلو! اس اُمت مرحومہ میں وحی کی نالیاں قیامت تک جاری ہیں مگر حسب مراتب۔

21. Ibid, pp. 421, 422

"(II) Question: A claim to prophethood has been made in Fath-i Islam?

Answer: I have not claimed prophethood. I have only claimed to be a muhaddath (one spoken to by God) and this, too, under the divine command. Muhaddathiyyah undoubtedly contains a strong element of prophethood. Now when true vision is admittedly forty-sixth part of prophethood, what is the harm if muhaddathiyyah, which has been spoken to in the Quran along with prophethood and messengership, and about which an authentic report exists in Sahih al-Bukhari, is styled metaphorical prophethood or an integral element of the excellences of prophethood. Does it amount to a claim to prophethood? After all a complete seal has never been set on the divine revelation after the perfection of the prophethood . . .. O ignorant people! Rivulets of revelation are to flow in this ummah till the day of Resurrection subject, of course, to one's status."

☆☆☆

22. ازالہ اوہام، صفحہ 522

مسیح کیونکرآ سکتا وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار روئیں اُس کو آنے سے روکتی ہے سو اس کا ہمرنگ آیا وہ رسول نہیں مگر رسولوں کے مشابہ ہے اور امثل ہے۔

22. Ibid., p. 522

"How can Messiah come? He was a messenger and the impregnable wall of Khatam al-Nabiyyin prevents his coming. Thus here is one who is like him, but he is not a messenger although he resembles the messengers and is their like."

☆☆☆

23. ازالہ اوہام، صفحہ 533,532

ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنیوالے مسیح کو نبی کر کے بھی بیان کیا گیا ہے مگر اس کو اُمتی کر کے بھی تو بیان کیا گیا ہے بلکہ خبر دی گئی کہ اے اُمتی لوگو وہ تم میں سے ہی ہوگا اور تمہارا امام ہوگا اور نہ صرف قولی طور پر اُس کا اُمتی ہونا ظاہر کیا بلکہ فعلی طور پر بھی دکھلا دیا کہ وہ اُمتی لوگوں کے موافق صرف قال اللہ وقال الرسول کا پیرو ہوگا اور حل مغلقات ومعضلات دین نبوت سے نہیں بلکہ اجتہاد سے کریگا اور نماز دوسروں کے پیچھے پڑھے گا۔ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کی صفت سے متصف نہیں ہوگا ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو اُمتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں اُمتیت اور نبوت کی اُس میں پائی جائیں گی۔ جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے اسی لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

23. Ibid., pp. 532-533

"Truly the Messiah to come has also been spoken of as a prophet, but he has been called a follower too; rather the followers of the Holy Prophet have been foretold that 'he shall be indeed from among you, and shall be your Imam,' and his being a follower has been expressed not only in words, but it has also been shown that practically like other Muslims he shall only be a follower of the word of God and the sayings of the Messenger and shall solve the difficult and intricate questions of religion not by dint of his prophethood but ijtihad (exercise of judgement), and shall offer his prayers after others. Now all these clearly indicate that he shall not factually and in reality possess the characteristics of perfect prophethood, although partial and imperfect prophethood (nubuwwat-i naqisah) shall be found in him which, in other words, is called muhaddathiyyah and contains only one aspect of

the perfect prophethood. So, the fact that he has been called a prophet as well as a follower indicates that he shall possess both these aspects i.e., followership (ummatiyyat) and prophethood, as it is necessary that both these aspects should be found in a muhaddath. But the possessor of perfect prophethood (nubuwwat-i tammah) has one aspect of prophethood only. In short, muhaddathiyyah is imbued with both the colours. That is why in Barahin-i Ahmadiyyah, too, God the Most High named this humble servant a follower as well as a prophet."

☆☆☆

24. ازالہ اوہام، صفحہ 534

کیونکرممکن تھا کہ خاتم النبیین کے بعدکوئی اور نبی اُسی مفہوم تام اور کامل کے ساتھ جو نبوت تامہ کی شرائط میں سے ہے آسکتا کیا یہ ضروری نہیں کہ ایسے نبی کی نبوت تامہ کے لوازم جو وحی اور نزول جبرئیل ہے اس کے وجود کیساتھ لازم ہونی چاہیئے کیونکہ حسب تصریح قرآن کریم رسول اُسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرئیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے پر مہر لگ گئی ہے کیا یہ مُہر اس وقت ٹوٹ جائے گی۔

24. Ibid., p. 534

"How was it possible then that another prophet could come after the Khatam al-Nabiyyin, in the complete and perfect sense which is one of the conditions of perfect prophethood (nubuwwat-i tammah). Is it not necessary that such a prophet should possess the pre-requisites of perfect prophethood, viz., prophetic revelation and the descent of Gabriel, because according to the express teachings of the Quran a prophet is he who has received the commands and creeds of faith through Gabriel? But a seal has been set on the prophetic revelation for the last thirteen hundred years. Would this seal be broken then?"

☆☆☆

25. ازالہ اوہام، صفحہ 539

قرآن شریف اپنے زبردست ثبوتوں کے ساتھ ہمارے دعوے کا مُصدِق اور ہمارے مخالفین کے اوہام باطلہ کی بیخکنی کر رہا ہے اور وہ گزشتہ نبیوں کے واپس دنیا میں آنے کا دروازہ بند کرتا ہے اور بنی اسرائیل کے نبیوں کے مثیلوں کے آنے کا دروازہ کھولتا ہے اُسی نے یہ دعا تعلیم فرمائی ہے اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم اس دعا کا ماحصل کیا ہے یہی تو ہے کہ ہمیں اے ہمارے خدا نبیوں اور رسولوں کا مثیل بنا۔

25. Ibid, p. 539

"The Quran testifies our claims and discredits the false notions (auham-i batilah) of our opponents with its forceful arguments. It closes the door on the previous prophets for their return to this world but allows in persons resembling Israelite prophets. It teaches us to pray: 'Guide us to the right path, the path of those on whom Thou hast bestowed favours.' What is the sum and substance of this prayer? It is: O Lord! Make us the like of the prophets and messengers."

☆☆☆

26. ازالہ اوہام، صفحہ 544

اور یہ بات ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ خاتم النبیین کے بعد مسیح ابن مریم رسول کا آنا فساد عظیم کا موجب ہے اس سے یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ وحی نبوت کا سلسلہ پھر جاری ہو جائیگا اور یا یہ قبول کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ مسیح ابن مریم کو لوازم نبوت سے الگ کر کے اور محض ایک اُمتی بنا کر بھیجے گا اور یہ دونوں صورتیں ممتنع ہیں۔

26. Ibid, p. 544

"And I have written this several times that the coming of the messenger Messiah, son of Mary, after Khatam al-Nabiyym would create chaos. This would either mean that prophetic revelation has started afresh or Messiah, son of Mary, has been deprived of the essential characteristics of prophethood by God Almighty and has been sent as a follower (of the Holy Prophet) but obviously both these situations are improbable (mumtani')."

☆☆☆

27. ازالہ اوہام، صفحہ569

صاحب نبوت تامہ ہرگز اُمتی نہیں ہوسکتا۔اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور اُمتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔اللہ جل شانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول اِلّا لیطاع باذن اللہ یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو ہاں محدّث جو مرسلین میں سے ہے اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔اُمّتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰہ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے اور محدث کا وجود انبیاء اور امم میں بطور برزخ کے اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ اگرچہ کامل طور پر امتی ہے۔مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے۔اور محدث کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو۔اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔

27. Ibid, p. 569

"The possessor of perfect prophethood (nubuwwat-i tammah) can never be a follower (ummati). The clear and explicit teachings of the Quran and authentic Hadith strictly bar a perfect messenger to be a perfect subordinate (muti) and follower (ummati) of another prophet. Allah has said: "'And We sent no messenger but that he should be obeyed by Allah's command' (4:6). That is to say, every messenger is sent to be a guide (muta') and an Imam. He is not sent with the object of becoming obedient and subordinate (tabi') to another. A muhaddath, of course, who is from among the sent ones (mursalin) is a follower as well as a prophet but in an imperfect sense. He is a follower because he is totally obedient (tabi') to the Shari'ah of Allah's Messenger and is the recipient of light from the lamp of his Messengership, and is also a prophet because God deals with him like prophets. God has made the muhaddqth as an intermediary between prophets and nations. Although he is a perfect follower, he is also a prophet in one sense. And it is necessary for a muhaddath that he should be the like of a prophet and acquires the name of that prophet from Allah Almighty."

☆☆☆

28. ازالہ اوہام، صفحہ575-579

اس جگہ بڑے شبہات یہ پیش آتے ہیں کہ جس حالت میں مسیح ابن مریم اپنے نزول کے وقت کامل طور پر اُمتی ہوگا تو پھر وہ باوجود اُمتی ہونے کے کسی طرح رسول نہیں ہوسکتا کیونکہ رسول اور اُمتی کا مفہوم متبائن ہے اور نیز خاتم النّبیین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھتا۔ جس کو دوسرے لفظوں میں محدّث بھی کہتے ہیں وہ اس تحدید سے باہر ہے کیونکہ وہ بباعث اتباع اور فنافی الرسول ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے جیسی جز کل میں داخل ہوتی ہے۔ لیکن مسیح ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی جس کے ساتھ جبرئیلؑ کا بھی نازل ہونا ایک لازمی امر سمجھا گیا ہے کسی طرح اُمتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس پر اس وحی کا اتباع فرض ہوگا جو وقتاً فوقتاً اس پر نازل ہوگی۔ اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن پر عمل کر اور پھر وحی مدت العمر تک منقطع ہو جائے گی اور کبھی حضرت جبرئیل اُن پر نازل نہیں ہونگے بلکہ وہ بکلی مسلوب النبوت ہوکر امتیوں کی طرح بن جائیں گے تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرئیل لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہوگئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النّبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں تبصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ مسیح ابن مریم زندہ ہوکر پھر دنیا میں آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ رسول ہے اور بحیثیت رسالت آئے گا اور جبرائیل کے نزول اور کلام الٰہی کے اُترنے کا پھر سلسلہ شروع ہو جائے گا جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو اسی طرح ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لیے آوے اور اُس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیل نہ ہو۔

28. Ibid, pp. 575-579

"Many doubts arise if the Messiah, son of Mary, would be a perfect follower (ummati) at the time of his descent; because being a follower he can not in any way be a messenger (rasul), for the significance of a rasul and ummati is antithetical. Moreover, the finality of our Holy Prophet precludes the coming of any other prophet. This restriction in fact does not apply to an apostle who receives his light from the lamp of the prophethood of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), and lacks perfect prophethood. In other words, he too is a muhaddath because on account of discipleship and annihilation in the Messenger (fana fir-Rasul) he is included in the person of Khatam al-Mursalin (Seal of the Messengers) as a part is never outside the whole. But Messiah, son of Mary, the recipient of Evangel, for which the descent of Gabriel was an essential requisite, cannot become a follower in any way because he would be bound to follow the revelation that would descend on him from time, to time.

If it be argued that the Messiah will receive only this much revelation, "follow the Quran" and the divine revelation will be cut off thereafter and Gabriel will never descend on him and he would become like followers after being totally deprived of prophethood, then all this is a child's play. It is quite obvious that should revelation be permitted but for once, and should Gabriel bring a single sentence only and become silent thereafter still this much is contrary to the finality of prophethood; for, when the seal of finality is broken and the apostolic revelation starts to come down again, it matters little whether the revelations are few or many. Every wise man can understand well that if God is true to His word, the promise given in the verse Khatam al-Nabiyyin and more explicitly in the Traditions -- that after the death of the Holy Prophet, Gabriel is to bring no more prophetic revelations -- are true and correct, then no one can ever come in the capacity of a messenger after our Prophet (peace and blessings of Allah be upon

him). If, for the sake of argument it were assumed that the Messiah, son of Mary, would resurrect and appear in the world, then how would his being a messenger be denied and the descending of Gabriel and resumption of the divine communication. As it is not possible that there should be no light with the rising of the sun, similarly, it is quite impossible that a messenger should come for the reformation of mankind devoid of divine communication and visits of Gabriel."

☆☆☆

29. ازالہ اوہام، صفحہ 583

یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔ فتدبّر۔

29. Ibid., p. 583

"And evidently it is impossible (mustalzim mahal) that Gabriel descends with apostolic revelation after the Khatam al-Nabiyyin, and a new book, although its teachings be in agreement (tawarud) with the Quran, is revealed. And something which is not possible is fantasy. The point is worth consideration."

☆☆☆

30. ازالہ اوہام، صفحہ 586

وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا اور حدیثوں کے پڑھنے والوں نے یقیناً یہ بڑی بھاری غلطی کھائی ہے کہ صرف عیسےٰ یا ابن مریم کے لفظ کو دیکھ کر اس بات کو یقین کر لیا ہے کہ سچ مچ وہی ابن مریم آسمان سے نازل ہو جائیگا جو رسول اللہ تھا اور اس طرف خیال نہیں کیا کہ اس کا آنا گویا دین اسلام کا دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ یہ تو اجماعی عقیدہ ہو چکا اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا۔ اب اگر مثالی طور پر مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی اُمتی شخص مراد ہو جو محدثیت کا مرتبہ رکھتا

ہوتو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی کیونکہ محدّث من وجہ نبی بھی ہوتا ہے مگر وہ ایسا نبی ہے جو نبوّت محمدیہ کے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اپنی طرف سے براہ راست نہیں بلکہ اپنے نبی کے طفیل سے علم پاتا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ میں جو ایک الہام اس عاجز کا درج ہے۔

30. Ibid., p. 586

"He has promised that no messenger would be sent after the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). The students of the Traditions have erred in holding that the words Isa, or son of Mary, occurring in the Traditions about the Promised Messiah refer to the very son of Mary, who was a messenger of Allah. They have not appreciated that his re-coming to the world, in other words, means Islam's exit from this world. The consensus of opinion is, and there is a report too about it in the Muslim, that the Messiah will appear as a prophet of God. If the words Messiah, or son of Mary, are applied metaphorically to a follower of the Holy Prophet who holds the rank of muhaddathiyyah, the tradition remains intact, for a muhaddath in one sense is also a prophet. But he is a prophet in the sense that he receives his light from the lamp of the prophethood of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), and does not receive knowledge directly but through the agency of his Prophet, as an inspiration of this humble servant has been recorded on p. 239 of Barahin-i Ahmadiyya."

☆☆☆

31. ازالہ اوہام، صفحہ 614

مَا کَانَ مُحمّد" اَبَا اَحد مّن رِّ جالِکُم وَلٰکِن رّسُول اللهِ وَخاتَمَ النّبیّین. یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا۔ پس اس سے بھی بکمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ دنیا میں آنہیں سکتا کیونکہ مسیح ابن مریم رسول ہے اور رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔

31. Ibid, p. 614

"Verse 40 of chapter al-Ahzab (33:40) runs thus: 'Muhammad is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and Khatam al-Nabiyyin.' This, too, expressly proves that no prophet would appear in the world after our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). It is thus abundantly clear that the Messiah, son of Mary, cannot come back in the world because he is a messenger and inter alia, the true significance of the office of a messenger is that he obtains knowledge of spiritual sciences through Gabriel and it has just been proved that the apostolic revelation (wahy risalat) has been cut off for ever till the day of Judgement."

☆☆☆

32. ازالہ اوہام، صفحہ 647

اگر یہ کہا جائے کہ مثیل موسیٰ یعنی آنحضرت ﷺ تو موسی سے افضل ہیں تو پھر مثیل مسیح کیوں ایک اُمتی آیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مثیل موسیٰ کی شان نبوت ثابت کرنے کے لیے اور خاتم الانبیاء کی عظمت دکھانے کے لیے اگر کوئی نبی آتا تو پھر خاتم الانبیاء کی شان عظیم میں رخنہ پڑتا۔ اور یہ تو ثابت ہے کہ اس مسیح کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزئی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس کی دعوت عام ہے اور اُس کی خاص تھی۔

32. *Ibid*, p. 647

"And if it be said that the like of Moses, that is the Holy Prophet, ranks higher (afzal) to Moses how is it that the like of Messiah is a follower of the Holy Prophet? The reply to this is that if a prophet had appeared to prove the dignity of the prophethood of the like of Moses and to show the eminence of the Khatam al-Anbiya it would have affected the dignity of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). But this is, however, acknowledged that this Messiah has a partial superiority (fazilat) over the Israelite Messiah because the call of the former is universal whereas that of the latter is endemic."

33. ازالہ اوہام، صفحہ 761

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔ اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

33. Ibid, p. 761

"The Holy Quran does not admit the coming of another messenger, whether new or old, after the Khatam al-Nabiyyin, because a messenger receives the knowledge of faith through the mediation of Gabriel and the door for the descent of Gabriel with apostolic revelation has been closed. And this is also an impossibility that a messenger should come to the world without an apostolic revelation."

☆☆☆

34. ازالہ اوہام، صفحہ 914

ایسا ہی جمیع مشاہیر اولیاء کرام اپنے ذاتی تجارب سے اس بات کی گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے کو اپنے اولیاء سے مکالمات و مخاطبات واقع ہوتے ہیں اور کلام لذیذ ربّ عزیز کی بوقت دعا اور دوسرے اوقات میں بھی اکثر وہ سنتے ہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ فتوح الغیب میں سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کس قدر جا بجا اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ کلام الٰہی اس کے مقرب اولیاء پر ضرور نازل ہوتا ہے اور وہ کلام ہوتا ہے نہ کہ فقط الہام اور حضرت مجدد الف اور ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں جس کی یہ عبارت ہے:

اعلم ایها الصدیق ان کلامه سبحانه مع البشر قدیکون شفا هاَ و ذالک الا فراد من الانبیاء وقد یکون ذالک لبعض المکمل من متابعیهم و اذا کثر هذا القسم من الکلام مع

احد منهم يسمّٰى مُحد ثا و هٰذا غير الالهام وغير الالقاء فى الروع وغير الكلام الذى مع الملك انمايخاطب بهذا الكلام الانسان الكامل و اللّٰه يختص برحمته من يشاء۔ یعنی اے دوست تمیں معلوم ہو کہ اللہ جل شانہ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے مکمل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہمکلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں اور یہ مکالمہ الٰہی از قسم الہام نہیں بلکہ غیر الہام ہے اور یہ القاء فی الروع بھی نہیں ہے اور نہ اس قسم کا کلام ہے جو فرشتہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کلام سے وہ شخص مخاطب کیا جاتا ہے جو انسان کامل ہو۔ اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے۔

34. Ibid., p. 914

"Likewise all the well-known righteous servants (auliya) have testified by their own personal experiences the occurrence of divine communion and communication with them. Very often they hear, during the prayer and even at other times, the sweet words of Almighty Lord. It should be noted that Syed Abd al-Qadir Gilani, in his book Futuh al-Ghaib, has at several places given testimony to the fact that the communication of God certainly descends upon His honoured and righteous servants and that it is communication and not mere inspiration: Hazrat Mujaddid Alf Thani, in a letter addressed to Muhammad Siddiq (Maktubat, volume II, page 99), writes:

> 'Let it be known to you, O Siddiq, that God sometimes communicates with a person face to face and such persons are from among the prophets, and sometimes the communication takes place with some of those perfect ones who are not prophets but are their followers. And when a person is honoured with this kind of communication (kalam) in

abundance he is called a muhaddath. And this (divine communication) is not the kind of ilham nor is it what has been called 'ilqa fil rau nor is it the kind of communication which takes place through the agency of the angel. Such communication is addressed to the perfect person (insan al-kamil). And God blesses with this distinction whomsoever He pleases'."

☆☆☆

35 . نشانِ آسمانی ، ‹26 مئی 1892›، صفحہ 28

نہ مجھے دعویٰ نبوت وخروج از امت نہ میں منکرِ معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلّعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس اُمّت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پرانا اور قرآن کریم کا ایک شُعشہ یا نُقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں مُحدث آئیں گے جو اللہ جلّشانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوّت تامہ کی بعض صفات ظلّی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شانِ نبوت کے رنگین کئے جاتے ہیں۔

35. Nishan-i Asmani, (May 26, 1892), p. 28

"Neither do I lay a claim to prophethood nor go astray from the ummah; neither am I a denier of miracles and angels nor of the Grand Night (Lailat al-Qadr). I solemnly believe and know it with perfect certainty that our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is the Seal of the Prophets (Khatam al-Nabiyyin) and have firm faith that he is the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and no prophet is to come after him in this ummah, new or old, and that not a jot or a tittle in the Quran shall be abrogated. Of course, muhaddathin, who are spoken to by God and possess some of the qualities of perfect prophet-hood by way of reflection (zill), shall come. They are in some ways imbued with the colour of prophethood. And I am one of them."

☆☆☆

36 . نشانِ آسمانی، صفحہ 34

اس عاجز کے دعوی مجدد اور مثیل مسیح ہونے اور دعوی ہمکلام الٰہی ہونے پر اب بفضلہٖ تعالےٰ گیارواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں ہے۔

36. Ibid., p . 34

"It is now the eleventh year, by the grace of God, that I laid claim to be mujaddid (reformer), the like of Messiah and a recipient of divine communication."

☆☆☆

37 . الحق مباحثہ لدھیانہ،(1891) ، صفحہ 79

یہ بھی میرا اعتقاد ہے کہ قرآن کریم سے تمام مسائل دینیہ کا استخراج واستنباط کرنا اس کی مجملات کی تفاصیل صحیحہ پر حسب منشاء الٰہی قادر ہونا ہر ایک مجتہد اور مولوی کا کام نہیں بلکہ یہ خاص طور پر ان کا کام ہے جو وحی الٰہی سے بطور نبوت یا بطور ولایت عظمی مدد دیئے گئے ہوں۔ سو ایسے لوگوں کیلئے جو استخراج واستنباط معارف قرآنی پر بعلت غیر ملہم ہونے کے قادر نہیں ہو سکتے یہی سیدھی راہ ہے کہ وہ بغیر قصد استخراج واستنباط قرآن کے ان تمام تعلیمات کو جو سنن متوارثہ متعاملہ کے ذریعہ سے ملی ہیں بلا تامل وتوقف قبول کرلیں اور جو لوگ وحی ولایت عظمیٰ کی روشنی سے منور ہیں اور الا المطہرون کے گروہ میں داخل ہیں ان سے بلا شبہ عادت اللہ یہی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً دقائق مخفیہ قرآن کے ان پر کھولتا رہتا ہے۔

37. Al-Haqq Mubahasa Ludhiana (The Debate at Ludhiana), (1891), p. 79

"I also believe that it is not for every mujtahid and maulvi to deduce and infer conclusions in religious matters from the Quran and to grasp the divine meanings and understand the correct details of the mujmilat (verses requiring explanation) of the Quran. But this is particularly the job of those who have been supported by divine

revelation either as a prophet or one blessed with great sainthood (wilayat-i 'uzma). ... And God has, from time to time, been disclosing the hidden subtilities of the Quran to those who are illuminated with the light of the revelation of great sainthood and are among the group of illa al-mutahharun (the purified ones)."

☆☆☆

38. الحق مباحثہ لدھیانہ، صفحہ 91

جو چیز قرآن سے باہر یا اس سے مخالف ہے وہ مردود ہے اور احادیث صحیحہ قرآن سے باہر نہیں کیونکہ وحی غیر متلو کی مدد سے وہ تمام مسائل قرآن سے مستخرج اور مستنبط کئے گئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ استخراج اور استنباط بجز رسول اللہ یا اسی شخص کے جو ظلی طور پر ان کمالات تک پہنچ گیا ہو ہر ایک کا کام نہیں۔

38. Ibid., p. 91

"Whatever is outside the Quran or repugnant to it is rejected (mardud). And the authentic reports (ahadith) are not outside the Quran, because all these problems (masa'il) have been drawn forth and inferred from the Quran with the help of revelation which is not recited (wahy ghair-matluww) of course, this is true that deduction (istikhraj) and inference (istinbat) is not the job of every one but the Messenger of Allah or one who has attained these excellences by way of reflection (zill)."

☆☆☆

39. تحفہ بغداد، (جولائی 1893)، صفحہ 7

یقیناً اللہ نے نبیوں کا سلسلہ ہمارے رسول ﷺ کے ساتھ ختم کر دیا ہے اور وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ پھر مسیحؑ کیسے آئیں گے جبکہ ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ کیا حضرت عیسیٰؑ معزول لوگوں کی طرح نبوت کے مقام سے معطل ہو کر آئیں گے؟

39. Tuhfah Baghdad, (July 1893), p. 7

"And God has brought an end to the prophets with our Messenger, and the prophetic revelation (wahy-i nubuwwah) has been cut off. Then how could the Messiah come when there is to be no prophet after our Messenger? Will then his prophethood be suspended and he would come like the one deposed from his office?"

☆☆☆

40 . تحفه بغداد ، صفحه 13

اے میرے بھائی! تو اچھی طرح جانتا ہے کہ مسلمان قوم کی کتابیں اولیاء اللہ سے مکالمات اور اس کے مقرب بندوں سے مخاطبات سے بھری ہوئی ہیں۔ اور وہ کریم اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنی روح ڈالتا ہے اور اسے ایمان اور یقین میں بڑھاتا ہے۔ کیا تو نے سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی کی ''فتوح الغیب'' میں نہیں پڑھا کہ کس طرح انہوں نے اس میں مکالمات کی حقیقت کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے بلیغ و لذیذ کلام کرتا ہے اور انہیں اپنے اسرار و اخبار سے مطلع کرتا ہے اور انہیں انبیاء کا علم، انبیاء کا نور، انبیاء کی بصیرت اور انبیاء کے معجزات عطا کیے جاتے ہیں۔ لیکن یہ وارثت ہے اصل نہیں۔ اور انہیں زمین و آسمان اور اللہ کی تمام بادشاہت میں تصرف دیا جاتا ہے۔ پس ان کے مراتب کی طرف دیکھ اور تعجب مت کر۔ کیونکہ اللہ سخی ہے۔

40. Ibid., p. 13

"You are aware, my brother, that our books are replete with the promise that God speaks with His saints (auliya) and communicates with His chosen servants. He is Bountiful and "He makes the spirit to alight upon whomsoever He pleases from among His servants and increases their faith and belief." You must have read in Futuh al-Ghaib written by Shaikh 'Abd al-Qadir Gilani wherein he has explained the reality of (divine) communication and has said: Surely the Most High God speaks to His righteous servants (auliya) in a sweet and eloquent

manner and unfolds to them some secrets and informs them of news and grants them the knowledge, the light, insight and miracles of the prophets although by way of inheritance and not in reality and grants them a sway (tasarruf) in the affairs of the earth, the heavens and the kingdom of God."

☆☆☆

41 . تحفه بغداد ، صفحه 7، حاشیه

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ اس نے موسیٰ کی والدہ سے کلام کیا اور کہا کہ تو نہ ڈر اور نہ غم کر بے شک ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے۔ اور اسی طرح ہے کہ ہم نے حواریوں کی طرف وحی کی اور ذوالقرنین سے کلام کیا۔ خدا نے ہمیں اس بارے میں بتایا اور ہمیں خوشخبری دی جب اس نے قرآن میں فرمایا کہ ایک بڑا گروہ اولین میں سے اور ایک آخرین میں سے ہوگا۔ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے کہ اس امت سے بھی کلام کیا جائے گا جیسا کہ پہلی اُمتوں سے کلام کیا گیا تھا۔

41. Ibid., p. 17, footnote

"According to the Holy Quran, God spoke to Moses' mother and bade her: 'fear not nor grieve; surely We shall bring him back to thee and make him one of the messengers;' and similarly, Allah mentioned in His Book that He spoke to the disciples (of Messiah) and Dhu-l-Qarnain. And then He gave us the good news that 'a multitude from among the earlier and a multitude from among those of later times in this ummah' will be spoken to by God as has been the case with the previous ummah."

☆☆☆

42 . تحفه بغداد ، صفحه 21,20

امام موصوف کے کلام سے ثابت ہوا کہ وحی جیسے انبیاء پر نازل ہوتی تھی اسی طرح اولیاء پر بھی نازل ہوتی ہے۔ اور نزول وحی میں کوئی فرق نہیں خواہ وہ نبی پر نازل ہو یا ولی پر اور تمام اللہ کے مکالمات اور مخاطبات سے اپنے اپنے درجات کے مطابق حظ اٹھاتے ہیں۔ ہاں انبیاء کی وحی اپنی شان میں اتم اور اکمل ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر مضبوط قسم وحی کی ہمارے رسولؐ خاتم النبین کی ہے۔ امام و مجدد شیخ احمد سرہندیؒ اپنے خط میں جو انہوں نے اپنے ایک مرید محمد صدیق کو لکھا تھا اس میں بعض نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے صدیق جان لے کہ اللہ سبحانہ کا کلام اپنے بشر کے ساتھ آمنے سامنے ہوتا ہے۔ اور یہ کلام انبیاء سے اور ان کے بعض کامل پیروکاروں سے بھی ہوتا ہے۔ جب متبعین میں سے کسی ایک سے یہ کلام بہت زیادہ ہو جائے تو اس کو محدث کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ نہ الہام کی قسم ہے اور نہ ہی القاروح ہے اور نہ وہ کلام جو فرشتے کے ذریعہ ہوتا ہے بلکہ ان سے بڑھ کر ہے۔ اور صرف انسان کامل اس کے ذریعہ مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے اس کو اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔

42. Ibid., pp. 20, 21

"And it is apparent from the writings of the said Imam (Abd al-Qadir Gilani) that revelation descends on saints as it descends on the prophets. There is no difference in the revelation whether it descends on a saint or a prophet. ...Every one receives God's communion and communication according to his capability. A prophet's revelation is, however, most complete and perfect. And the revelation of our Messenger, the Seal of the Prophets (Khatam al-Nabiyyin), is par excellence.

And the Imam Mujaddid of Sirhind, Shaikh Ahmad, writes in one of his letters addressed to his disciple Muhammad Siddiq:

> ‘Let it be known to you, O Siddiq, that God sometimes communicates with a person face to face and such persons are

from among the prophets and sometimes the communication takes place with some of those perfect ones who are their followers. And when a person is honoured with this kind of communication (kalam) in abundance, he is called a muhaddath. And this (divine communication) is not the kind of ilham nor is it what has been called ilqa fil rau nor is it the kind of communication which takes place through the agency of angel. Such communication is addressed to the perfect person (insan al-kamil) and God blesses with this distinction whomsoever He pleases'."

☆☆☆

43 . تحفہ بغداد ، صفحہ 28

ہمارے نبیؐ خاتم النبیین ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جو بنی اسرائیلی نبی حضرت عیسٰیؑ کے نزول پر ایمان رکھتا ہے وہ تو رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرتا ہے۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد نازل ہونے والے ہیں۔ پس ان کے بعد کسی نبی کا ظہور کیسا۔ اے مسلمانوں کے گروہ کیا تم فکر نہیں کرتے۔ تم ظلم اور جھوٹ سے باطل اوہام کی پیروی کرتے ہو۔

43. Ibid., p. 28

"And this should also be understood that our Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya). And there is no doubt that he who believes in the descent of Messiah who was a prophet among the Israelites is a denier of Khatam al-Nabiyyin. Woe to the people who say that Messiah, son of Mary, is to descend after the death of the Messenger of Allah. ...Now how can a prophet appear after him? O Muslims, why don't you try to understand instead of following your own whims?"

☆☆☆

44 . آیئنہ کمالاتِ اسلام،(26 فروری 1893) صفحہ 21

ھا انا اشھد با لر ب العظیم واحلف باللّٰہ الکریم علی اننی مومن مسلم موحدٌ متبع لاحکام اللّٰہ وسُنن رسولہ . وامنت بان نبینا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء. وان کتابناا لقرآن کریم وسیلۃ الاھتدا ء لا نبی لنا نقتدی بہ الا المصطفیٰ ولا کتاب لنا نتبعہ الا الفرقان المھیمن علی الصحف الا ولیٰ . وآمنت بان رسولنا سید ولد آدم وسید المرسلین وبان اللّٰہ ختم بہ النبیین. وبان القرآن المجید بعد رسول اللہ محفوظ مِنْ تحریف المحرفین وخطاء المخطین ولا ینسخ ولایزید ولاینقص بعد رسول اللّٰہ ولا یخالفہ الھام الملھمین الصادقین وکل مافھمت ُمن عویصات القرآن او اُلْھِمْتُ منْ اللّٰہ الرحمان فَقَبِلْتُہُ علیٰ شریطۃ الصحۃ والصواب . وقدکشف علیّ انہ صحیح خالص یوافق الشر یعۃ لا ریب فیہ . ولا لبس ولا شک ولا شُبُھَۃ. وإنْ کان الا مرخلاف ذالک علی فرض المحالِ فنبذ ناکلّہ من اید ینا کالمتا ع الردیّ ومادۃِ السعال.

44. Ainah Kamalat Islam, (February 26, 1893), p. 21

"I make the Great Lord witness and swear in the name of Allah, the Bountiful, that I am a mu'min (believer), Muslim and mawahid (one having faith in the unity of God) and am a follower of God's commands and the Holy Prophet's Sunnah (practices). ...And I believe that our Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and our book, the Holy Quran, is the only source of guidance. There is no prophet for us whom we should, obey except Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), and there is no book for us which we should follow except the Quran, the guardian over the previous Scriptures. And I do believe that our Messenger is the leader of the descendants of Adam and the

leader of the Messengers and surely God has brought prophethood to an end with him. And the Holy Quran is protected against the interpolations of the interpolators and the mistakes of the mistaken after Allah's Messenger. Neither an abrogation nor an addition or a subtraction will take place in it nor will it become deficient after the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). And the inspiration (ilham) of the true inspired ones cannot run counter to it. And whatever knowledge of the intricacies of the teachings of the Quran has been revealed to me and whatever I have received by way of inspiration (ilham) from God, I have accepted it as correct and true. And it has been disclosed to me that it (the inspiration) is indeed pure and correct and is undoubtedly in conformity with the Shari'ah. Neither is there any doubt in it nor any mixture nor any incertitude.

Although it is hardly possible, but assuming it (the inspiration) goes against the Quran, we shall unhesitatingly discard it...."

☆☆☆

45 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ42

مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اُس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گذر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کُھلے کُھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے۔

45. Ibid., p. 42

"The Quran records the evidence of the Messiah in the following words: '(I am) giving the good news of a Messenger who will come after me, (i.e., after my death) his name being Ahmad.' Therefore, if the Messiah has not yet passed away from this physical world it necessarily follows that our Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has not yet made his appearance in the world, for the text suggests in plain words that when the Messiah has passed away from this physical world then the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), shall make his appearance therein. The reason is that the coming has been mentioned in the context of going."

☆☆☆

46 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 66

حال کے برہمواور فلسفی اور نیچری اگران معجزات سے انکار کریں تو وہ معذور ہیں کیونکہ وہ اس مرتبہ کو شناخت نہیں کر سکتے جس میں ظلی طور پر الٰہی طاقت انسان کو ملتی ہے۔

46. Ibid., p. 66

"If the present-day Brahmus, philosophers and naturalists deny the miracles they are to be excused because they cannot appreciate that state in which man receives divine power by way of reflection (zill)."

☆☆☆

47 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 104

اب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت جبرائیل حسانؓ کے ساتھ رہتے تھے اور ہر دم اُن کے رفیق تھے اور ایسا ہی یہ آیت کریم بھی کہ اَیَّدھُم بِرُوحٍ مِّنہُ صاف اور کھلے کھلے طور پر بتلا رہی ہے کہ روح القدس مومنوں کے ساتھ رہتا تھا۔

47. Ibid, p. 104

"Now it stands established from these reports that the angel Gabriel stayed with Hassan and always assisted him. Similarly, the verse: '(God has) strengthened them with a spirit from Himself' clearly indicates that the Ruh al-Qudus (Holy Spirit) remained with the believers."

☆☆☆

48. آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 106

بخاری نے اپنی صحیح میں اور ایسا ہی ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایسا ہی مسلم نے بھی اس پر اتفاق کیا ہے کہ نزول جبرائیل کا وحی کے ساتھ انبیاء پر وقتاً فوقتاً آسمان سے ہوتا ہے۔ (یعنی وہ تجلی جس کی ہم ◎ شرح کر آئے ہیں)

48. Ibid., p. 106

"Bukhari, in his al-Sahih and Abu Dawud, Tirmidhi, Ibn Majah and Muslim, too, agree on the point that the descent of Gabriel from the heavens with revelation on prophets took place from time to time (i.e., the manifestation which has already been explained by us)."

☆☆☆

49. آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 224

اب غور کر کے دیکھ لو کہ روحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل دُنیا میں آئے ہیں۔ یہی اُمت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتی ہے۔ اور اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اُسکے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور روحانی زندگی کے دریا اُس میں بہتے ہیں اور کوئی نہیں کہ اُس کا مقابلہ کر سکے۔ کوئی ہے کہ جو برکات اور نشانوں کے دِکھلانے کے لئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اِس دعویٰ کا جواب دے!!!۔

49. Ibid, p. 224

"All eternal fountains (of divine knowledge) in the world owe their existence to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). This is the very ummah in which although there is to be no prophet but there are those who, like prophets, receive communication from the Most High God and although there are no messengers (rusul) but there are those at whose hands God's bright signs are manifested as is the case with messengers. And the rivers of spiritual life flow in this ummah and there is none who can stand against it."

☆☆☆

50.آیئنہ کمالاتِ اسلام ، صفحہ 237

اور گروہ ہاون حوادث میں پیسا بھی جائے اور غبار سا کیا جائے تب بھی بغیر انی مع اللہ کے اور کوئی آواز اُس کے اندر سے نہیں آتی۔ جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے گو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے اور اُن تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے جو اُس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رُسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے وہ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔ اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔

50. Ibid., p. 237

"Even if he is pounded in a mortar of calamities and is reduced to dust he utters nothing but 'I am with God.' When the condition of a person reaches this stage then his affairs go beyond this world. And he becomes the recipient of all the high stations and guidance by way of reflection (zill) which were granted to earlier prophets and

messengers and thus becomes their successor and vicegerent. The reality which is called miracle (mu'jizah) in the case of prophets appears as wonder-worker (karamat) in righteous and perfect followers; likewise, immunity from sin of the prophets takes the shape of safeguard from evil for the latter and the potentiality which is prophethood in the prophets demonstrates in the form of muhaddathiyyah among the righteous and perfect followers."

☆☆☆

51. آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 238

اور اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو ہر یک محدث اپنے وجود میں قوّت اور استعداد نبی ہو جانے کی رکھتا تھا اور اسی قوّت اور استعداد کے لحاظ سے محدث کا حمل نبی پر جائز ہے یعنی کہہ سکتے ہیں کہ المحدث نبی۔

51. Ibid., p. 238

"Had not the door of prophethood been closed, every muhaddath had the potentials of becoming a prophet. And on the basis of his potentials it is permissible to take muhadddath for a prophet, i.e., it could be said that muhaddath is a prophet."

☆☆☆

52. آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 247

اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دُور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے۔ ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے۔

52. Ibid., p. 247

"At the head of every century, particularly a century in which faith and righteousness have drifted far away and is encompassed by forces of darkness, He raised a substitute (qa'im maqam) of the Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), in the mirror of whose nature the Holy Prophet's face is reflected. And that substitute demonstrates to people the excellences of his Master Prophet."

☆☆☆

53 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 322

اللہ جلشانہ، خود مدعی صادق کیلئے یہ علامت قرار دے کر فرماتا ہے وان یک صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم ۔ اور فرماتا ہے فلا یظھر علیٰ غیبہ احدًا اِلاَّ من ارتضیٰ من رسولٍ ۔ رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعویٰ کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی اور خدا تعالیٰ نے اُس کو سچی کر کے دکھلا دیا اور اگر آپ کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ ایک شخص دراصل مُفتری ہو اور سراسر دروغگوئی سے کہے کہ میں خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ اور مجدد ِوقت اور مسیح موعود ہوں۔

53. Ibid., p. 322

"God Almighty, after declaring it to be the sign for a true claimant, says: "and if he be truthful, there will befall you some of that which he threatens you with" and that "He makes His secrets known to none other than a messenger (rasul) whom He chooses. The word rasul here is general and includes rasul, nabi and muhaddath. ...I am God's vicegerent (khalifat al-Allah), His appointed one (mamur min al-Allah), the mujaddid of the age and the Promised Messiah."

☆☆☆

54 . آیئنہ کمالاتِ اسلام ، صفحہ 323

کبھی دنیا میں یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر یہ افتراء کر رہا ہو کہ اُس کی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی رگِ جان نہ کاٹے۔

54. Ibid, p. 323

"Has it ever happened in the world that God has supported an impostor (kazib) to the extent that he went on fabricating a lie against Him for eleven years, that wahy-i-wilayat (revelation granted to saints) and wahy-i-muhaddathiyyah -- descended on him and God did not cut his life-vein."

☆☆☆

55 . آیئنہ کمالاتِ اسلام ، صفحہ 339

ماسوا اسکے جو شخص ایک نبی متبوع علیہ السلام کا متبع ہے اور اُسکے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسکی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی نا سمجھی ہے کیونکہ انبیاء اس لیے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرائیں اور بعض احکام منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں۔لیکن اس جگہ تو ایسے انقلاب کا دعویٰ نہیں ہے وہی اسلام ہے جو پہلے تھا۔وہی نمازیں ہیں جو پہلے تھیں۔وہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو پہلے تھا اور وہی کتاب کریم ہے جو پہلے تھی۔اصل دین میں سے کوئی ایسی بات چھوڑنی نہیں پڑی جس سے اس قدر حیرانی ہو۔مسیح موعود کا دعویٰ اس حالت میں گراں اور قابلِ اعتراض ہوتا کہ جبکہ اس دعویٰ کے ساتھ نعوذ باللہ کچھ دین کے احکام کی کمی بیشی ہوتی اور ہماری عملی حالت دوسرے مسلمانوں سے کچھ فرق رکھتی۔اب جبکہ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں۔صرف مابہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرع ہے اور اس دعویٰ سے مراد کوئی عملی انقلاب نہیں اور نہ اسلامی اعتقادات پر اس کا کچھ مخالفانہ اثر ہے تو کیا اس دعویٰ کے تسلیم کرنے کیلئے کسی بڑے معجزہ یا کرامت کی حاجت ہے جس کا مانگنا رسالت کے دعویٰ میں عوام کا قدیم شیوہ ہے۔

55. Ibid., p. 339

"It is sheer folly to examine the follower in the same manner as that of his Master Prophet while the former has full faith in the latter's commandments and the Book of God. As a matter of fact, prophets are raised for converting people from one religion to another, to establish a qiblah other than the existing one, to abrogate some of the existing laws and to introduce new ones. I have never claimed such a revolution. Here the faith Islam, the prayers, the Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), and the Book are the same as before. Nothing has been omitted from the original faith which should have been a matter of concern. The claim of being the Promised Messiah should have been considered grievous and abhorrable if he, God forbid, introduced some alterations or additions in the tenets of faith and practically our condition would have been different from that of other Muslims. But there is nothing like that. The only controversy is about the life and death of the Messiah. The claim to the promised messiahship is in fact an offshoot of the main problem which does not signify any change in practical life or affect adversely the tenets of Islam. Is a great miracle or supernatural sign pre-requisite for the acceptance of this claim? Of course, it has been the habit with the common folk to demand miracles from the claimants of messengership (risalat)."

☆☆☆

56. آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 341,340

اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح موعود ہونے کا دعوے ملہم من اللہ اور مجدد من اللہ کے دعوٰی سے کچھ بڑا نہیں ہے۔
صاف ظاہر ہے کہ جس کو یہ رُتبہ حاصل ہو کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو اُس کا نام منجانب اللہ خواہ مثیل مسیح ہو اور

خواہ مثیل مُوسیٰ ہو یہ تمام نام اُسکے حق میں جائز ہیں۔ مثیل ہونے میں کوئی اصل فضیلت نہیں اصلی اور حقیقی فضیلت ملہم من اللہ اور کلیم اللہ ہونے میں ہے۔ پھر جس شخص کو مکالمہ الٰہیہ کی فضیلت حاصل ہوگئی اور کسی خدمت دین کیلئے مامور من اللہ ہوگیا تو اللہ جلشانہ وقت کے مناسب حال اس کا کوئی نام رکھ سکتا ہے۔ یہ نام رکھنا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اسلام میں مُوسیٰ۔ عیسیٰ۔ داود، سلیمان۔ یعقوب وغیرہ بہت سے نام نبیوں کے نام پر لوگ رکھ لیتے ہیں اس تفاول کی نیت سے کہ اُنکے اخلاق اُنہیں حاصل ہو جائیں پھر اگر خدا تعالیٰ کسی کو اپنے مکالمہ کا شرف دے کر کسی موجودہ مصلحت کے موافق اُس کا کوئی نام بھی رکھ دے تو اس میں کیا استبعاد ہے۔؟

56. Ibid., pp. 340, 341

"And it must be remembered that the claim of being the Promised Messiah in no way excels the claim of being a recipient of divine communication (mulham min al-Allah) or a mujaddid raised by God. Obviously, one who enjoys the privilege of divine communication may be named by Allah as the like of Messiah or the like of Moses and such epithets are lawful. No real superiority lies in one's being the like of Messiah. The real and true superiority lies in one's being the recipient of divine inspiration and communication. Then whosoever attains the excellence of divine communication and is appointed by God for any mission in the cause of religion, God Almighty calls him by a name according to the exigencies of the time. Such naming matters little. A number of Muslims bear the names of prophets e.g., Moses, Jesus, David, Solomon, Jacob, etc. with the presageful intention of acquiring their good morals. Then what is the harm if God, after conferring the honour of His communication on a person, calls him by a name according to any expediency."

☆☆☆

57 . آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 342

اب غور سے اس معرفت کے دقیقہ کو سنُو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو دو مرتبہ یہ موقعہ پیش آیا کہ اُنکی رُوحانیت نے قائم مقام طلب کیا۔ اول جبکہ اُنکے فوت ہونے پر چھ سو برس گذر گیا اور یہودیوں نے اس بات پر حد سے زیادہ اصرار کیا کہ وہ نعوذ باللہ مکار اور کاذب تھا اور اُس کا ناجائز طور پر تولد تھا۔ تب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جنکی بعثت کی اغراض کثیرہ میں سے ایک یہ بھی غرض تھی کہ اُن تمام بیجا الزاموں سے مسیح کا دامن پاک ثابت کریں۔ اور اُسکے حق میں صداقت کی گواہی دیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود مسیح نے یُوحنا کی انجیل کے ۱۶ باب میں کہا ہے کہ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس نہ آئیگا پھر اگر میں جاؤں تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دُنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا۔

57. Ibid, p. 342

"This happened twice in the case of the Messiah that his spirituality necessitated a deputy. At first, when the Jews, six hundred years after his death, persisted, that God forbid, he was an impostor and a liar and that he was born of an illicit wedlock.... Our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) was then raised. And, inter alia, one of the objects of his advent was to acquit the Messiah of all such false charges and witness his truthfulness. That is why according to the Gospel of St. John, the Messiah stated: 'Nevertheless I tell you the truth; It is expedient for you that I go away; for if I go not away, the Comforter (i.e., Muhammad) will not come unto you; but if I depart, I will send him unto you. And when he is come, he will reprove the world of sin, and of righteousness and of judgement'."

☆☆☆

58 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 343

پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اُسوقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آ گئی اور جیسا کہ لکھا ہے کہ دجال نبوت کا دعویٰ بھی کریگا اور خدائی کا بھی۔ ایسا ہی انہوں نے کیا۔ نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کیا کہ کلام الٰہی میں اپنی طرف سے وہ دخل دیئے وہ قواعد مرتب کئے اور وہ تنسیخ ترمیم کی جو ایک نبی کا کام تھا جس حکم کو چاہا قائم کر دیا اور اپنی طرف سے عقائد بنائے اور عبادت کے طریقے گھڑے۔

58. Ibid., p. 343

"The spirituality of the Messiah was agitated on the second occasion when the quality of anti-Christianism (dajjaliyyat) had completely and fully overpowered the Christians. According to the scriptures, Antichrist would lay a claim to prophethood as well as to Divinity. The Christians behaved exactly in the same manner. The claim of prophethood was advanced in as much as that they interfered with the divine commandment and enforced rules and rites and made additions and alterations which only a prophet could do. Commands were codified, new tenets of faith introduced, and the rituals adopted according to their likes and dislikes."

☆☆☆

59 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 344

جوشخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سُناوے جو اُسپر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک اُمت بناوے جو اُسکو نبی سمجھتی اور اُسکی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہے۔

59. Ibid., p. 344

"Anyone who lays claim to prophethood should necessarily declare his faith in the existence of God and should also say that revelation from the Most High God descends on him and, furthermore, he should convey this divine revelation to the people and form an ummah who should consider him a prophet and his book as the book of God."

☆☆☆

60 . آیئنہ کمالاتِ اسلام ، صفحہ346

اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت بھی اسلام کے اندرونی مفاسد کے غلبہ کے وقت ہمیشہ ظہور فرماتی رہتی ہے اور حقیقت محمدیہ کا حلول ہمیشہ کسی کامل متبع میں ہو کر جلوہ گر ہوتا ہے۔اور جو احادیث میں آیا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اُس کا نام میرا ہی نام ہوگا اور اُس کا خلق میرا ہی خلق ہوگا۔اگر یہ حدیثیں صحیح ہیں تو یہ اسی نزول روحانیت کی طرف اشارہ ہے لیکن وہ نزول کسی خاص فرد میں محدود نہیں۔صدہا ایسے لوگ گذرے ہیں جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عنداللہ ظلّی طور پر اُنکا نام محمد یا احمد تھا۔

60. Ibid, p. 346

"It should also be remembered that the spirituality of our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), also manifests itself whenever there is disorder and chaos in the rank and file of Islam. And the reality of Muhammad (haqiqat-i Muhammadiyya) always exhibits itself by indwelling (hulul) in some of his perfect followers (kamil muttabi'). It has been mentioned in the reports (ahadith) that the Mahdi would be born and bear the name and disposition (khulq) of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). If these reports are authentic, then these hint at the same spiritual descent. But this descent is not confined to a particular denomination. There have been hundreds of such persons in whom the reality of prophet-

☆☆☆

hood of the Holy Prophet Muhammad (haqiqat-i Muhammadiyya) was found established and in the sight of God their name was Muhammad or Ahmad by way of reflection (zill)."

☆☆☆

61 . آیئنہ کمالاتِ اسلام ، صفحہ367

وا علموایا اخوان انی ارسلت محد ثامن اللّٰہ الیکم والی کل من فی الارض فاتقوہ ولا تحتقروا المرسلین واجتنبو االرجس من البدعات وایاکم والمحدثات وکونوا عباداللّٰہ الصالحین . یاقوم انی عبداللّٰہ من علیّ برحمتہ من عندہ وعلمنی من لدنہ علم الاولین . وارسلنی علیٰ راس ھذہ المائۃ.

61. Ibid., p. 367

"O brethren, I have been sent to you from God as a muhaddath and towards all and sundry who inhabit the earth. ...And I have been sent at the beginning of this century."

☆☆☆

62 . آیئنہ کمالاتِ اسلام ،صفحہ375

ھذاما الھمنی ربی فی وقتی ھذا ومن قبل ینعم علٰی من یشاء وھو خیرا المنعمین . وانّ لہ عبادًا من الاولیاء یسمّون فی السماء تسمیۃ الا نبیاء بماکانوا ایشا بھونھم فی جو ھر ھم وطبعھم و بماکانوا یأخذون نورًامن انوار ھم و کانواعلٰی خلقھم مخلوقین. فیجعلھم اللّٰہ وارثھم ویدعوھم باسماء مور ثیھم و کذالک یفعل وھو خیر الفاعلین ..ان یرسل بعض الاولیاء علی قدم بعض الانبیاء فمن بعث علی قدم نبیٍ یسمی فی الملاء اعلٰے باسم ذالک النبی الا مین.

62. Ibid, p. 375

"This is the point which my Lord has revealed to me now as well as before. He confers His favour on whomsoever He pleases and He is the best of the Benefactors. And from among the saints (auliya) there are

his servants who are named in heaven after the prophets for they resemble in their essence (jawahar) and nature (tabiy'at) and derive light from their light and are created on their disposition. Thus God makes them their heirs and calls them by the names of their heritors (maurith-i him). These are His ways and He is the best of workers (fa'ilin). ...He sends some of the saints in the footsteps of some of the prophets. Thus, whoever is sent in the footsteps of a certain prophet, he is given the name of the same truthful prophet in the kingdom of God."

☆☆☆

63 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 376

اِنّ اللّٰہ وتر یحبّ الوتر ولا جل ذٰلک قداستمرت سنتہ انہ یرسل بعض الاولیا ء علیٰ قدم بعض الانبیا ء فمن بعث علیٰ قدم نبیّ یسمّٰی فی الملأ الاعلیٰ باسم ذٰلک النبی الا مین.

63. Ibid, p. 376

"God is single and loves singularity, and for the very reason His practice has been that He sends some saints in the footsteps of some prophets. Thus, whoever is appointed in the footsteps of a prophet, he is called by the name of the same prophet in the kingdom of God."

☆☆☆

64 . آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 377

مـا کان اللّٰہ ان یرسل نبیّا بعد نبینا خاتم النبیین . وماکان ان یحدث سلسلۃ النبوۃ ثانیاً بعد انقطا عھا وینسخ بعض احکام القرآن ویزید علیھا .

64. Ibid, p. 377

"It does not beseem God that He should send a prophet after our Holy Prophet, the Khatam al-Nabiyyin or to revive prophethood after it has been cut off and that He should abrogate some of the Quranic commands or add thereto."

☆☆☆

65. آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 383

لستُ بنبیّ ولکن محدّث اللّٰہ وکلیم اللّٰہ لا جدّ ددین المصطفےٰ وقد بعثنی علٰی رأس المائۃ.

65. Ibid, p. 383

"I am not a prophet but a muhaddath from God and a recipient of divine communication so that I may revive the religion of Mustafa and verily He has sent me at the beginning of the century."

☆☆☆

66. آیئنہ کمالاتِ اسلام، صفحہ 444

ومن اقسامہ نزول ارواح الانبیاء والرسل نزولاً انعکاساً علٰی کل من یناسب فطرتھم ویشابہ جوھرھم وخلقتھم فی الخلق والصدق والصفأ.

66. Ibid., p. 444

"And from among the forms of descent of the spirits (arwah) of prophets and messengers a form of descent is their reflection on those who resemble them in their nature, essence, character, truthfulness and purity."

☆☆☆

67 . آیئنہ کمالاتِ اسلام ، صفحہ 540

ذا اِصطفانی ربی لتجدید دینه. و اظهار عظمة نبیه و نشر رَیّا یاسمینه (صلّی اللّٰه علیه وسلم) وامرنی لدعوة الخلق الیٰ دین الاسلام. وملة خیر الانام . ورزقنی من الالهامات والمکالمات والمخاطبات والمکاشفات رزقاً حسناً وجعلنی من المحدثین.

67. Ibid, p. 567

"My Lord chose me for the revival of this religion and for the manifestation of the glory of His Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and He commanded me to spread the fragrance of the jasmine of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). And He bade me to invite the people to the religion of Islam and' to the community of the best people of the world (millat khair al-anam). And He gave me a good share of inspirations, communion and communication, and visions and made me from among the muhaddathin."

☆☆☆

68. حمامة البشریٰ،(1894) صفحہ 8

و بعزة اللّٰه وجلاله انی مومن مسلم واومن باللّٰه و کتبه ورسله وملائکته والبعث بعد الموت وبان رسولنا محمد المصطفیٰ صلی اللّٰه علیه وسلم افضل الرسل وخاتم النبیین وان هولاء قد افتر واعلّی وقالو اان هذا الرجل یدعی انه نبی ویقول فی شان عیسیٰ ابن مریم کلمات الا ستخفاف.

68. Hamamat al-Bushrah (1894), p. 8

"I swear by the grace and the glory of God that I am a believer (mu'min) and a Muslim and I believe God and His books, messengers,

angels and resurrection after death. And I also believe that our Messenger Muhammad Mustafa, (peace and blessings of Allah be upon him), is the best of the messengers and Seal of the Prophets (Khatam al-Nabiyyin). And these people forge a lie against me when they say that I claim to be a prophet and that I use insolent and derogatory language in respect of Jesus, son of Mary."

☆☆☆

69 . حمامة البشریٰ، صفحه 9

اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ملائکہ اور ان کے نزول وصعود پر ایمان نہیں رکھتا اور سُورج اور چاند اور ستاروں کو ملائکہ کے اجسام خیال کرتا ہے اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء اور انتہائے ختم المرسلین ہیں حالانکہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ سب افتراء اور تحریف ہے۔ میرا خدا پاک ہے۔ میں نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔ یہ محض جُھوٹ ہے اور اللہ جانتا ہے کہ یہ دجّال ہیں۔

69. Ibid., p. 9

"And they say that I do not believe in the angels and their descent and ascent, and consider the sun, moon and stars as angelic bodies, and do not believe Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), to be the Seal of the Prophets and the Last of the Messengers whereas no prophet can come after him and he is Khatam al-Nabiyyin. All these (charges) are mere slanders and fabrications. Glory be to my Lord, I did not utter anything like that. This is nothing but falsehood and God knows that these people are from among the liars (dajjalin)."

☆☆☆

70 . حمامة البشریٰ، صفحہ 20

کیونکہ وہ خدا کے اس قول کے مخالف ہے کہ" **ماکان محمد ابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین**"(یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں)۔کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لانبی بعدی سے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اسکی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر ہم آپؐ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کا دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبدایت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ آپکی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا۔

70. Ibid., p. 20

"Because this is against what God Almighty has said precisely, 'Muhammad is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and Khatam al-Nabiyyin (Seal of the Prophets).' Don't you know that the Beneficent Lord has declared our Holy Prophet to be Khatam al-Anbiya without any exception, and our Holy Prophet too has explained this verse to connote la nabiyya ba'di -- there is no prophet after me. For the seekers after truth, it is evident that if we accept the coming of another prophet after our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) permissible it would mean we have opened the door of prophetic revelation which had been closed and this is against a fact which is admittedly not hidden from Muslims. And how can a prophet appear after our Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, when revelation stands cut off after his death and God has brought prophethood to an end with him."

☆☆☆

71. حمامة البشریٰ، صفحه 23

اور تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ علما اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ مسیح علیہ السلام پر چالیس سال تک وحی نازل کرتا رہے گا حالانکہ پیشتر ازیں ان کا یہ اعتقاد تھا کہ وحی نبوّت ختم ہو چکی ہے۔ پس ہائے افسوس ان لوگوں پر کہ یہ اپنے عقائد کے ضرر کو جانتے ہیں اور چھوڑتے نہیں۔

71. Ibid., p. 23

"It is really strange that these 'ulama, who believed that prophetic revelation stood cut off, now say that the Most High God will send (prophetic) revelation to the Messiah for forty years (on his second advent). Woe to them who shun not the beliefs which they know harm the teachings of Islam!"

☆☆☆

72. حمامة البشریٰ، صفحه 49

والی هذا اشارة فی قوله تعالی ولکن رسول الله و خاتم النبیین فلولم یکن لر سولنا صلی الله علیه وسلم و کتاب الله القرآن مناسبة لجمیع الازمنة الآ تیة واهلها علا جاً و مد اواة لما ارسل ذالک النبی العظیم الکریم لا صلاحهم ومد اواتهم للد وام الی یوم القیامة فلاحاجة لناالی نبی بعد محمد صلی الله علیه وسلم .

72. Ibid, p. 49

"The Quranic verse: 'But he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets' hints at the finality of prophethood. Thus if our Holy Prophet and God's Book, the Quran, were to have no impact on the future generations and their reformation and the cure (of the ills) of the people living thereto, surely God would not have sent this great and benevolent Prophet for their reformation for all times to come till the Day of Resurrection. Now, we do not stand in need of any prophet after the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

73 . حمامة البشریٰ، صفحه 77

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم ہی خیر اُمت ہیں جو لوگوں کے فائدہ کیلئے پیدا کئے گئے ہیں پس کتنے ہی کمال ایسے ہیں جو انبیاء میں اصالتاً پائے جاتے ہیں اور ہمیں وہ افضل و اعلیٰ طور پر ظلی طریق سے حاصل ہوتے ہیں۔

73. Ibid, p. 77

"Undoubtedly, we are the best nation raised up for the good of men. And we are gifted with many excellences found in the prophets in a far better and esteemable degree by way of reflection (zill)."

☆☆☆

74 . حمامة البشریٰ، صفحه 78,77

الاتریٰ الی قول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذقال ان فی الجنة مکانا لاینالہ الارجل واحد وارجوا ان اکون انا ھو فبکی رجل من سماع ھذا الکلام وقال یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا اصبر علی فراقک ولا استطیع ان تکون فی مکان وانا فی مکان بعید عنک محجوباً عن رویة وجھک فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انت تکون معی وفی مکانی فانظر کیف فضلہ علیٰ الا نبیاء الذین لا یجدون ذالک المکان.

74. Ibid, pp. 77, 78

"Have you not seen the saying of the Messenger (peace and blessings of Allah be upon him), that there is a house (makan) in paradise which will be given only to one person and I hope that I am that person. On hearing this one of the audience started to cry and said: O Messenger of God, 1 can not bear your separation nor can I bear to remain far away from you and be deprived of the honour of your company. The Messenger of Allah said to him, 'You will be with me in the same place where I shall be.' Just mark the precedence (fadilat) of this person over prophets who could not attain that place."

☆☆☆

75 . حمامة البشریٰ، صفحہ 78

ولـمـا كانت كمالات الانبياء كاجزاء متفرقة وامرنا ان نطلبها كلها و نجمع مجموعة تلك الاجزاء فی انفسنا فلزم ان يحصل لناشيی بالظلية ومتالعت رسولؐ اللّٰه مالم بحصل لفرد فرد من الانبياء وقداتفق علماء الا سلام انه قد يوجد فضيلتهٗ جزئية فی عنير نبی لا توجدفی نبی.

75. Ibid, p. 78

"Now when the excellences of the prophets are like different elements and we have been commanded to beseech all of them and imbibe them in ourselves which necessarily means that we should acquire these by way of reflection (zill) through following the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) as otherwise we can not achieve these from all the prophets individually. And the Muslim 'ulama have agreed that a non-prophet is granted some partial excellence (juzi fadilat}not to be found in a prophet."

☆☆☆

76 . حمامة البشریٰ، صفحہ 79

اور مجھے کافر کہنے والوں کا ایک اعتراض یہ ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ اِس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نبیوں میں سے ہوں اور اسکے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اے میرے بھائی تو جان لے کہ میں نے نہ تو نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور نہ میں نے یہ کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا اور میری بات سمجھنے میں اُنھوں نے غلطی کھائی ہے۔

اور میں نے لوگوں کو وہی بات کہی ہے جو میں نے اپنی کتب میں لکھی ہے یعنی یہ کہ میں ایک محدث ہوں اور مجھ سے اللہ اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح وہ محدثوں سے کلام کرتا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ خود اس نے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ پھر میں اللہ کی عطا اور اس کے رزق کو کیسے رد کرسکتا ہوں؟ کیا میں رب العالمین کے فیض سے اعراض کروں؟ اور میرے لیے جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں

سے مل جاؤں اور یہ بات بھی یادرکھو کہ میں اپنے الہامات میں سے کسی الہام کی اسوقت تک تصدیق نہیں کرتا جب تک کہ میں اسے اللہ کی کتاب یعنی قرآن کریم پر پیش نہ کرلوں اور یہ بھی جان لے کہ ہر وہ بات جو مخالفِ قرآن ہے وہ جھوٹ الحاد اور بے دینی ہے۔ پھر میں کس طرح نبوت کا دعوی کرسکتا ہوں جبکہ میں مسلمان ہوں اور میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ میں نے اپنے الہامات میں سے کوئی الہام ایسا نہیں پایا جو کتاب اللہ کے خلاف ہو بلکہ میں نے ان سب کو کتاب اللہ کے موافق پایا۔

76. Ibid., p. 79

"And one of the objections raised by the 'kafir-makers' (mukaffirin) is that I am a claimant to prophethood and declare myself to be a nabi. Let it be known to you, O brother, that neither did I lay claim to prophethood nor did I proclaim that I was a prophet. But these people made haste and misunderstood my words.

"I have said nothing beyond what I had written in my books, that is, I am a muhaddath, and God communicates with me as He did with other muhaddathin. And God knows that He has honoured me with this rank (martabah). And how could I reject what God has gifted me with? Should I turn my face away from the grace of Lord of all the worlds? And it does not behove me that I should lay claim to prophethood and go outside the pale of Islam and join the unbelievers. And I do not take my inspirations authentic until I have applied them to the Quran. And I am aware that whatever is against the Quran is a lie, heresy and blasphemy. And how is it possible for me, being a Muslim, to lay claim to prophethood? Praise be to God that I have not found any of my revelations against the Quran. These are rather in conformity with the Book of the Lord...."

☆☆☆

77 . حمامة البشریٰ ، صفحه 81,80

پس دیکھ اللہ نے ہم پر کس طرح احسان کیا ہے اور ہمیں سورۃ فاتحہ میں حکم دیا ہے کہ ہم اس میں انبیاء کی سب ہدایات طلب کریں تا ہم پر ان تمام باتوں کا انکشاف ہو جوان پر کھولی گئی تھیں ۔لیکن یہ اتباع کے نتیجہ میں ظلی طور پر ظرف استعداد اور ہمت کے مطابق ہوگا۔

77. Ibid, pp. 80, 81

"Imagine how God has shown this favour to us and has commanded us in the mother of the books (i.e., the Quran) -- that we should pray for the guidance which was given to the prophets so that these (spiritual realities) may be revealed to us as were disclosed to them, but through following (ittiba') them and by way of reflection (zill) according to capability and potentiality (of each recipient)."

☆☆☆

78 . حمامة البشریٰ ، صفحه 81

اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت اور آثار سے جو کچھ ثابت ہے اس کے متعلق جان لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد پائے جاتے تھے جو گو نبی نہیں تھے، مگر اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتا تھا۔ پس اگر ان میں سے کوئی میری اُمت میں ہوگا تو عمرؓ یقیناً ان میں سے ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلی اُمتوں میں محدث پائے جاتے تھے اور اگر میری اُمت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر بن خطابؓ ہیں اور بخاری میں آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ الآیۃ (اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے خواہش کی) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت درج ہے کہ آپ اس آیت میں ولا محدث کے الفاظ زیادہ کرتے تھے یعنی آپ اس آیت کو اس شکل میں بھی پڑھا کرتے تھے من رسول ولا نبی ولا محدث اور تو اس کا تفصیلی ذکر فتح الباری میں پائے گا۔

پس تو حق سے بعد اس کے کہ وہ تمہارے پاس آیا اعراض نہ کر اور تدبر کرنے والوں کے ساتھ تدبر کر۔

اور میں نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مقام محدثیت مقام نبوت کے ساتھ گہری مشابہت رکھتا ہے اور ان میں سوائے قوت اور فعل کے اور کوئی فرق نہیں، لیکن لوگوں نے میری بات کو نہ سمجھا اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کا یہ قول محض جھوٹ ہے اور اس میں سچائی کا شائبہ تک نہیں اور اس کی اصل کوئی حقیقت نہیں اور انہوں نے اس بہتان کو محض اس لیے تراشا ہے تاوہ لوگوں کو مجھے کافر قرار دینے، گالیاں دینے اور لعن طعن کرنے پر جوش دلائیں اور اُنہیں میری دشمنی پر اُکسائیں۔ اور مومنوں کے درمیان تفرقہ پیدا کریں اور اللہ کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور میں اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں۔ ہاں میں نے کہا ہے کہ اجزائے نبوت، محدثیت میں پائے جاتے ہیں، لیکن بالقوۃ نہ کہ بالفعل۔ پس محدث نبی بالقوۃ ہے اور اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو وہ بالفعل نبی ہوتا اور اس طرح یہ کہنا جائز ہے کہ نبی علی وجہ الکمال محدث ہے! کیونکہ وہ علی وجہ الاتم تمام کمالات محدثیت کا بالفعل جامع ہے اور اس طرح یہ کہنا بھی جائز ہوا کہ اپنی استعدادات باطنیہ کی وجہ سے ہر محدث نبی ہے یعنی محدث نبی بالقوۃ ہے اور نبوت کے تمام کمالات محدثیت میں مخفی اور پوشیدہ ہیں اور ان کے بالفعل ظہور اور خروج کو نبوت کے دروازہ کے بند ہونے نے روک رکھا ہے اور اسی کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول میں اشارہ کیا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ اور آپؐ نے یہ بات اس بنا پر کہی ہے کہ حضرت عمرؓ محدث تھے۔ پس آپ نے اِس بات کی طرف اشارہ کیا کہ نبوت کا مادہ اور بیج محدثیت میں موجود ہوتا ہے۔

78. Ibid, p. 81

"And this is proved by the sayings (athar) and practice (Sunnah) of the Messenger of Allah, (peace and blessings of Allah be upon him), that he has said: 'There used to be persons among those who were before you of the Israelites who were spoken to by God though they were not prophets, and if there are such persons among my followers, 'Umar is one of them.' He further said, 'There used to be muhaddathin in the ummah before you and if such persons are to be found in my ummah,

'Umar ibn al-Khattab is one of them.' It has been mentioned in Bukhari in context of the Quranic verse, 'And We never sent a messenger or a prophet before thee but when We desired.' Ibn 'Abbas is reported to have added the word muhaddath in this verse i.e., he would read it: 'and We never sent a messenger or a prophet or a muhaddath'. ..."

"I have written in some of my books that the office of tahdith bears a close resemblance to that of prophethood and they differ only in the matter of potentiality and actuality. But my opponents did not understand my statement and asserted that I was a claimant to prophethood. And God knows it well that their assertion is quite false, baseless and devoid of the slightest truth. They have falsified it only to incite the people to takfir, abuses, curses, vilifications, abhorrence, animosity and violence against me, which caused dissension among the believers."

"I declare in the name of God that I believe in Allah and His Messenger and I also believe that he is Khatam al-Nabiyyin (Seal of the Prophets). I have, however, said that all elements of prophethood are found in a muhaddath in a potential form but not in actuality. Thus a muhaddath is potentially a prophet and had not the door of prophethood been closed, he too would have been a prophet. And on this count it is permissible to say that prophet is a muhaddath, for he possesses, par excellence, all the excellences (kamalat) in their true form. Likewise, it is permissible to say that a muhaddath is a nabi in a potential form and all the excellences of nubuwwah lie hidden and concealed in his office of tahdith, but their manifestation (zuhur) and outward expression (khuruj) are limited because the door of prophethood has been closed. And the Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), has hinted at this in his saying that 'had there been a prophet after me it

would have been 'Umar.' And this was said because 'Umar was a muhaddath. Thus he pointed out that the seed and substance of prophethood exist in a muhaddath."

☆☆☆

79 . حمامة البشریٰ، صفحہ 82

اوراس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت شانِ نبوت کی طرح مجرد موہبت الٰہی ہے، جسے کوشش سے حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے اور اللہ تعالےٰ محدثین سے اِسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح وہ نبیوں سے کلام کرتا ہے اور محدثوں کو اِسی طرح بھیجتا ہے جس طرح وہ رسولوں کو بھیجتا ہے اور محدث اِسی چشمہ سے پیتا ہے جس سے نبی پیتا ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ کردیا جاتا، تو وہ (محدث) نبی ہوتا۔ آنحضرتؐ حضرت عمرؓ کو محدث کہہ کر یہ کہتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا یہی راز ہے اور یہ صرف اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہا گیا ہے کہ محدث اپنی ذات میں کمالات نبوت جمع رکھتا ہے اور سوائے ظاہر و باطن اور قوت وفعل کے اور کوئی فرق نہیں۔ پس نبوت خارج میں موجود اپنی حد کو پہنچا ہوا ایک پھل دار درخت ہے اور محدثیت ایک بیج کی مانند ہے جس میں وہ سب کچھ بالقوۃ موجود ہے جو درخت میں بالفعل اور خارج میں پایا جاتا ہے اور یہ ان لوگوں کے لیے ایک واضح مثال ہے جو دین کے معارف حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اسی کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حدیث میں اشارہ کیا ہے کہ **علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل** اور علماء سے مُراد محدث ہی ہیں جنھیں اپنے رب کی طرف سے علم دیا جاتا ہے اور وہ مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتے ہیں۔

79. Ibid., p. 82

"And undoubtedly tahdith is only a gift (mauhibah) which is not acquired by dint of effort as is the case with prophethood. Muhaddathin communicate with God just like prophets and muhaddathin are sent exactly as messengers are sent. A muhaddath drinks from the same fountain from which a prophet does. Had not the

door of prophethood been closed, he would undoubtedly have been a prophet. And this is why the Messenger of Allah, (peace and blessings of Allah be upon him), called Faruq (i.e., 'Umar) a muhaddath in consonance with his saying: 'Had there been a prophet after me it would have been 'Umar.' It connotes that a muhaddath too possesses excellences of prophethood and there is no difference in the two except that of the visible (zahir) and the hidden (batin), the potential and the actual. Prophethood is thus a tree which exists externally and bears fruit and is capable of reaching its height, and tahdith is the seed in which are to be found the potentials which manifest in a tree. And this illustration is plain and understandable for those who search spiritual realities. And the Messenger of Allah hinted at this in one of his sayings that 'The 'ulama of my ummah are like the prophets of Israel'; and by 'ulama are meant muhaddathin who are given knowledge from their Lord and become mukallamin (those who are spoken to by God)."

☆☆☆

80 . حمامة البشریٰ ، صفحه 83

اور تجھ پر لازم ہے کہ تو پورے انصاف کے ساتھ دقیق نظر سے دیکھے تا تجھ پر حق واضح ہو جائے اور تُو کامیاب وکامران ہو۔ اور میں نے تمہارے سامنے وہ سب کچھ بیان کر دیا ہے۔ جو جلد بازوں کی نظر میں کلمہ کفر ہے۔ پس دیکھ کہاں یہ بات اور کہاں دعوی نبوت۔ پس اے میرے بھائی تو یہ خیال نہ کر کہ میں نے کوئی ایسی بات کہی ہے جس میں نبوت کی بو پائی جاتی ہو جیسا کہ تیرا ایمان اور میری عزت پر حملہ کرنے والوں نے سمجھا ہے بلکہ جب کبھی میں نے یہ کلمہ کہا ہے تو وہاں معارف اور دقائق قرآنیہ کو بیان کرنے کیلئے کہا ہے اور اعمال کا دارومدار نیات پر ہے۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نبوت کا دعویٰ کروں بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء قرار دیا۔

80. Ibid., p. 83

"Now, judge for yourself, how far they have gone away from my words and say that I am a claimant to prophethood. O brother! Harbour no doubt that whatever I have said smells something of a claim to prophethood as has been taken by the slanderers about my faith and honour. On the other hand, whatever I have said was only with regard to explanation of the spiritual realities and subtleties of the Quran. And actions are judged only by intentions and, God forbid, how could I lay claim to prophethood after God has made our Prophet and Leader, Muhammad Mustafa, the Seal of the Prophets (Khatam al-Nabiyyin)?"

☆☆☆

81۔ کرامات الصادقین، (24 اگست 1893) صفحہ 5

نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔

81. Karamat al-Sadiqin (August 24, 1893), p. 5

"Neither I nor any person other than the prophets, can claim to be sinless (ma'sum)."

☆☆☆

82۔ کرامات الصادقین، صفحہ 25

بالآخر پھر میں عوام الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الـــہ الا اللّٰـــہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرت ﷺ کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت ﷺ کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔

82. Ibid., p. 25

"Before I conclude I wish to make it clear again to the general public, and I declare it in the name of God Almighty, that I am not an unbeliever (kafir). La ilaha illallahu Muhammadur Rasulullah (There is no god except Allah, Muhammad is His Messenger) is my creed and I believe that Muhammad is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets (Khatam al-Nabiyyin). And for the veracity of my above statement, I swear in the name of the Most High God as many times as are His sacred names and as many times as are the excellences of the Holy Prophet in the sight of God. None of my beliefs are against the commandments of God and teachings of His Messenger (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

83. كرامات الصادقين، صفحه 85

ثـم يا خذ يده وير قيه الیٰ اعلی مراتب الا رتقا ء والعرفان و يد خله فی الذين خلوامن قبله مـن الـصـلحاء والا وليا ء والرسل والنبيين . فيعطی كمالا كمثل كما لهم وجما لا كمثل جمالهم وجلا لا كمثل جلا لهم وقد يقتضی الزمان والمصلحة ان يرسل هذا الرجل علی قـدم نبـی خاص فيعطی له علماً كعلمه و عقلاً كعقله ونور اكنوره واسماً كا سمه ويجعل اللّٰه ارو احهما كمر ايا متقا بلة فيكون النبی كالا صل والولی كالظل.

83. Ibid, p. 85

"Then (God) holds him by his hand and elevates him towards the higher stages of spiritual evolution and gnosis and enlists him among those who have passed before him from among the righteous (sulaha), the saints (auliya), the messengers and the prophets; and grants him excellence like their excellence, glory (jamal) like their

grandeur; and the time and expediency demand that such a person he sent in the footsteps of a particular prophet. So, he is gifted with the knowledge like the knowledge of his prophet, wisdom like his wisdom, light like his light and name like his name. God places the souls of these persons against each other like mirrors. Thus the prophet is like the original and wali (saint) his reflection (zill)."

☆☆☆

84. كرامات الصادقين، صفحه 89

فاومى الله فى هذه الا ية لاولى الفهم والدراية الىٰ ان كمالات النبيين ليست ككمالات رب العلمين وان الله احد صمد وحده لا شريک له فى ذاته ولا فى صفاته واما الا نبياء فليسو اكذلک بل جعل الله لهم وارثين من المتبعين الصادقين فامتهم ورثاء هم يجد ون ما و جد انبياء هم ان كانوا لهم متبعين .وتدل آية اهد نا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم ان تراث السابقين من المرسلين والصديقين حق واجب غيرمجذوذ ومفروض للا حقين من المومنين الصالحين الى يوم الدين . وهم ير ثون الا نبيا ء ويجدون ماوجد وامن انعامات الله . وهذاهوالحق فلا تكن من الممترين.

84. Ibid, p. 89

"The prophets' excellences (kamalat) are not like the excellences of the Lord of the worlds. Verily, Allah is One, and is He on Whom all depend and there is no associate for Him in His being and His attributes. But the case of prophets is different. God has raised their heirs from among their true followers. And their ummah is their inheritor and they receive whatever their prophets had received when they follow them.

"And the verse: 'Guide us on the right path, the path of those upon whom thou hast bestowed favours,' shows that the inheritance of

those who have passed before from among the sent ones (mursalin) and the truthful ones (siddiqin) is a lawful right (haqq wajib) which is never cut off and which has been made indispensable, till the Day of Resurrection, for their adherents who are righteous believers (mu'minin al-salihin). And they are the heirs of the prophets and are endowed with the favours received by the prophets. This is indeed true, so be not of the disputers."

☆☆☆

85.كرامات الصادقين، صفحه 90

فلایخفی ان اللّٰه جعلنافی هذا الد عا ء کا ظلال الا نبیا ء واورثنا واعطانا العلوم والمکتوم والمعکوم والمختوم ومن کل آلا لا ء والنعما ء.

85. Ibid., p. 90

"Let it remain no longer hidden that in this prayer God has made us like the reflections (azlal) of the prophets and He has made us the inheritors, and has enlightened about the known and the unknown, the concealed and that which has been sealed and all kinds of gifts and favours."

☆☆☆

86 . جنگ مقدس،〈22 مئی تا 5 جون 1893〉 صفحه67

میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ اور رسولؐ کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔

86. Jang-i Muqaddas (22 May - 5 June, 1893) p. 67

"I lay no claim to prophethood. This is either your misconception or you are blaming me with some ulterior motive. Is it necessary that whoever claims to be the recipient of revelation (ilham) does ipso facto become a prophet? I am of Muhammad (Muhammadi) and am a sincere and obedient follower of God and His Messenger, and do not wish to name these signs given to me as miracles (mu'jizat). On the other hand according to our religious terminology such signs are karamat which are granted to the followers of God's Messenger."

☆☆☆

87. جنگ مقدس، صفحہ 79

کیونکہ انبیا اسی لئے آیا کرتے ہیں کہ انکی پیروی کرنے سے انسان انہیں کے رنگ سے رنگین ہو جائے اور اُنکے درخت کی ایک ڈالی بن کر وہی پھل اور وہی پھول لاوے جو وہ لاتے ہیں۔

87. Ibid., p. 79

"Prophets are raised for the very purpose that, by following them, one is imbued in their colour and, after becoming a branch of their tree, bears the same fruit and flowers which they (the prophets) have borne."

☆☆☆

88. شہادت القرآن، صفحہ ﴿22 ستمبر 1893﴾، صفحہ 26 ﴿دوسرا شمارہ﴾

اَب چونکہ مماثلت فی الانعامات ہونا ازبس ضروری ہے اور مماثلت تامہ تبھی متحقق ہو سکتی ہے کہ جب مماثلت فی الانعامات متحقق ہو۔ پس اسی لئے یہ ظہور میں آیا کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قریباً چودہ سو برس تک ایسے خدام شریعت عطا کئے گئے کہ وہ رسول اور ملہم من اللہ تھے اور اختتام اس سلسلہ کا ایک ایسے رسول پر ہوا جس نے تلوار سے نہیں بلکہ فقط رحمت اور خلق سے حق کی طرف دعوت کی۔ اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کو بھی وہ خدام شریعت عطا کئے گئے جو برطبق حدیث عُلَمَا ءُ اُمَّتِی کَاَ نبِیَاءِ بَنِي اِسرِائیلِ ملھم اور محدّث تھے۔

88. Shahadat al-Quran (September 22, 1893), p. 26, (Second Edition)

"Since the resemblance in favours (mumathalat fi al-in'amat) is very essential and a perfect resemblance can only be possible when (at first) the resemblance in favours stands established. Thus, it occurred for this very reason that while Moses was granted such servants of Shari'ah who were rusul (sent ones) and mulham min al-Allah (inspired ones from God) for about fourteen hundred years after him, and this chain was brought to an end with such a messenger who preached the truth not by sword but by love and meekness, likewise, our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), was also granted such servants of Shari'ah who, according to the hadith: 'the ulama of my ummah will be like the prophets of Israel' were mulham and muhaddath."

☆☆☆

89 . شہادت القرآن ، صفحہ 27

اس مسیح موعود نے بھی چودھویں صدی کے سر پر ظہور کیا اور محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے انطباق کلّی پا گیا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ موسوی سلسلہ میں تو حمایت دین کیلئے نبی آتے رہے اور حضرت مسیح بھی نبی تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرسل ہونے میں نبی اور محدّث ایک ہی منصب رکھتے ہیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا۔ ایسا ہی محدثین کا نام بھی مرسل رکھا۔ اسی اشارہ کی غرض سے قرآن شریف میں **فَقَفَّینا مِن بَّعدِہ بِالرُّسُلِ** آیا ہے اور یہ نہیں کہ **قَفَّینَا مِن بَعدِہ بِالا نبیاءِ**۔ پس یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسل سے مراد مرسل ہیں۔ اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آ سکتا اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدّث رکھے گئے اور اسی کی طرف اِس آیت میں اشارہ ہے کہ **ثُلَّۃ" مِّنِ الاَ وَّ لِینَ وَثُلّۃ" مِّنَ الاٰ خِرِینَ** چونکہ ثُلّۃ کا لفظ دونوں فقروں میں برابر آیا ہے۔ اِس لئے قطعی طور پر یہاں سے ثابت ہوا کہ اس اُمّت کے محدّث اپنی تعداد میں اور اپنے طولانی سلسلہ میں موسوی اُمّت کے مرسلوں کے برابر ہیں۔

89. Ibid., p. 27

"The Promised Messiah also appeared at the head of the fourteenth century and thus Muhammadan dispensation fully coincided with the Mosaic dispensation. If it be said that prophets used to appear for the support of Mosaic dispensation and that the Messiah was also a prophet, the reply to this is that in the capacity of being mursal (sent one) prophets and muhaddathin have one and the same status. And as the Most High God has given the name of mursal to prophets so has He applied this epithet to muhaddathin. For this very reason it has occurred in the Quran wa qaffaina min ba'di-hi bir rusut) i.e., 'And We sent messengers after him one after another' and not We sent prophets after him one after another. Thus this refers to the fact that rusul (messengers) means mursal (sent ones) whether they be rasul, nabi or muhaddath. And because our Master, the Messenger of Allah, is Khatam al-Anbiya (Seal of the Prophets) and as no prophet can appear after him, therefore, in this Shari'ah muhaddathin have been substituted for prophets. And to this a reference has been made in the verse: 'a multitude from the earlier period and a multitude from among those of later times.' As the word thullah (multitude) has occurred in both the sentences, therefore, it stands evidently proved that the muhaddathin in this ummah are equal in their number to the long chain of mursal in the ummah of Moses."

☆☆☆

90. شهادت القرآن، صفحه 42

افسوس کہ معترض بے خبر نے ناحق آیت اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم کو پیش کر دیا۔ ہم کب کہتے ہیں کہ مجدّد اور محدّث دُنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالاتِ فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چُھپ جاتا ہے۔ تب اُس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے مجدّد اور محدّث اور رُوحانی خلیفے آتے ہیں نہ معلوم کہ بیچارے معترض نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ مجدّد اور رُوحانی خلیفے دُنیا میں آکر دین کی کچھ ترمیم و تنسیخ کرتے ہیں۔ نہیں وہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں۔

90. Ibid., p. 42

"It is a pity that unwary critic has quoted the verse: 'This day have I perfected for you your religion' without any justification. Where have I said that mujaddid and muhaddathin come to add to or subtract anything from the existing religion? Rather I assert that since with the passage of time the pure teachings are overcast with false notions and the truth is somewhat hidden, mujaddids, muhaddathin and spiritual khalifas (successors) are raised to remove these notions and glister the pristine beauty of the religion. I do not know from where and from whom the poor critic has learnt that mujaddid and spiritual successors come into the world to amend or abrogate religion. Indeed they do not abrogate anything of the religion, rather they appear in order to show the light and glory of the religion."

☆☆☆

91. شہادت القرآن ، صفحہ 46

اوراس جگہ یہ بھی یادرہے کہ دین کی تکمیل اِس بات کومستلزم نہیں جواسکی مناسب حفاظت سے بکلّی دستبردار ہو جائے۔مثلاً اگرکوئی گھر بناوے اوراُسکے تمام کمرے سلیقہ سے یتارکرے اوراسکی تمام ضرورتیں جوعمارت کے متعلق ہیں باحسن وجہ پُوری کردیوے اورپھر مدّت کے بعد اندھیریاں چلیں اور بارشیں ہوں اوراس گھر کے نقش ونگار پر گردوغبار بیٹھ جاوے اوراسکی خوبصورتی چُھپ جاوے اورپھر اُس کا کوئی وارث اُس گھر کو صاف اورسفید کرنا چاہے مگر اُسکو منع کردیا جاوے کہ گھر تو مکمل ہو چکا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ منع کرنا سراسر حماقت ہے۔ افسوس کہ ایسے اعتراضات کرنے والے نہیں سوچتے کہ تکمیل شئی دیگر ہے اور وقتاً فوقتاً ایک مکمل عمارت کی صفائی کرنا یہ اور بات ہے۔ یہ یادرہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجدّدوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَن كَفَرَ بَعدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ۔ یعنے بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔

91. Ibid., p. 46

"And it should also be remembered that perfection of a religion does not preclude any suitable arrangement for its protection. Take the example of a person who builds a house, constructs all its rooms neatly, and meticulously provides all the basic requirements of the house. After some time dust-storm hits the house and subsequent rains settle dust upon it which mars the design and decoration of the building and destroys its beauty. Will it be fair or folly to prevent the owner from carrying out necessary repairs, whitewashing and beautification of the house? It is a pity that such critics do not realize that maintenance of a completed building necessitates its periodical repairs. Completion is quite distinct from renovation. It should be remembered that mujaddids do not add to or subtract from-the religion. They re-write on the minds of people what these have forgotten of religion. And to assert that it is not essential to believe in such mujaddids is going astray from the commandments of Allah, as He says in the Quran: 'Whoever is ungrateful after this, they are the transgressors' (24:55). That is, whoever refuses to accept the khalifas (successors) after him (i.e., the Holy Prophet Muhammad) shall be considered a transgressor."

☆☆☆

92 . شہادت القرآن ، صفحہ 50

ماسوا اسکے اُمت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اسکے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال اُن مشکلات کو حل کرنیوالے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رُسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کاروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عنداللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

92. Ibid, p. 50.

"Besides, this ummah is also to face new problems in every age. Although the Quran is the embodiment of all the (spiritual) science but it is not necessary that all these sciences should come to light in one and the same age. On the other hand, as new problems crop up, appropriate Quranic sciences become manifest. With a view to solving the problems of every age, competent spiritual teachers are sent who are the heirs of messengers and are endowed with their Messenger's excellences by way of reflection (zill). And the mujaddid, whose performance resembles mostly the official activities of a messenger, is called after the name of that messenger by God."

☆☆☆

93. شهادت القرآن، صفحه 53

دیکھو اللہ جلشانہ، فرماتا ہے وَاَمَّامَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ الجزو ۱۳ء یعنے جو چیز انسانوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین پر باقی رہتی ہے اب ظاہر ہے کہ دنیا میں زیادہ تر انسانوں کو نفع پہنچانے والے گروہ انبیاء ہیں کہ جو خوارق سے معجزات سے پیشگوئیوں سے حقائق سے معارف سے اپنی راستبازی کے نمونہ سے انسانوں کے ایمان کو قوی کرتے ہیں اور حق کے طالبوں کو دینی نفع پہنچاتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ دنیا میں کچھ بہت مدت تک نہیں رہتے بلکہ تھوڑی سی زندگی بسر کر کے اِس عالم سے اٹھائے جاتے ہیں۔ لیکن آیت کے مضمون میں خلاف نہیں اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام خلاف واقع ہو۔ پس انبیاء کی طرف نسبت لے کر معنی آیت کے یوں ہونگے کہ انبیاء من حیث الظل باقی رکھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ظلی طور پر ہر ایک ضرورت کے وقت میں کسی اپنے بندہ کو اُن کی نظیر اور مثیل پیدا کر دیتا ہے جو اُنہیں کے رنگ میں ہو کر انکی دائمی زندگی کا موجب ہوتا ہے اور اسی ظلی وجود کو قائم رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی ہے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ یعنے اے خدا ہمارے ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو تیرے اُن بندوں کی راہ ہے جن پر تیرا انعام ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا انعام جو انبیاء پر ہوا تھا جس کے مانگنے کیلئے اس دعا

میں حکم ہے وہ درھم دینار کی قسم میں سے نہیں بلکہ وہ انوار اور برکات اور محبت اور یقین اور خوارق اور تائید سماوی اور قبولیت اور معرفت تامہ کاملہ اور وحی اور کشف کا انعام ہے۔اور خدا تعالیٰ نے اس اُمت کو اس انعام کے مانگنے کے لئے تبھی حکم فرمایا کہ اوّل اس انعام کے عطا کرنے کا ارادہ بھی کرلیا۔پس اِس آیت سے بھی کھلے کھلے طور پر یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کو ظلی طور پر تمام انبیاء کا وارث ٹھہراتا ہے تا انبیاء کا وجود ظلی طور پر ہمیشہ باقی رہے اور دُنیا اُن کے وجود سے کبھی خالی نہ ہو۔

93, Ibid, p. 53

"God Almighty says in the Quran: 'And as for that which does good to men, it tarries in the earth.' It is evident now that the most beneficial group for mankind in the world is that of the prophets who strengthen the, faith of the people seeking truth by supernatural signs (khwariq), miracles, prophecies, and by imparting knowledge of spiritual truths and by their own precept of honesty and truthfulness. And this is also evident that they do not stay in this world for long but after spending a limited life depart from this earth. The verse quoted above in no way contradicts this fact because if is not possible that God's word run counter to facts. When this verse is applied to the prophets it would mean that their reflection (zill) is never extinct and in time of need God raises one of His servants to resemble and appear as a zill of those prophets, and these imbued in their colour display their eternal life. For perpetuating this reflective (zilli) existence, God has taught this prayer: '(Our Lord), guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours.' Obviously, the favour which was granted to prophets and is asked for in this prayer, is not of money but is of spiritual splendour and blessing, of love and faith, of supernatural signs and heavenly support, of (divine) acceptance and perfect and complete gnosis, and of revelation and true vision. God the Most High commanded this ummah to beseech this favour because it had been

destined to be bestowed upon them. This verse thus abundantly proves that God has held this ummah to be the heir of all the prophets so that the prophets may continue their reflective existence in the world for all times and the world is never devoid of their presence."

☆☆☆

94 . شہادت القرآن ، صفحہ 57

اب جبکہ قرآن شریف کی رو سے بھی ثابت ہوا کہ اس اُمت مرحومہ میں سلسلہ خلافت دائمی اسی طور پر اور اسی کی مانند قائم کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰ کی شریعت میں قائم کیا گیا تھا اور صرف اس قدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین عیسوی کیلئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔

94. Ibid., p. 57

"Now when it is proved from the Quran that in this ummah, may God bless it, the order of the eternal khilafat has been established in the same way as it was done in the Shari'ah of Moses only with this verbal difference that at that time prophets appeared to support the Christian religion while muhaddathin are raised now for this purpose."

☆☆☆

95 . شہادت القرآن ، صفحہ 58

ایک محدث اس اُمت میں بھی ایسے وقت میں پیدا ہونا ضروری ہے کہ جب یہ اُمت بھی اسی طور پر بگڑ جائے کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودی بگڑے ہوئے تھے۔

95. Ibid., p. 58

"Likewise, it is essential that a muhaddath should be raised like that prophet (i.e., Jesus Christ) at a corresponding period when this ummah would also become corrupt as Jews had been in Jesus Christ's time."

☆☆☆

96 . برکات الدعاء(2 اپریل 1893) صفحہ 12

صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے اور بغیر نبوّت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اُس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اُس پر وہ سب امور بطور انعام واکرام کے وارد ہو جاتے ہیں جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔

96. Barakat al-Du'a (April 2, 1893), p. 12

"The recipient of the revelation of muhaddathiyyah fully resembles his master-prophet and is given all that is given to a prophet except prophethood and revival of the commands (tajdid-i ahkam)...and this path is open for this ummah. ...God the Most High has promised that the knowledge of prophethood (or Unseen) is given only to the purified ones (mutahharin)."

☆☆☆

97 . برکات الدعاء، صفحہ 14,13

اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اور نبوّت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں منکرین وحی کو ساکت کر سکے اُسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلہ وحی برنگ محدثیت ہمیشہ کیلئے جاری رہے سو اس نے ایسا ہی کیا۔ محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمہ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں اور ان کا جوہر نفس انبیاء کے جوہر نفس سے اشد مشابہت رکھتا ہے اور وہ خواص عجیبہ نبوّت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں تا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصّہ کے نہ ہو جائے۔

97. Ibid., pp. 13, 14

"The proof of the living force of Islam and the positive reality (yaqini haqiqat) of prophethood which could silence the deniers of revelation in every age can only be maintained when revelation in the form of muhaddathiyyah continues for ever. And God has willed thus. Muhaddathin are the people who are honoured with divine

communications and the essence of their soul (jauhar-i nafs) strongly resembles the essence of the soul of the prophets and they are the existing signs (ayat-i baqiyah) of the marvellous qualities (khawas-i 'ajibiyah) of prophethood so that this subtle problem of the descent of revelation may not become a mere tale of the past by reason of its having no proof."

☆☆☆

98 . برکات الدعا، صفحہ 17

(a) میں نے دیکھا کہ اس وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے ایک خارجی اور شدید الاثر تصرّف کا احساس ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ تصرّف ایسا قوی ہوتا ہے کہ مجھ کو اپنے انوار میں ایسا دبا لیتا ہے۔

98. Ibid., p. 17

"I have personally experienced a sway of strong external and extremely effectual force over me at the time of revelation which descends on me in the form of wahy-i wilayat (revelation granted to saints)."

☆☆☆

99 . نورالحق، ‹فروری 1894›، جلد اوّل، صفحہ 73

میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔

99. Nur al-Haq (February 1894), vol. 1, p. 73

"It has been revealed to me that the word ruh in this verse ('where the spirit and the angels stand in ranks' - 78:38) refers to the group of messengers, prophets and mujaddids on whom the Holy Spirit descends, and they are blessed with divine communications."

☆☆☆

100.انوار الاسلام (6 ستمبر 1884)، صفحہ 34

اگر یہ اعتراض ہے کہ نبوّت کا دعوٰی کیا ہے اور وہ کلمہ کفر ہے تو بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین۔ یہ سنت اللہ ہے کہ جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے وہ آپ اپنے برگزیدہ بندوں پر اپنا موجود ہونا ظاہر کرتا رہا ہے۔ اور بغیر ذریعہ خدا کے کوئی خدا تک پہنچ نہیں سکا اور وہی شخص اس کی ہستی پر پورا یقین لا سکا جس کو خود اس قادر مقتدر ذوالجلال نے اناَ الموجود کی آواز سے تسلی بخشی اور یا وہ شخص جو ایسی آواز سننے والے کے ساتھ محبت کے پیوند سے یکدل و یکجان و یکرنگ ہو گیا ہو سو دنیا میں یہ دو ہی طریق ہیں جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں پائے جاتے ہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ نے ابتدا سے یہی چاہا کہ اس کی مخلوقات یعنی نباتات جمادات حیوانات یہاں تک کہ اجرام علوی میں بھی تفاوت مراتب پایا جائے اور بعض مفیض اور بعض مستفیض ہوں اس لئے اس نے نوع انسان میں بھی یہی قانون رکھا اور اسی لحاظ سے دو طبقہ کے انسان پیدا کئے۔ اوّل وہ جو اعلیٰ استعداد کے لوگ ہیں۔ جن کو آفتاب کی طرح بلا واسطہ ذاتی روشنی عطا کی گئی ہے۔ دوسرے وہ جو درجہ دوم کے آدمی ہیں جو اس آفتاب کے واسطہ سے نور حاصل کرتے ہیں اور خود بخود حاصل نہیں کر سکتے ان دونوں طبقوں کے لئے آفتاب اور ماہتاب نہایت عمدہ نمونے ہیں جس کی طرف قرآن شریف میں ان لفظوں میں اشارہ فرمایا گیا ہے والشمس وضحٰھاَ والقَمرِ اذاتلٰھا جیسا کہ اگر آفتاب نہ ہو تو ماہتاب کا وجود بھی ناممکن ہے اسی طرح اگر انبیاء علیہم السلام نہ ہوں جو نفوس کاملہ ہیں تو اولیاء کا وجود بھی حیز امکان سے خارج ہے اور یہ قانون قدرت ہے جو آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا ہے چونکہ خدا واحد ہے اس لئے اس نے اپنے کاموں میں بھی وحدۃ سے محبت کی اور کیا جسمانی اور کیا روحانی طور پر ایک وجود سے ہزاروں کو وجود بخشتا رہا۔ سو انبیاء جو افراد کاملہ ہیں وہ اولیاء اور صلحاؑ کے روحانی باپ ٹھہرے جیسا کہ دوسرے لوگ ان کے جسمانی باپ ہوتے ہیں اور اسی انتظام سے خدا تعالےٰ نے اپنے تئیں مخلوق پر ظاہر کیا تا اس کے کام وحدت سے باہر نہ جائیں اور انبیاء کو آپ ہدایت دیکر اپنی معرفت کا آپ موجب ہوا اور کسی نے اس پر یہ احسان نہیں کیا کہ

اپنی عقل اور فہم سے اس کا پتہ لگا کر اس کو شہرت دی بلکہ اس کا خود یہ احسان ہے کہ اس نے نبیوں کو بھیج کر آپ سوئی ہوئی خلقت کو جگایا اور ہر ایک نے اس وراء الوراء اور الطف اور ادق ذات کا نام صرف نبیوں کے پاک الہام سے سنا اگر خدا تعالیٰ کے پاک نبی دنیا میں نہ آئے ہوتے تو فلاسفر اور جاہل جہل میں برابر ہوتے دانا کو دانائی میں ترقی کرنے کا موقعہ صرف نبیوں کی پاک تعلیم نے دیا اور ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ جبکہ انسان بچہ ہونے کی حالت میں بغیر تعلیم کے بولی بولنے پر بھی قادر نہیں ہو سکتا تو پھر اس خدا کی شناخت پر جس کی ذات نہایت دقیق در دقیق پڑی ہے کیونکر قادر ہو سکتا ہے۔

100. Anwar al-Islam (September 6, 1884), p. 34

"If an objection is raised to the effect that I have laid claim to prophethood which is a word of heresy, what can be said except that the-curse of Allah be upon the liars and the impostors!"

☆☆☆

101۔سراج الدین ”عیسائی کے چار سوالوں کا جواب “ 22جون1897ء صفحہ 15

یاد رہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اعلیٰ درجہ کی پاک زندگی کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ ایسے شخص سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کی دعا سنتا ہے اور ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور پیش از وقت ان کو غیب کی خبریں بتلاتا ہے اور ان کی تائید کرتا ہے سو ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں اسلام میں ایسے ہوتے آئے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں یہ نمونہ دکھلانے کے لئے یہ عاجز موجود ہے۔

101. Siraj al-Din **'Isai ke Char Sawalun ka Jawab (June 22, 1897), p. 15**

"It must be borne in mind that, according to the Holy Quran, the characteristic of a high state of pure life is that supernatural signs are manifested at the hands of such persons. And God the Most High

listens to their prayers and communicates with them and tells them the news of the Unseen beforehand and lends His support to them. So we see that there have been thousands of such persons in Islam. Accordingly, in this age, this humble servant is present to demonstrate this precept."

☆☆☆

102۔ سراج منیر ﴿24مارچ 1897ء﴾ صفحہ 2,5

جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوّت کا دعوٰی کیا۔ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ محدّث بھی ایک مرسل ہوتا ہے۔ کیا قرآت ولامحدّث کی یاد نہیں رہی۔ پھر یہ کیسی بے ہودہ نکتہ چینی ہے کہ مرسل ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ اے نادانوں! بھلا بتاوٴ کہ جو بھیجا گیا ہے اسکو عربی میں مرسل یا رسول ہی کہیں گے یا اور کچھ کہیں گے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنی مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مرسل ہی ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اس بندہ پر نازل فرمایا اس میں اس کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں ولکل ان یَصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو اُس نے ایسے لفظ استعمال کیئے۔

ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت ﷺ نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے مگر مجازی معنوں کی رُو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یاد کرے۔ کیا تم نے وہ حدیثیں نہیں پڑھیں جن میں رَسُول رَسُول اللہ آیا ہے۔ عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہیں۔ پھر خدا کو کیوں یہ حرام ہو گیا کہ مرسل کا لفظ مجازی معنوں پر بھی نہ استعمال کرے کیا قرآن میں سے فَقَالُوا اِنّا اِلَیکُم مُرسِلُون بھی یاد نہیں رہا انصافاً دیکھو کیا یہی تکفیر کی بنا ہے اگر خدا کے حضور میں پوچھے جاوٴ تو بتاوٴ کہ میرے کافر ٹھہرانے کے لئے تمہارے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت

خدا تعالےٰ کی طرف سے بیشک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ اور جیسے یہ محمول نہیں ایسے ہی وہ نبی کر کے پکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے آیا ہے وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا۔ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے جس نے سمجھنا ہو سمجھ لے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوّت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلّی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے آ سکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔ مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لئے ابھی ایک کھڑکی کُھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوّت کیونکر اور کیسا ہوا۔ کیا نبی کی وحی نبوت کہلائے گی یا کچھ اور۔

102. Siraj-i Munir (March 24, 1897), pp. 2, 5

"Do not lay false charges against me that I have claimed absolute prophethood. Have you not read that muhaddath (one spoken to by God) is also a mursal (sent one)? Do you not remember the recitation (qir'at or version) wa la muhaddath-in? Then, how absurd is the allegation that I have claimed to be a mursal. O ye the ignorants! Tell me what is the appropriate word in Arabic for one sent by God other than mursal or rasul. But remember that in God's revelation (ilham) it does not here carry the real sense (haqiqi ma'ni) which is specific for the giver of law (sahib shari'ah). On the other hand, whoever is appointed (mamur) is indeed a mursal. This is, of course, true that in the revelation which God has sent down on me He has-frequently used the words nabi, rasul and mursal but they are not in their real significance. And every one has its own terminology. So, this is God's terminology that He has used such words. We admit and hold the view that in the real sense of prophethood neither a new nor an old prophet can appear after the Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him). The Quran precludes the appearance of such prophets. But

God may, in a metaphorical sense, address a mulham (an inspired one) as a prophet or a messenger. ...

The people in Arabia still call a person's messenger (faristadah) rasul. Why then shouldn't God use the word mursal metaphorically? Do you not remember the Quranic verse: 'fa qulu inna ilaikum mursalun' (So they said: surely we are sent to you) -- 36:16? Is it fair and justifiable to call me a kafir only on this count? When you will be questioned by God on the Day of Judgement for declaring me kafir, may I know what reasons you will advance before Him? I again repeat that no doubt the words rasul, mursal and nabi occur for me in my revelations from God but they are not applicable in their real sense. Likewise, the description of the Promised Messiah in reports (ahadith) as a prophet does not connote prophethood in its real sense. This is the knowledge which God has granted me. Let him who wishes to understand grasp it. It has been disclosed to me that the doors of real prophethood (haqiqi nubuwwat) are absolutely closed after the Khatam al-Nabiyym. Neither can a new prophet appear in the real sense (of the term) nor an old one. But, our unjust opponents (zalim mukhalif) dc not consider the doors of the finality of prophethood as entirely closed, rather, according to them, a window is still open for the coming of a prophet, i.e., the Israelite Messiah. Thus, when after the Quran a real prophet (haqiqi nabi) comes and the prophetic revelation (wahy-i nubuwwah) is resumed then tell us how prophethood came to an end. Will the revelation of such a prophet be called wahy-i nubuwwah or something else?"

☆☆☆

103۔ سراج منیر 〈صفحہ 4〉

تم تو قائل ہو کہ جزئی فضیلت ایک ادنیٰ شہید کو ایک بڑے نبی پر ہوسکتی ہے۔اور یہ سچ ہے کہ میں خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا۔مگر یہ کفر نہیں یہ خدا کی نعمت کا شکر ہے۔تم خدا کے اسرار کو نہیں جانتے اس لئے کفر سمجھتے ہو۔اس کو کیا کہو گے جو کہا گیا هو افضل من بعض الانبیاء اگر میں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو پس ایسا

ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہوں کی نظر میں کافر تھا۔ میرے پاس خدا کے فضل کی اس سے بھی بڑھ کر باتیں ہیں مگر تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے۔

103. Ibid., p. 4

"It is even conceded by you that an ordinary martyr may have partial (juz'i) superiority over a great prophet. Verily, I do not see myself less favoured with divine grace than the Messiah. But, this is not unbelief (kufr). This is (an expression of) gratitude for God's favour. Since you cannot understand God's secrets, therefore, you take it to be unbelief. How then will you interpret the words afzalu min ba'di al-anbiya (i.e., he is superior to some of the prophets)? If I am a kafir in your estimation, I may be compared with the son of Mary who was also dubbed as kafir by Jewish Pharisees. I have been endowed with greater grace of God, but you cannot accept this."

☆☆☆

104۔ حجت اللہ ‹2 مئی 1897ء› صفحہ 14

میں نے تو ان کتابوں کی تالیف سے صرف خدا کا نشان پیش کیا تھا کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظل نبوّت ہے خدا نے نبوّت آنحضرت ﷺ کے اثبات کے لیئے پیشگوئیاں دکھلائیں۔

104. Hujjat Allah (May 2, 1897), p. 14

"My writing of these books is a proof of God's favours on me because this wilayah (sainthood) is perfectly the reflection (zill) of prophethood. God showed (the fulfilment of) prophecies in support of the prophethood of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

105۔ انجام آتھم ﴿22جنوری 1897ء﴾ صفحہ 27حاشیہ

کیا ایسا بد بخت مفتری جو رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت وَلٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے۔ اُن کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مُرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے۔ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رُوس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا و سید نا انی نبی و رسول علیٰ وجہ ا لحقیقہ و الا فتراء و ترک القرآن و احکام الشریعت الغرّا فھو کافر کذاب.

105. Anjam Atham (January 22, 1897), p. 27 footnote

"Can a cursed impostor, who lays claim to messenger-ship and prophethood, has any faith in the Quran? And can a person, who has faith in the Quran and the verse: 'wa la-kin rasu-lullah wa khataman nabiyyin' (but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets) say that he too is a messenger and a prophet after the Holy Prophet? The seeker of justice should note that this humble servant has never laid claim to prophethood or messengership in the real sense of the term. To apply a word in other than its real significance

and to use it commonly in its general literal sense does not amount to heresy (kufr). But I am even averse to this because it might create confusion in the minds of general Muslims. However, being an appointed one of God (mamur), I dare not conceal the words 'prophethood' and 'messengership' occurring frequently in the communions and communications received by me from God Almighty. But I declare it repeatedly that in such revelations (ilhamat), the words mursal, rasul or nabi occurring for me are not to be taken in their real sense. (Such words occur in my ilhamat not only now but for the last sixteen years; in Barahin-i Ahmadiyya, you will find many such divine communications about me). And the true fact (asl haqiqat) which I pronounce at the top of my voice is that our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and no prophet, either new or old shall come after him.

"And whoever claims to he a real prophet or messenger after our Messenger and Master, it is a fabrication and the repudiation of Shari'ah and he is an unbeliever (kafir) and a great liar (kazzab)."

☆☆☆

106۔ انجام آتھم ⟨صفحہ 28⟩ حاشیہ

لیکن یادرکھنا چاہئے کہ جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے بعض اوقات خدا تعالیٰ کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے سارا جھگڑا یہ ہے جس کو نادان متعصّب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں۔ آنیوالے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلّم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہیں مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیائے کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات آلہیہ کا ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔

106. Ibid., p. 28 footnote

"But it should be remembered, as I have just explained, that such words (e.g., prophet, messenger) used in God's revelations for some auliya (saints) by way of metaphor and simile are not to be taken in the real sense. This is, in fact, the entire dispute which has been drawn towards another direction by the prejudiced ignorants. The name of the corning Messiah which, in al-Sahih of Muslim etc., has been mentioned by the blessed tongue of the Holy Prophet as nabi Allah (Prophet of God) is, in fact, a metaphorical expression, which is an admitted and colloquial term for divine communication in the writings of the high ranking sufis (mystics). Otherwise, how can there be a prophet after the Seal of the Prophets?"

☆☆☆

107۔ انجام آتھم ‹صفحہ 143›

وانّی جئت قومی لا منعھم من مساوی الا خلاق و شعب النفاق من برآ این آمدم کہ از اخلاق بدمنع کنم نفاق. و اراھم طریق المخلصین الموحّدین. و لا دین لنا الاّ دین الا سلام) وطریق اخلاص و توحید بنمائم و ہیچ دینے نداریم بجز دین اسلام (و لا کتاب لنا ا لا الفرقان کتاب اللّٰہ العلام. و لا نبیّ لنا الاّ محمد) و ہیچ کتابے نداریم بجز قرآن شرف و ہیچ پیغمبرے نداریم بجز حضرت خاتم النبیین صلے اللّٰہ علیہ و سلّم ﷺ کہ خاتم الانبیاء است۔

107. Ibid., p. 143

"And I have been sent for the purpose of eradicating vice and promoting virtue and convincing the people of the unity of Godhead and piety. I have no religion other than the religion of Islam and no book besides the Holy Quran and no messenger except Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) who is the Seal of the Prophets."

☆☆☆

108. انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 19

اور مکالمہ الٰہیہ کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرح اُس شخص کو جو فنافی النبی ہے اپنے کامل مکالمہ کا شرف بخشے۔ اس مکالمہ میں وہ بندہ جو کلیم اللہ ہو خدا سے گویا آمنے سامنے باتیں کرتا ہے۔ وہ سوال کرتا ہے۔ خدا اس کا جواب دیتا ہے۔ گو ایسا سوال جواب پچاس دفعہ واقعہ ہو یا اس سے زیادہ بھی خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ کے ذریعہ سے تین نعمتیں اپنے کامل بندہ کو عطا فرماتا ہے۔ اوّل ان کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور قبولیت سے اطلاع دی جاتی ہے۔ دوم اُسکو خدا تعالیٰ بہت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے۔ سوم اُس پر قرآن شریف کے بہت سے علوم حکمیہ بذریعہ الہام کھولے جاتے ہیں۔ پس جو شخص اس عاجز کا مکذب ہو کر پھر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ہنر مجھ میں پایا جاتا ہے میں اس کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ان تینوں باتوں میں میرے ساتھ مقابلہ کرے۔

108. Ibid., Supplement, p. 19

"The sum and substance of the divine communication Is that God, as in the case of His prophets, honours a person who annihilates himself in She Prophet (fana fin Nabi), with God's perfect communication (kamil mukalamat). And during this communication the person who is spoken to by God (kalim Allah) has direct communication with Him. He makes a request and God answers it, although such a question and answer should occur fifty times or more. God the Most High grants three favours to His perfect servant through His divine communication. Firstly, his prayers are mostly granted and the grant is made known to him. Secondly, God apprises him of many Unseen matters (umur-i ghaibiyyah). Thirdly, many spiritual sciences of the Quran are disclosed to him by means of revelation. Here, in the name of God, I ask everyone who rejects me (mukazzib) and claims to possess this virtue (hunar) to stand and compete with me in these three favours."

☆☆☆

109۔ ضرورت الامام (ستمبر 1898ء) صفحہ 12

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اسکے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیّت اور کمیّت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور انکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں۔ اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں انکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ نصرتِ دین اور تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور ان کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔ اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اُن سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نورِ محض ہے اتار دیتا ہے اور یہ کیفیّت دُوسروں کو میسّر نہیں آتی۔ بلکہ وُہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوّت اور انکشاف اِسلئے اُنکے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا اُنکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دُوسروں پر حجّت ہو سکیں۔

109. Zururat al-Imam (September 1898), p. 12

"Sixthly, visions (kushuf) and inspirations (ilhamat) are necessary for Imam al-Zaman (Imam of the Age). The Imam al-Zaman very often receives from God, through inspirations, (knowledge of) spiritual sciences, truths (haqaiq) and realities (ma'arif). His revelations cannot be compared with those of others because both in quality and quantity these are of such a high standard that it is not possible for any other person to attain them. Through them (spiritual) sciences are disclosed and Quranic realities are made known and the religious problems and intricacies are solved, and prophecies of a high standard which could influence the antagonistic people are manifested at their hands. In short, the visions and inspirations of the persons who are Imam al-zaman are not confined to their own persons but are extremely helpful and blessed (mubarak) for the support and strength of religion. God the Most High speaks to them in great clarity and grants their prayers. ...And prophecies of the Imam of the Age based on inspirations (ilhami) possess the power of the manifestations of the Unseen (izhar 'ala-l ghaib) so as to comprehend the Unseen in every respect as a skilled horseman has control over his charger. And this potentiality (quwwat) and disclosure (inkishaf) are blended in their inspiration so that their pure inspirations may not be confused with satanic inspirations (of others) and that these may serve as a clear proof (hujjat) against others."

☆☆☆

110۔ ضرورت الامام ﴿صفحہ 24﴾

یادرہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدّث، مجدّد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات اُن کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

110. Ibid., p. 24

"It should be remembered that the term Imam of the Age (Imam al-zaman) includes prophets, messengers, muhaddathin and mujaddidin (reformers). But people who have neither been raised by God (mamur) for the guidance of others nor such excellences have been given to them, may be wall (saint) or abdal (saint of a certain degree) but cannot be called the Imam of the Age."

☆☆☆

111۔ رازحقیقت ‹30نومبر 1898ء› صفحہ 16

نبی کا لفظ صرف دو ہی قوموں کے نبیوں میں مشترک تھا یعنی مسلمانوں اور بنی اسرائیل کے نبیوں میں اور اسلام میں تو آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آ نہیں سکتا۔

111. Raz-i Haqiqat (November 30, 1898), p. 16

"The word nabi was common among the prophets of two nations only i.e., Muslims and Israelites. And in Islam no prophet can come after the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

112۔ کتاب البریہ ‹24جنوری 1898ء› صفحہ 90

رسالت کے دعوے کے بارے میں مجھ کو خود ازالہ اوہام کے دیکھنے سے اور نیز آپ کی وہ روحانی اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی تقریر سے جو جلسہ مذاہب لاہور میں پیش ہوئی میری تسلی ہوگئی ہے جو محض افترا و بہتان ذات والا پر کسی نے باندھا۔

112. Kitab al-Bariyyah (January 24, 1898), p. 90

"As far as the claim to messengership (risalat) is concerned, I am fully satisfied by going through your book Izalah Auham and by listening to your soul-inspiring speech -- a quickener of the dead hearts -- presented at the Religions Conference at Lahore. This charge has been brought against you by someone only by way of calumny and accusation."

☆☆☆

113۔کتاب البریہ (صفحہ 182) حاشیہ

افترأکے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افتراء ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہلسنت کے قائل ہیں۔

113. Ibid., p. 182, footnote

"They accuse me unjustly that I have laid claim to prophethood and that I deny miracles and angels. But let it be known that all these are fabrications. I firmly believe that our leader and master Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and I also believe in angels and miracles and all the fundamentals of the faith as the Ahl Sunnah do."

☆☆☆

114۔کتاب البریہ ﴿صفحہ 184,185﴾ حاشیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لَا نبی بُعدِیْ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اسکی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ وٰلکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ غرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرتؐ نے لَا نبی بُعدِیْ فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا۔

114. Ibid, pp. 184, 185 footnote

"The Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), had repeatedly stated that no prophet would come after him and the hadith: La nabiya ba'di (there will be no prophet after me), was so widely known that no one had ever doubted its authenticity. In the Holy Quran, every word of which is absolutely true, the verse: wa lakin rasul lul-lahi wa Khataman Nabiyyin (but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets) also substantiates the fact that in reality prophethood has come to an end with our Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him). Then how was it possible that any prophet in the real sense of the term should come after the Holy Prophet, whereby all the warp and woof of Islamic teachings are completely destroyed. And to say that Jesus Christ would come after being deprived of prophethood is a statement of great impertinence....

"The Most High God's naming the Holy Prophet as Khatam al-Nabiyyin in the Holy Quran and the Holy Prophet's declaration in the hadith that 'there will be no prophet after me' settle the point once and for all that no prophet, in the real sense, was to appear after the Khatam al-Nabiyyin."

☆☆☆

115۔کشف الغطاء ﴿27دسمبر 1898ء﴾ صفحہ 35

اسلام کا اعتقاد ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کبھی نبی نہیں آئے گا۔

115. Kashf al-Ghita (December 27, 1898), p. 46

"It is a fundamental principle of Islam that no prophet will ever come after our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

116۔ایام الصلح ﴿جنوری 1899ء﴾ صفحہ 35

ہمارے نبی ﷺ کی یہ پیشگوئی کہ قیصر وکسرٰی کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت ﷺ فوت ہو چکے تھے۔اور آنجنابؐ نے نہ قیصر اور کسرٰی کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کُنجیاں دیکھیں۔مگر چونکہ مقدّر تھا کہ وہ کُنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلّی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا وجود ہی تھا۔اس لئے عالمِ وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا ﷺ کا ہاتھ قرار دیا گیا۔

116. Ayyam al-Sulh (January, 1899), p. 35

"Now, take the prophecy of our Holy Prophet, (peace and blessings of Allah be upon him), that the keys of the treasures of Caesar and Chosroes fell in his hands. Obviously, the fulfilment of the prophecy did not occur during his Lifetime. He saw neither these treasures nor their keys but, as it was destined, these keys were received by Hazrat 'Umar, may God be pleased with him, because the person of 'Umar was, by way of reflection (zill), the person of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him. Therefore, in the world of revelation, the hand of 'Umar was admitted to be the hand of the Messenger (peace and blessings of Allah be upon him)."

☆☆☆

117۔ایام الصلح (صفحہ 41)

اس جگہ یاد رہے کہ میں براہین احمدیہ میں غلطی سے توفّی کے معنے ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں۔ جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں میں مانتا ہوں کہ وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہیں۔ میں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض مثلاً جیسا کہ سہو اور نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں گو میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کرسکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے۔ کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔

117. Ibid.., p. 41

"It should be remembered here that, at one place in Barahin-i Ahmadiyyah, I erred in interpreting the word tuwaffa as 'giving it in full measure' which is now quoted by some maulawis as an objection against me. But this objection is void. I concede that this was a mistake on my part and not a mistake in the revelation (ilham). After all I am human and all the human weaknesses ('awarid) such as omission, forgetfulness and errors are found in me also like in other human beings. Although I know that God does not let me stay in error for long but I do not claim that I cannot err in my ijtihad (exercise of judgement). It is only God's inspiration which is free from error while human words are liable to go wrong, as omission and forgetfulness are parts of humanity (bashariyyat)."

☆☆☆

118۔ ایام الصلح ﴿صفحہ 47﴾

علاوہ ان باتوں کے مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کو یہ آیت بھی روکتی ہے وٰلکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور ایسا ہی یہ حدیث بھی کہ لَا نبی بُعدِیُ۔ یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ چونکہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر کسی وقت دوسرا نبی آ جائے۔ اور وحی نبوت شروع ہو جائے! کیا یہ سب امور حکم نہیں کرتے کہ اس حدیث کے معنے کرتے وقت ضرور ہے کہ الفاظ کو ظاہر سے پھیرا جائے۔

118. Ibid., p, 47

"Besides these points, the verse: wa lakin rasul-lul lahi wa khatam an-Nabiyyin (but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets) also precludes the coming of the Messiah, son of Mary, for the second time; likewise, the hadith, la nabiyya ba'di; (there will be no prophet after me) stands in his way. How is it possible that, in spite of our Holy Prophet being the Seal of the Prophets, another prophet can come at some time and the prophetic revelation (wahy-i nubuwwah) can start again? Do not all these suggest that while interpreting this hadith, we are not to adhere to the apparent meaning of these words?"

☆☆☆

119۔ ایام الصلح ﴿صفحہ 74﴾

اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ ہو کر توریت کی تصدیق کے لئے آئے۔ پس اُن کے مقابل پر تمہاری گواہی کیا قدر رکھتی ہے۔ اسجگہ بھی تصدیق جدید کے لئے کوئی نبی ہی چاہیئے تھا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں اس نبوت کا دروازہ تو بند ہے جو اپنا سکّہ جماتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وٰلکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین اور حدیث میں ہے لَا نبی بُعدِیُ اور بایں ہمہ حضرت مسیحؑ کی وفات نصوص قطعیہ سے ثابت ہو چکی لہذا دنیا میں اُن کے دوبارہ آنے کی امید طمع خام ہے۔ اور اگر کوئی اور نبی نیا یا پُرانا آوے تو ہمارے نبی ﷺ کیونکر خاتم الانبیاء ہیں۔ ہاں وحی ولایت اور مکالماتِ الٰہیہ کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جس حالت میں مطلوب صرف یہ ہے کہ نشانوں کے ساتھ دین حق کی تصدیق کی جائے اور سچے دین کی شہادت دی جائے تو جو نشان

خداتعالیٰ کے نشان ہیں خواہ وہ نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں اور خواہ ولی کے ذریعہ سے وہ سب ہی ایک درجہ کے ہیں کیونکہ بھیجنے والا ایک ہی ہے۔ ایسا خیال کرنا سراسر جہالت اور حمق ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نبی کے ہاتھ سے اور نبی کے ذریعہ سے کوئی تائیدِ سماوی کرے تو وہ قوّت اور شوکت میں زیادہ ہے۔ اور اگر ولی کی معرفت وہ تائید ہو تو وہ قوّت اور شوکت میں کم ہے بلکہ بعض نشان تو تائید اسلام کے ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ اس وقت نہ کوئی نبی ہوتا ہے اور نہ ولی۔ جیسا کہ اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا نشان ظاہر ہوا۔

119. Ibid., p. 74

"If it be argued that Jesus, who came for bearing testimony (tasdiq) to the Torah, was a prophet of God, how do you compare him in this respect? Again, a prophet ought to have come for vouching and reviving (tajdid) the religion. The reply is that, in Islam, the door of independent prophethood is closed as the Most High God says: wa la-kin rasulul lahi wa Khataman Nabivyin (but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets') and in the Hadith we find: la nabiyya ba'di (there will be no prophet after me). Moreover, the Messiah's natural death has been proved by conclusive arguments (nusus qat'iyyah); therefore, his coming to this world again is nothing but mere wishful thinking. And, if another prophet, new or old, does come, then how can our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), be the Last of the Prophets. No doubt, the door of wahy-i wilayah (revelations granted to saints) and of divine communications is still open.

"The signs are God's whether they are manifested through a prophet or a saint (wali) and are all of one and the same standard (darjah) because they have a common source. It is sheer folly and stupidity to think that if the Most High God demonstrates heavenly signs at the hands of a prophet these are greater in power and grandeur than those demonstrated through a wali. On the other hand, some signs in support of Islam are manifested at a time when there is neither a nabi nor a wali. For instance, the sign of the annihilation of the 'possessors of the elephants'."

☆☆☆

120۔ایام الصلح ﴿صفحہ 75﴾

حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ محدث بھی نبیوں اور رسولوں کی طرح خدا کے مُرسلوں میں داخل ہے بخاری میں وماارسلنامن رسول ولانبیّ ولامحدّث کی قراءت غور سے پڑھو۔اور نیز دوسری حدیث میں ہے کہ عُلماء امتّی کا نبیاء بنی اسرائیل ۔صوفیہ نے اپنے مکاشفات سے بھی اس حدیث کی رسول کریم ﷺ سے تصیح کی ہے۔ یہ بھی یادرہے کہ مسلم میں مسیح موعود کے حق میں نبی کا لفظ بھی آیا ہے یعنی بطور مجاز اور استعارہ کے۔

120. Ibid., p. 75

"The authentic Hadith corroborate that muhaddath is also included among the prophets and messengers as God's sent ones (mursals). A careful perusal of the recitation (qir'at) of the hadith in Bukhari, wa ma arsalna min rasulin wa la nabiyyin wa la muhaddath-in (And We never sent a messenger or a prophet or a muhaddath) will bear this out. Again, it is mentioned in another hadith: ulama-u ummati ka anbiya bani israil (i.e. the 'ulama of my ummah will be like the prophets of Israel). The sufi (mystics) have also, in their visions, got this hadith verified by the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). It should also be remembered that in the book of Muslim the word prophet has also been used for the Promised Messiah i.e., by way of metaphor and simile."

☆☆☆

121۔ ایام الصلح ﴿صفحہ 86,87﴾

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنے کا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں

پیدا ہوتو قرآن کریم کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔اور اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔اور ہم ایمان لاتے ہیں۔کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنّم حق ہے،اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی نبیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لآاِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمد رسُولُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔''خاتم الانبیاءاور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں''۔غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔

121. Ibid., pp. 86, 87

"We believe in the basic five articles of Islam. We believe that there is none to be worshipped except God and that the Prophet Muhammad is His Messenger and Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya). We do believe in the angels, the resurrection of the bodies (hashr-i ajsad), the Day of Judgement and in the paradise and hell, and we acknowledge that whatever God Almighty has revealed in the Quran and whatever our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has preached is true, and we do believe in it. And we also believe that any one who adds to or deletes even an iota from the Shari'ah of Islam or introduces renunciation of religious obligations (tark-i faraid)

and declares unlawful as lawful is faithless and a renegade. We exhort our followers that they should have faith in the Kalimah Tayyibah: la ilaha il-lal lahu Muhammadur Rasulul al-Allah i.e., there is no god but Allah and Muhammad is the Messenger of Allah) from the core of their hearts and abide by it till the end of their lives and that they should believe in all the prophets and books whose veracity is established by the Quran and that they should keep up fasting and prayer, pay the poor-rate (zakat), perform the pilgrimage and fulfil all other religious obligations (faraid) ordained by God and His Messenger. And they should abstain from all prohibitions and faithfully follow Islam. In short, it is incumbent (fard) upon them to abide by all those matters on which the celebrated authorities of yore have agreed (ijma') regarding their creed and practice and also those matters which are called Islam by the consensus of opinion (ijma' al-rai) of the Ahl Sunnah.

☆☆☆

122 ۔ایام الصلح ﴿صفحہ 138﴾

کتاب اقتباس الانوار میں جو تصنیف شیخ محمد اکرم صابری ہے جس کو صوفیوں میں بڑی عزّت سے دیکھا جاتا ہے جو حال میں مطبع اسلامیہ لاہور میں ہمارے مخالفوں کے اہتمام سے ہی چھپی ہے لکھا:۔

''روحانیت کمّل گاہے بر ارباب ریاضت چناں تصرف می فرماید کہ فاعل افعال شاں می گردد۔ وایں مرتبہ را صوفیا بروزمی گونید۔۔۔۔۔ودر شرح فصوص الحکم می نویسد یعنے بغرض بیان کردن نظیر بروز می گوید کہ محمد بود کہ بصورت آدم در مبدءِ ظہور نمود یعنے بطور بروز در ابتدائے عالم روحانیت محمد مصطفٰے ﷺ در آدم متجلّی شد وہم او باشد کہ در آخر بصورت خاتم ظاہر گردد یعنے در خاتم الولایت کہ مہدی است۔ نیز روحانیت محمد مصطفٰے ﷺ بروز وظہور خواہد کرد و تصرفہا خواہد نمود وایں را بروزات کمّل گونید نہ تناسخ وبعضے بُرانند کہ رُوحِ عیسیٰ در مہدی بروز کند۔ ونزول عبارت از ہمیں بروز است۔

122. Ibid., p. 138

"The perfect spirituality sometimes manifests in the chosen ones of God to the extent that their acts are influenced wholly by it. In sufi terminology, this state is called baruz (manifestation). In the commentary of Fusus al-Hikam, an illustration of the term baruz has it that Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), is the alpha and omega of this universe in as much as he manifested himself in Adam when this world was created. In other words, the spirituality of Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, transcended in Adam and shall re-appear in the Khatam al-wilayah, the Mahdi, towards the close of this world, and marvellous feats and performances shall occur at his hands. This is a state of manifestation (baruz) par excellence." (Reproduced from Iqtibas al-Anwar by Sh. Muhammad Akram Lahori and quoted by the Founder.)

☆☆☆

123۔ ایام الصلح ‹صفحہ 146›

ہمارے نبی ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔ کیونکہ آپؐ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپؐ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے۔ اور نہ سلسلہ وحی نبوّت کا منقطع متصور ہوسکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کرلیں کہ حضرت عیسیٰ امّتی ہوکر آئیں گے تو شان نبوت تو اُن سے منقطع نہیں ہوگی گو اُمتیوں کی طرح وہ شریعتِ اسلام کی پابندی بھی کریں۔ مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہونگے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہونگے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیا ﷺ کے بعد ایک نبی دنیا میں آگیا اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نصّ صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پُرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود

ہےاور حدیث لَا نبی بُعدِیُ میں بھی نفی عام ہے یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی
پیروی کر کے نصوصِ صریحہ قرآن کو عمدًا چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے
بعد اس کے جو وحی نبوة منقطع ہو چکی تھی ۔کیونکہ جس میں شان نبوّت باقی ہے اسکی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی ۔

123. Ibid., p. 146

"Our Holy Prophet's being the Khatam al-Anbiya (the Seal of the Prophets) also vouches for the death of Jesus, peace of God be upon him, because if another prophet comes after him he no longer remains the Khatam al-Anbiya nor the chain of prophetic revelation (wahy-i nubuwwah) can be deemed to have ended. And if it be considered that Jesus will come as an ummati (follower) even then he shall not be devoid of the dignity of prophethood (shan-i nubuwwat). Although he shall also act upon the Shari'ah of Islam like other followers but it cannot be said that at that time he shall not be a prophet in God's knowledge. And if he shall, however, be a prophet in the knowledge of God then we have to face the same objection that a prophet had come after the Khatam al-Anbiya, peace and blessings of Allah be upon him. This is derogatory to the Holy Prophet's dignity and contradicts the explicit teachings of the Quran on this point. The Quran speaks nowhere about the second advent of the Messiah, son of Mary, rather the Finality of Prophethood (Khatm-i Nubuwwat) has been mentioned most expressly. And it is a mischief to differentiate between an old and a new prophet. Such a differentiation (tafriq) is to be found neither in the Hadith nor in the Quran. And the same general negation (naf'i-i 'am) is found in the Hadith: la nabiyya ba'di (i.e., There will be no prophet after me). How audacious and impertinent it is then to stick to the sordid thoughts and disregard and ignore the clear injunctions of the Quran and accept the coming of a prophet after the Seal of the Prophets and resumption of the prophetic revelation after it had been cut off. Because in whomsoever exists the dignity of prophethood (shan-i nubuwwat) his revelation will undoubtedly be that of prophethood."

☆☆☆

124 ۔ ایام الصلح ﴿صفحہ 147﴾

مسلم اور بخاری میں فقرہ امامکم منکم اور امّکم مکنم صاف موجود ہے۔ یہ جواب سوال مقدر کا ہے۔ یعنی جبکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں مسیح ابنِ مریم حکم عدل ہوکر آئیگا۔ بعض لوگوں کو یہ وسوسہ دامنگیر ہوسکتا تھا تھا کہ پھر ختم نبوت کیونکر رہے گا۔ اس کے جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ وہ تم میں سے ایک امّتی ہوگا۔ اور بروز کے طور پر مسیح بھی کہلائیگا چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو مہدی کا آنا لکھا ہے اس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں کہ مہدی بروز کے طور پر آنحضرت ﷺ کی روحانیت کا مورد ہوگا۔ اسی وجہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اُس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا۔ اور یہ حدیث کہ لا مھدی الّا عیسی ایک لطیف اشارہ اس بات کر طرف کرتی ہے کہ آنے والا ذوالبروزین ہوگا۔

124. Ibid., p. 147

"In Muslim and Bukhari we find the clear words, imamu-kum minkum (he will be your imam from among you) and amma-kum minkum (he will be from among you). This is the divine will. The words of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), that the Messiah, son of Mary, would be raised from amongst you as an arbiter (hakam) and judge (adl) would have agitated some minds as regards the finality of prophethood. To remove this misconception, the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), further said that he would be a follower (ummati) from amongst you and would also be called Messiah by way of manifestation (baruz). Likewise the coming of Mahdi, which has been mentioned together with the Messiah, also suggests that the spirituality of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), will be manifested in Mahdi (ruhaniyyat ka maurad) by way of manifestation (baruz)."

☆☆☆

125۔ایام الصلح ﴿صفحہ 151,152﴾

امام موعود کا نام احمد اور محمد رکھا گیا اسی طرح بعض دوسری صفات کے لحاظ سے عیسٰے اور مسیح ابن مریم رکھا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ احمد کے نام سے کوئی شخص یہ نہیں سمجھ سکتا کہ حقیقت میں آنحضرت اللہ صلی علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں آجائیں گے اِسی طرح عیسیٰ کے نام سے یہ سمجھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آجائیں گے یہ ایک غلطی ہے جو اس پیشگوئی کے سرّ اور مغز کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوئی ہے۔اصل حقیقت یہ ہے کہ دونوں ناموں میں بروزی ظہور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

125. Ibid., pp. 151, 152

"Just as the promised Imam has been called by the names Ahmad and Muhammad in relation to the characteristics gifted to him, likewise he has been called 'Isa and Messiah, son of Mary, for the latter's characteristics were to be found in him. It is evident that by the word Ahmad nobody can take that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) would himself return to the world. Similarly, the mere name 'Isa does not indicate that Jesus Christ would come again in person to the world. Such a misunderstanding is caused by not grasping the essence of this prophecy. As a matter of fact, both these names suggest the appearance by way of manifestation (baruz)."

☆☆☆

126۔ایام الصلح ﴿صفحہ 152﴾

ایسا ہی آپؐ نے لَا نبی بَعدِیْ کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کردیا۔

126. Ibid., p. 152

"Similarly by saying la nabiyya ba'di (there will be no prophet after me), he (the Holy Prophet) has definitely closed the door for the coming of a new or an old prophet."

☆☆☆

127۔ ایام الصلح ﴿صفحہ 163,164﴾

قولہ: ہمارے نبیؐ کی نبوت کے لیے ایک نبی شاہد کی ضرورت ہے

اقول:۔ایسا ہی اس نبی شاہد کی نبوت کیلئے کسی اور نبی کی ضرورت ہے۔وقس علیٰ ہذا۔اور ہزار حیف ہے ان لوگوں کے ایمان پر جن کے نزدیک ابھی ہمارے نبی ﷺ کی نبوّت ثابت نہیں ہوئی بلکہ جب مسیح آئیگا اور گواہی دیگا تب ثابت ہوگی۔

قولہ:۔مسیح نبی ہوکر نہیں آئیگا۔امّتی ہوکر آئیگا۔مگر نبوت اس کی شان میں مضمر ہوگی۔

اقول:۔جبکہ شانِ نبوت اُس کے ساتھ ہوگی اور خدا کے علم میں وہ نبی ہوگا تو بلا شبہ اس کا دنیا میں آنا ختمِ نبوت کے منافی ہوگا۔کیونکہ درحقیقت وہ نبی ہے اور قرآن کے رُو سے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے۔

قولہ:۔نبی کا مثیل نبی ہوتا ہے۔

اقول:۔تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ غیر نبی بروز کے طور پر قائم مقام نبی ہو جاتا ہے یہی معنے اِس حدیث کے ہیں **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** یعنی میری اُمت کے علماء مثیلِ انبیاء ہیں۔دیکھو آنحضرت ﷺ نے علماء کو مثیل انبیاء قرار دیا۔اور ایک حدیث میں ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ ہمیشہ میری اُمت میں سے چالیس آدمی ابراہیم کے قلب پر ہونگے۔اِس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے انکو مثیلِ ابراہیمؑ قرار دیا۔اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔اس جگہ تمام مفسّر قائل ہیں کہ **صراط الذین انعمت علیھم** کی ہدایت سے غرض تشبہ بالانبیاء ہے جو اصل حقیقت اتباع ہے۔اور صوفیوں کا مذہب ہے کہ جب تک انسان ایمان اور اعمال اور اخلاق میں انبیاء السلام سے ایسی مشابہت پیدا نہ کرے کہ خود وہی ہو جائے تب تک اُس کا ایمان کامل نہیں ہوتا اور نہ مرد صالح ہوسکتا ہے۔پس نہایت ظلم اور خیانت ہے کہ قبل اس کے کہ دین کی کتابوں کو دیکھا جائے دنیاداروں کی مقدمہ بازی کی طرح ایک خود تراشیدہ بات پیش کی جائے۔خدا

نے انبیاء علیہم السلام کو اِسی لئے اِس دنیا میں بھیجا ہے کہ تا دنیا میں اُن کے مثیل قائم کرے۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر نبوّت لغو ٹھیرتی ہے۔ نبی اسلئے نہیں آتے کہ اُن کی پرستش کی جائے بلکہ اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اُن کے نمونے پر چلیں اور اُن سے تشبّہ حاصل کریں اور اُن میں فنا ہو کر گویا وہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **قل ان کنتم تحبون اللّٰه فاتبعو نی یحببکم اللّٰه** ۔ پس خدا جس سے محبت کریگا کونسی نعمت ہے جو اُس سے اُٹھا رکھے گا۔ اور اتباع سے مراد بھی مرتبہ فناء ہے جو مثیل کے درجے تک پہنچاتا ہے۔ اور یہ مسئلہ سب کا مانا ہوا ہے۔ اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا مگر وہی جو جاہل سفیہ یا ملحد بے دین ہوگا۔

127. Ibid., pp. l63, 164

"**Question:** Is not a prophet needed to bear witness to the prophethood of our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)?

Answer: No, otherwise another prophet (nabi shahid) would be needed for (witnessing) the prophethood of that witnessing-prophet. And you can imagine the consequences. Woe to them a thousand times who think that the nubuwwah of our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has not yet been proved, but will be proved when Jesus will come and bear witness to it!

Question: The Messiah would not come as a prophet but as a follower (ummati) although prophethood would be manifest in his dignity (shan).

Answer: When the dignity of prophethood (shan-i nubuwwat) would be manifested in him and he would be a prophet in God's estimation, then undoubtedly his reappearance would be contrary to the finality of prophethood because, in fact, he would be a prophet and the coming of any prophet after our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is forbidden according to the Holy Quran.

Question: Can the like (mathil) of a prophet be considered a prophet?

Answer: The entire ummah agrees that a non-prophet becomes a substitute of a prophet by way of reflection (baruz), which view is implied in the hadith, ulama-u ummati ka anbiya bani Israel (the 'ulama of my ummah are like the prophets of Israel). Here the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has declared the 'ulama (learned) as the like of the prophets. In another hadith it occurs that the ulama are the heirs to prophets. Further, another hadith says that forty persons among the followers of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), would be on the pattern (qalb lit. heart, soul) of Abraham. In this report, the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has declared them to be the like of Abraham. And the words of God: ihdinas siratal mustaqim, siratal lazina an-'amta 'alaihim (guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours), and these words are agreed upon by the commentators to signify resemblance with the prophets (tashabbah bil anbiya) which is the main reality (asl haqiqat) underlying the discipleship (ittiba'). The Sufi (mystics) believe that a person is neither perfect in faith nor becomes righteous (salih) until he cultivates such a resemblance with the prophets in his faith (iman), deeds (a'mal) and character (akhlaq) that he himself becomes just like them. Thus it is unjust to advance a self-made argument as common litigants do, in utter disregard of what the religious books say. God has sent the prophets in the world in order to raise their likes therein. If it is not so, then the (institution of) prophet-hood becomes absurd (laghw). The prophets do not come to be worshipped, but the purpose of their advent is that the people may follow their precepts and acquire resemblance with them and by annihilating (fana) in them become as if they are one and the same. God says to the Holy Prophet in the Quran: 'Say: If you love Allah, follow me, Allah will love you.' Thus whom God loves is sure to win His favours. And following (ittiba') also means the stage of annihilation (martabah fana) which raises one to the rank of likeness. This proposition is widely acclaimed and none denies it but an ignorant or a heretic."

☆☆☆

128۔ ایام الصلح (صفحہ171)

قرآن شریف میں ہے فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مَنۡ رَّسُوۡلٍ ۔یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے۔دوسرے کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا۔رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہوں۔خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔

128. Ibid., p. 111

"It occurs in the Quran: 'He makes His secrets known to none except a messenger whom He chooses.' (The announcement of the secrets ghaib or the Unseen in a perfect (kamil) form is only the work of messengers and none else is given this status.) By messengers are meant those people who are sent by God whether they are nabi, rasul, muhaddath or mujaddid."

☆☆☆

129 ۔ اربعین نمبر 2(15دسمبر 1900ء) صفحہ 18

یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے حُلوں میں ۔

129. Arba'i`n No. 2, (December 15, 1900), p. 18

"This is God's messenger in the garb of prophets."

☆☆☆

130۔ اربعین نمبر 2〈صفحہ 18,19〉 حاشیہ

یہ الفاظ بطور استعارہ ہیں جیسا کہ حدیث میں بھی مسیح موعود کیلئے نبی کا لفظ آیا ہے۔ظاہر ہے کہ جس کو خدا بھیجتا ہے وہ اس کا فرستادہ ہی ہوتا ہے۔اور فرستادہ کو عربی میں رسول کہتے ہیں۔اور جو غیب کی خبر خدا سے پا کر دیوے اس کو عربی میں نبی کہتے ہیں۔اسلامی اصطلاح کے معنے الگ ہیں۔اسجگہ محض لغوی معنے مراد ہیں۔

130. Ibid., pp. 18, 19 footnote

"These words are by way of metaphor (isti'arah) just as in the Hadith the word prophet has been used for the Promised Messiah also. It is evident that he whom God sends is His messenger (faristadah) and a faristadah is called a rasul in Arabic, and he who makes known the news of the Unseen (ghaib) on being informed by God is called a nabi. The meaning, according to the Islamic terminology (islami istilah) is, however, different. The word has occurred here in its literal sense (lughwi ma'ni)."

☆☆☆

131۔ اربعین نمبر3〈15دسمبر 1900ء〉 صفحہ 25 حاشیہ

اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اُسپر رسول یا نبی کا لفظ بولنا غیر موزوں نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے۔

131. Arba'in No. 3, (December 15, 1900), p. 25 footnote

"Here the words rasul and nabi have been used for me in God's revelation denoting a messenger and prophet of God. These are by way of metaphor and simile. Because he who receives direct revelation

from God and is honoured with divine communication ... as was granted to the prophets, the use of words rasul or nabi for him is not improper, it is rather an eloquent simile."

☆☆☆

132۔ اربعین نمبر4〈15دسمبر 1900ء〉 صفحہ 6,7

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربّانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔

132. Arba'in No. 4, (December 15, 1900), pp. 6, 7

"I believe that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and the Quran is the Seal (khatam) of the divine books. Nevertheless, God has not forbidden for Himself to issue commands such as, thou shalt not tell lies, thou shalt not bear false witness, thou shalt not tell lies, thou shalt not bear false witness, thou shalt not commit adultery, thou shalt not shed blood, by way of revival (tajdid), through some appointed one (mamur). It is evident that such an exposition (bayan) of Shari'ah is also the work of the Promised Messiah."

☆☆☆

133. ایک غلطی کا ازالہ (1901)

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالت میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ **ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** (۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ **جری اللہ فی حلل الانبیاء** یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں (دیکھو براہین احمدیہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشدّآء علی الکُفّار رحماء بینھم** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ۵۵۷ براہین میں درج ہے۔ ''دنیا میں ایک نذیر آیا''۔ اِس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس ۴۰ برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔

بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور حدیث لَا نبی بُعدِیْ اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں۔اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔اُسپر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اُسی کے جلال کے لیئے۔اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔اسکے یہ معنی ہے ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمدؐ کو ہی ملی۔گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔پس یہ آیت کو مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُم وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ.اس کے معنی ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولٰکن ھو ابٌ لرجال الاٰخرۃ لانّہٗ خاتم النبیین . ولا سبیل الٰی فیوض اللّٰہ من غیر توسطہٖ. غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسٰے کے اُترنے سے ضرور فرق آئے گا۔اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنی لُغت کے رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا۔اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے۔کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہوتو پھر غیب مُصفّٰی کی خبر اُسکو مل نہیں سکی۔اور یہ آیت روکتی ہے لا یظھر علیٰ غَیْبِہٖ احدً اِلَّا منَ ارتضٰی من رسولٍ۔اب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان معنوں کے رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ اُمت مکالمات ومخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے۔بالضرورت

اس پر مطابق آیت لا یظھر علیٰ غیبہٖ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا۔ اِسی طرح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائیگا اُسی کو ہم رسول کہیں گے۔ فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو۔ یا جس کو بغیر توسط آنجنابؐ اور ایسی فنا فی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اس کا نام محمد اور احمد رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے۔ **ومن ادعیٰ فقد کفر**۔ اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اُس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اُسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص سے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمدؐ خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اُسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اُسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مہر توڑنے کے آ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے۔ اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اُس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔ اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اس لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کیلئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ اور جب کہ خود تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا

اُس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اُس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہ دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اُس کا نام پا کر اُس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول ''من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب'' اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی ضرور یاد رکھنی چاہیے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اسکے نام محمد اور احمد سے مسمّی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی۔

کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اسی وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خداتعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اُسکی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جیسا کہ میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے۔ ایسا ہی میرے مخالف حضرت عیسیٰ بن مریم کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ نبی ہیں اس لئے اُنکے آنے پر بھی وہی اعتراض ہوگا جو مجھ پر کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ خاتم النبیین کی مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرتؐ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرتؐ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کو دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہم رنگ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اُس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا۔ اور اُس کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا۔ اور بروز کے

لئے یہ ضروری نہیں کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص موردِ بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو۔ اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو۔ سو یہ خیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان معرفت کے سراسر خلاف ہے کہ آپ اس بیان کو تو چھوڑ دیں جو اظہار مفہوم بروز کیلئے ضروری ہے۔ اور یہ امر ظاہر کرنا شروع کر دیں کہ وہ میرا نواسہ ہوگا۔ بھلا نواسہ ہونے سے بروز کو کیا تعلق ۔ اور اگر بروز کیلئے یہ تعلق ضروری تھا تو فقط نواسہ ہونے کی ایک ناقص نسبت کیوں اختیار کی گئی بیٹا ہونا چاہیے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے۔ اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے۔ اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے ۔ جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بتایا اور کبھی حسینؓ کی اور کبھی عباسؓ کی ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اُس کا وارث ہوگا۔ اُس کے نام کا وارث اُس کے خلق کا وارث اُس کے علم کا وارث اُس کی روحانیت کا وارث ۔ اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اُس کی تصویر دکھلائے گا۔ اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اُس سے لے گا اور اُس میں فنا ہو کر اُس کے چہرے کو دکھائیگا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اُس کا نام لے گا ۔ اُس کا خلق لے گا۔ اُس کا علم لے گا۔ ایسا ہی اُس کا نبی لقب بھی لے گا کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اسلئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔ پس اس صورت میں ظاہر کہ جس طرح بروزی طور پر محمد اور احمد نام رکھے جانے سے دو محمد اور دو احمد نہیں ہو گئے اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کہ مہر ٹوٹ گئی ۔ کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں ۔ اس طرح پر تو محمد کے نام کی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رہی ۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

لیکن اگر حضرت عیسٰی السلام دوبارہ دنیامیں آئے تو بغیر خاتم النبین کی مہر توڑنے کے کیونکر دنیامیں آسکتے ہیں ۔غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیامیں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ اُنہی کی صورت اور اُنہی کا نقش ہے۔لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ نے معراج کی رات جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے مقام سے آگے نکل گئے تو کیوں کر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی۔تو پھر جس حالت میں خدا تو فرمائے کہ تیرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔اور پھر اپنے فرمودہ کے برخلاف عیسےٰ کو بھیجدے تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلآزاری کا موجب ہوگا۔غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مہر ٹوٹتی ہے۔لیکن کسی دوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخکنی ہوجاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے کہ عظیم الشان کام دجال کشی کا عیسےٰ سے ہو نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آیت کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ **(نعوذ باللہ)** اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے۔اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کیلئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہوگیا۔اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کیلئے باقی نہیں۔خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت

اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ہے وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہے اور اس فضول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں نشان نہیں اور کیوں کر ہوسکتا کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح خلاف ہے۔ لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہورہا ہے جیسا کہ آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے۔ لیکن اس جگہ اس موردِ بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔ اس ترک ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ موردِ بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے اس لئے اُسکی بروزی نبوت اور رسالت سے مُہرِ ختمیت نہیں ٹوٹتی۔ پس آیت میں اسکو ایک وجود منفی کی طرح رہنے دیا اور اسکے عوض میں آنحضرت ﷺ کو پیش کر دیا ہے اور اسی طرح آیت اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا جسکے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئیگا یعنی دینی برکات کے چشمے بہہ نکلیں گے۔ اور بکثرت دنیا میں سچے اہل اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی اور گو خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔ اور دونوں خونوں سے حصہ رکھتا ہوں لیکن میں روحانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بروزی نسبت ہے۔ اب اس تمام تحریر سے مطلب میرا یہ ہے کہ جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طور سے ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں۔ بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔

محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

۵/نومبر ۱۹۰۱ء

حاشیہ: یہ ضرور یاد رکھو کہ اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جنکے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے ہیں لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسے کہ آیت **لَا يُظْهِرُ عَلىٰ غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضىٰ مِنْ رَّسُوْلٍ** سے ظاہر ہے۔پس مصفی غیب پانے کیلئے نبی ہونا ضروری ہوا۔اور آیت **اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** گواہی دیتی ہے کہ اس مصفی غیب سے یہ اُمت محروم نہیں اور مصفی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے اسلئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کیلئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔**فتدبر منه**۔یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی پیشگوئی کی مہر ٹوٹی اور نہ اُمت کے کل افراد مفہوم نبوت سے جو **لا يظهر علىٰ غيبه** کے مطابق ہے محروم رہے مگر حضرت عیسیٰ کو دوبارہ اُتارنے سے جن کی نبوت اسلام سے چھ سو برس پہلے قرار پا چکی ہے اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا اور آیت خاتم النبیین کی صریح تکذیب لازم آتی ہے۔اس کے مقابل پر ہم صرف مخالفوں کی گالیاں سُنیں گے۔سو گالیاں دیں۔**وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون**۔

یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت علیٰ مشرب الحسن میرا نام سلمان رکھا۔یعنی دو سلم۔اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہونگی۔ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور فساد کو دور کریگی۔دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجود کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔اور میں خدا سے

وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔

براہین احمدیہ میں یہ کشف بایں الفاظ درج ہے ”اور ایسا ہی الہام متذکوہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں سر یہی ہے کہ افاضۂ انوارالٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی بہت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں انکا روارث ٹھہرتا ہے۔ اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد غیبت عین بیداری میں ایک تھوڑی سی جس سے جو خفیف سے نشہ سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علیؓ و حسینؓ و حسنؓ و فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد اللہ علی ذالک“ (براہین احمدیہ ۵۷٦ حاشیہ در حاشیہ ۳۰)

133. Ek Ghalati ka Izalah (1901)

Note: Please see English version on page 238.

☆☆☆

134۔ خطبہ الہامیہ (17 اکتوبر 1902ء)

ومن فضل اللّٰہ واحسانہ انہ جعل ھذا الفتح علی ید المسیح المحمدی لیری الناس انہ اکمل من المسیح اسرائیلی فی بعض شیونہ و ذلک من غیرۃ اللّٰہ التی ھیجھا النصاری باطراء مسیحھم . ولما کان شان المسیح المحمدی کذالک فما اکبر شان نبی ھو من اُمتہٖ.

134. Khutbah Ilhamiyyah (October 17, 1902), p.c.

"And this is from among God's grace and favour that He has destined this victory at the hands of the Messiah of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), so that He may demonstrate to the people that the Muhammadi Messiah excels the Israelite Messiah in certain aspects and this is because the Christians had exaggerated in the case of Christ and invited Allah's reprisal. Thus when such is the dignity of Muhammad's Messiah how great the dignity of the Holy Prophet would be to whose ummah he belongs." - (Announcement dated 25 August 1901.)

☆☆☆

135۔ خطبہ الہامیہ (صفحہ 8,9)

وَبَعْدَ ذَالِکَ یُکْسَی الْاِ نْسَانُ الکَامِلُ حُلَّۃَ الْخِلَا فَۃِ مِنَ الْحَضْرَۃِ اوراس کے بعد انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے۔ وَیُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْاُ لُوْھِیَّۃِ o عَلٰی وَجْہِ الظِّلِیَّۃِ o اور رنگ دیا جاتا ہے الوھیت کی صفتوں کیساتھ۔اور یہ رنگ ظلّی طور پر ہوتا ہے. تَحْقِیْقاً لِمَقَامِ الْخِلَا فَۃِ o تا مقام خلافت متحقق ہو جائے۔

135. Ibid., pp. 8, 9

"And after this, the mantle of khilafah is bestowed on the perfect man by God and he is imbued with the colour of Godhood (uluhiyyah) by way of zill so that the station of khilafah may be established."

☆☆☆

136۔خطبہ الہامیہ (صفحہ 35)

وانی علی مقام الختم من الولایۃ اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں ۔کما کان سیدی المصطفیٰ علیٰ مقام الختم من النبوۃ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیا ۔ لا ولی بعدی الّا الذی ھو منی میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا وعلی عھدی میرے عہد پر ہوگا۔

136. Ibid., p. 35

"I have brought the chain of sainthood (wilayah) to an end as our leader the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), has brought the chain of prophethood to a close. He is the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and I am last of the saints (Khatam al-Auliya). There is no saint (wali) after me except he who is from me and is in my footsteps."

☆☆☆

137۔ خطبہ الہامیہ (صفحہ 114)

اِن ھذہ الامۃ امۃ وسط مستعدۃِ لَانْ تترقی کہ یہ امت امت وسط ہے اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے فیکون بعضھم کنبی من الانبیاء کہ ممکن ہے کہ بعض انہیں میں سے انبیاء کی طرح ہو جائیں۔

137. Ibid., p. 114

"This ummah is the best ummah. It has been gifted with such capabilities for advancement that it is quite possible that some of its adherents may become like prophets."

☆☆☆

138۔ خطبہ الہامیہ (صفحہ 167,168)

ان اللّٰہ قضٰی من الازل ان یخلق آدم الذی ھو خاتم الخلفاء فی آخر الزمان کما خلق آدم الذی ھو خلیفۃ الاوّل فی شرح الادان۔

ترجمہ: خدا نے ابتداء سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کریگا جو آخری زمانہ میں خاتم الخلفاء ہوگا جیسا کہ زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا قبلہ تھا۔

138. Ibid., pp. 167-168

"Undoubtedly, God made me Adam and granted me all those things, and made me manifestation (baruz) of the Seal of the Prophets and Leader of the messengers. And the secret therein is that God had decided from the very beginning that He would raise this Adam who would be the last of the successors (khatam al-khulafa) in the last age."

☆☆☆

139۔ خطبہ الہامیہ

وقدختمت النبوۃ علی نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلانبی بعد ہ الا الذی نور بنورہ وجعل وارثہ من حضرۃ الکبریاء . اعلموا ان الختمیۃ اعطیت من الازل لمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم . ثم اعطیت لمن عَلّمہ روحہ وجَعَلہ ظلہ فتبارک من عَلّم و تَعَلّم.

139. Ibid., p. b

"And prophethood has been brought to an end with our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and there is no prophet after him but the one illuminated by his light and made his inheritor by God. You should know that finality (khatamiyyah) was granted to Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), from the beginning and then it was granted to him who was taught by his spirit and made his zill. So blessed is the Master as well as the disciple!"

☆☆☆

140۔ خطبہ الہامیہ ﴿مسیحائی منصوبہ کے بارے میں اعلان﴾

اور پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قاب قوسین کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفات الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔

140. Ibid., p.e. (Announcement about the Messiah's Minaret)

"And then the Holy Prophet's steps rose higher for heavenly journey and he received the rank of qaba qausain (the measure or one chord of two bows). This was to prove that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), was the most complete and perfect manifestation of divine attributes."

☆☆☆

141۔ رسالہ جہاد ﴿22مئی 1890ء﴾ ضمیمہ صفحہ 3,4

اور اس کا نام اسی طور سے مسیح رکھا جیسا کہ پانی یا آئینہ میں ایک شکل کا جو عکس پڑتا ہے اس عکس کو مجازاً کہہ سکتے ہیں کہ یہ فلاں شخص ہے۔

141. Risalah Jihad (May 22, 1890), supplement, pp. 3, 4

"And the name 'Messiah' was given to him just as the reflection of a person in water or mirror could be given the name of that person figuratively."

☆☆☆

142۔ تحفہ گولڑویہ ‹1ستمبر 1902ء› صفحہ 24حاشیہ

اس جگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے۔ کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اس پر رسول یا نبی کا لفظ بولنا غیر موزوں نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے۔ اِسی وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانی ایل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔ اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے۔ اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنے میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔

142. Tuhfah Golarwiyyah (September 1, 1902), p. 24 footnote

"Here the words messenger (rasul) and prophet (nabi) used for me in the divine revelation show that I am a rasul and nabi of God -- the application of these words is by way of metaphor and simile. For it is definitely not inappropriate to apply the words rasul or nabi to a person who receives revelation direct from God and is definitely spoken to by God as in the case of prophets. On the other hand, this is an eloquent simile (isti'arah). That is why in Sahih al-Bukhari and Sahih al-Muslim, the Gospel and the book of Daniel and books of other prophets also I have been called by the name of prophet. In the books of some of the

prophets the word 'angel' has occurred for me as a simile. The prophet Daniel has given me the name of 'Mickael' in his book. And in Hebrew, this word literally means 'like God'."

☆☆☆

143۔ تحفہ گولڑویہ ﴿صفحہ 81﴾

اگر عام لوگوں کو باطنی کشوف سے کچھ بھی حصہ نہ ہوتا اور پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کو دنیا میں بھیجتا اور وہ بڑے بڑے پوشیدہ واقعات اور عالم مجازات اور غیب کی خبریں دیتے تو لوگوں کے دل میں یہ گمان گزر سکتا تھا کہ شاید وہ جھوٹے ہیں یا بعض امور میں نجوم وغیرہ سے مدد لیتے ہیں یا درمیان کوئی اور فریب ہے۔ پس خدا نے ان شبہات کے دور کرنے کے لئے عام لوگوں میں رسولوں اور نبیوں کی جنس کا ایک مادہ رکھدیا ہے۔

143. Ibid., p. 81

"If the masses had no share whatsoever in the esoteric visions (batini kushuf), then, at the time of God's sending His messengers, prophets and muhaddathin, they would have doubted that perhaps such persons were liars or that they took the help of astrology in some cases or they availed of some other device. Thus to remove such misgivings God has granted to the people in general a bit of what He has gifted to His messengers and prophets in this behalf."

☆☆☆

144۔ تحفہ گولڑویہ ﴿صفحہ 83﴾

کیونکہ قرآن شریف جیسا کہ آیت فلماتو فیتنی اور آیت قدخلت من قبلہ الرسل میں حضرت عیسیٰ کو مار چکا ہے ایسا ہی آیت الیوم اکملت لکم دنیکم اور آیت ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں صریح نبوت کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ فرمایا ہے ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین ۔لیکن وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دُنیا میں واپس لاتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر پینتالیس برس تک ان پر جبرائیل علیہ السلام وحی نبوت لیکر نازل ہوتا رہے گا۔اب بتلاؤ کہ ان کے عقیدہ کے موافق ختم نبوت اور ختم وحی نبوت کہاں باقی رہا بلکہ ماننا پڑا کہ خاتم الانبیاء حضرت عیسٰی ہیں۔

144. Ibid., p. 83

"The Holy Quran has declared the death of Jesus in the verses: 'But when Thou didst cause me to die' and the 'messengers have already passed away before him'; similarly, in the verse: 'This day have I perfected for you your religion' and that 'but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets,' prophethood has been clearly brought to an end and it has been declared in clear words that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) as has been stated in the verse: wa la-kin rasul-lul lahi wa khatam-an Nabiyeen (but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets). But those who bring Jesus back to this world believe that he would return with his prophethood and that Gabriel would be descending on him continuously for forty-five years with prophetic revelation (wahy-i nubuwwah). What is left then of the Finality of Prophethood (Khatm-i Nubuwwat}and the finality of prophetic revelation with such a belief? Rather, in that case, Jesus would be the last of the prophets (khatam al-anbiya)."

☆☆☆

145. تحفہ گولڑویہ ﴿صفحہ 84﴾

اگر حضرت مسیح سچ مچ زمین پر اُتریں گے اور پینتالیس برس تک جبرئیل وحی نبوت لے کر ان پر نازل ہوتا رہے گا تو کیا ایسے عقیدہ سے دین اسلام باقی رہ جائے گا اور آنحضرت کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگے گا۔

145. Ibid., p. 84

"If, in fact, the Messiah has to return to this world and Gabriel is to descend on him for forty-five years with prophetic revelation, then, what will happen to the religion of Islam? And will it not sully the Finality of Prophethood and the finality of the revelation with the Quran?"

☆☆☆

146. تحفہ گولڑویہ ﴿صفحہ 91﴾

اس اُمت میں سے بھی ایک آخری خلیفہ پیدا ہوگا تا کہ وہ اسی طرح محمدی سلسلہ خلافت کا خاتم الاولیاء ہو اور مجددانہ حیثیت اور لوازم میں حضرت عیسیٰ السلام کی مانند ہو۔

146. Ibid., p. 91

"A khalifah will also appear in this ummah to be the last in the order of khilafat-i Muhammadiyya. He will be a mujaddid and resemble Jesus, peace be on him, in his peculiarities."

☆☆☆

147. تحفہ گولڑویہ ﴿صفحہ 130﴾

اس جگہ مِنّی کے لفظ سے قریش ہونا مرادنہیں ورنہ یہ حدیث صرف مہدی کا قریش سے ہونا ظاہر کرتی اور کسی عالی مفہوم پر مشتمل نہ ہوتی لیکن جس طرز سے ہم نے لفظ مِنّی کے معنے مراد لئے ہیں یعنی آنحضرتؐ کے اخلاق اور کمالات اور معجزات اور کلام معجز نظام کا ظلی طور پر وارث ہونا اس سے صریح ثابت ہوتا ہے کہ مہدی افراد کاملہ میں سے اور اپنے کمالات اخلاق میں ظل النبی ہے اور یہی عظیم الشان اشارہ ہے جو مِنّی کے لفظ سے نکلتا ہے۔

147. Ibid., p. 130

"The word min-ni (from me) used here, does not necessarily mean that 'he will be from the Quraish,' otherwise, this report would have simply mentioned Mahdi to be a Quraishite and could not have described the significance of greater importance. But the sense in which I have taken the word min-ni, evidently proves that he will inherit morals, excellences, miracles and unique mode of divine communication of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him. This also proves that Mahdi will be from among those perfect ones who are perfect in their morals and are reflection (zill) of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), in these matters. This is the significance of the word min-ni."

☆☆☆

148. اعجاز احمدی ﴿15 نومبر 1902ء﴾ صفحہ 24

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہوجائے تو امان اُٹھ جاتا ہے اور شک پڑ جاتا ہے کہ شاید اُس نبی یا رسول یا محدّث نے اپنے دعویٰ میں بھی دھوکا کھایا ہو۔ یہ خیال سراسر سفسطہ ہے اور جو لوگ نیم سودائی ہوتے ہیں وُہ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں۔

148. Ijaz Ahmadi (November 15, 1902), p. 24

"And some people say that if there is an error in understanding an inspiration (ilham) then the whole matter becomes dubious and it is apprehended that perhaps the prophet, messenger or muhaddath has also misunderstood his claim. Such a thought is mere nonsense and only mentally deranged persons can talk like that."

☆☆☆

149۔ اعجاز احمدی (صفحہ 26)

اصل بات یہ ہے کہ جس یقین کو نبی کے دل میں اُسکی نبوّت کے بارے میں بٹھایا جاتا ہے وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اُٹھتے ہیں اور اسقدر تواتر سے جمع ہوتے ہیں کہ وہ امر بدیہی ہوجاتا ہے۔اور پھر بعض دوسری جُزئیات میں اگر اجتہادی غلطی ہو بھی تو وہ اس یقین کو مضر نہیں ہوتی جیسا کہ جو چیزیں انسان کے نزدیک لائی جائیں اور آنکھوں کے قریب کی جائیں تو انسان کی آنکھ اُن کے پہچاننے میں غلطی نہیں کھاتی۔ اور قطعاً حکم دیتی ہے کہ یہ فلاں چیز ہے اور اس مقدار کی ہے اور وہ حُکم صحیح ہوتا ہے اور ایسی رؤیت کی شہادت کو عدالتیں قبول کرتی ہیں۔لیکن اگر کوئی چیز قریب نہ لائی جائے اور مثلاً نصف میل یا دو میل سے کسی انسان کو پُوچھا جائے کہ وہ سفید شے کیا چیز ہے تو ممکن ہے کہ ایک سفید کپڑے والے انسان کو ایک سفید گھوڑا خیال کرے یا ایک سفید گھوڑے کو انسان سمجھ لے۔ پس ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو اُنکے دعویٰ کے متعلق اور اُنکی تعلیموں کے متعلّق بہت نزدیک سے سِکھایا جاتا ہے اور اُس میں اسقدر تواتر ہوتا ہے، جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔لیکن بعض جُزوی امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے اُن کو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے اور اُن میں کچھ تواتر نہیں ہوتا۔ اِسلئے کبھی اُنکی تشخیص میں دھوکا بھی کھالیتی ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اپنی پیشگوئیوں میں دھوکے کھائے وُہ اسی رنگ میں کھائے تھے۔مگر نبوّت کے دعوے میں اُنہوں نے دھوکا نہیں کھایا۔

149. Ibid.., p. 26

"The faith (yaqin) instilled in the heart of a prophet about his mission is not only deep rooted but the arguments therefore, are clear like daylight and affluent to make it unshakeable. And if there is some error in grasping minor details it has the least effect on their conviction.... Prophets and messengers view their claims and teachings from a close proximity and it is so overwhelming that not a shadow of doubt is left in it. However, in the case of insignificant matters which are few, they visualise them from a distance and sometimes may err in their assessment. The erroneous conclusions by Jesus Christ, may peace of Allah be upon him, about some of his prophecies may be quoted as an example. However, he made no mistake at all about his prophethood as its reality had been shown to him repeatedly from close quarters."

☆☆☆

150۔ کشتی نوح 〈15اکتوبر 1902ء〉 صفحہ 15

(a) نوع انسان کیلئے رُوے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(b) خدا جو تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جُدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جُدا ہے، پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظِل اور اصل کا فرق ہے۔

150. Kasht-i Nuh (October 15, 1902), p. 15

"There is now no book on the surface of this earth for the guidance of mankind other than the Quran and no messenger and intercessor (shafi') for the children of Adam except Muhammad, the chosen one, peace and blessings of Allah be upon him."

"What God expects from you is a belief that there is no god but He and that Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, is His prophet and is the Last and most excellent of His prophets. No prophet shall now come after him but the one spiritually attired in his garb, for the servant is not apart from his master and the branch is not independent of its root. Thus, whosoever is completely lost in his master receives the title of prophet from God. He in no way breaks the seal of prophethood. It is just as one sees one's reflection in a mirror. Although apparently there appear to be two persons but in fact the person is one. The difference lies only in the reflection and the real."

☆☆☆

151۔ کشتی نوح ﴿صفحہ 49﴾

اسی طرح یہ قرآنی دُعا آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے قبول ہو کر اخیار و ابرار مُسلمان بالخصوص انکے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹھہرائے گئے۔ اور دراصل مسیح موعود کا اِس اُمّت میں سے پیدا ہونا یہ بھی اِسی دُعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار میں انبیاء بنی اسرائیل کی مماثلت کا حصّہ ہے۔ مگر اس اُمّت کا مسیح موعود کُھلے کُھلے طور پر خدا کے حُکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے۔ تا موسوی اور محمدیؐ سلسلہ کی مماثلت سمجھ آ جائے۔

151. Ibid., p. 49

"It is the result of the grant of the prayer of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, mentioned in the Quran that the good and righteous persons from among the Muslims, especially the perfect ones, have been made heirs to the Israelite prophets. In fact, raising of the Promised Messiah from among the Muslims is also the outcome of the granting of this prayer. Although many good and righteous people from among the Muslims have inwardly borne resemblance to the Israelite prophets but the Promised Messiah of this ummah has been made to stand in comparison with the Israelite Messiah outwardly too by the will and decree of Allah so that the resemblance between the Mosaic and Muhammadan dispensations may be clearly understood."

☆☆☆

152۔تحفہ الندوۃ ‹6 اکتوبر 1902ء› صفحہ 4

میں خدا کا ظلّی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے، اور مسیح موعود ماننا واجب ہے، اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حُکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابلِ مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اُس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اُس کو رد کر دیا۔

152. Tuhfah al-Nadwah (October 6, 1902), p. 4

"I am God's prophet by way of reflection and metaphor and it is incumbent upon every Muslim to obey me in matters of religion and to accept me as the Promised Messiah. Everyone who does not respond to my call even, though he be a Muslim and does not accept me an

arbiter in religious matters and the Promised Messiah nor regards my revelation as divine and authentic, is accountable to God because he has rejected what he should have accepted at its proper time."

☆☆☆

153۔ بٹالہ کے محمد حسین اور عبداللہ چکڑالوی کا آپس میں مباحثہ پر ریویو
‹27نومبر 1902ء› صفحہ 6,7

آنحضرت ﷺ تمہارے مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وُہ رسُول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے۔اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔سو اِس آیت کے حصّہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت ﷺ کی ذات سے نفی کی گئی تھی وُہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اِس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جسکے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد براہ راست فیوض نبوّت منقطع ہو گئے۔اور اب کمال نبوّت صرف اُسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوؐی کی مُہر رکھتا ہوگا۔اور اس طرح پر وُہ آنحضرت ﷺ کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہوگا۔غرض اِس آیت میں ایک طور سے آنحضرت ﷺ کے باپ ہونے کی نفی کی گئی۔اور دُوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا۔تاوُہ اعتراض جس کا ذِکر آیت انّ شانئک هو الابتر میں ہے دُور کیا جائے۔ماحصل اِس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوّت حاصل کر سکے۔لیکن اِس طرح پر ممتنع نہیں کہ وُہ نبوّت چراغ نبوّت محمدؐیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو اُمّتی ہو۔اور دُوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدؐیہ نبوّت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو اور اگر اِس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ اُمّت کی نفی کی جائے تو اِس سے نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ دونوں طرح سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ

جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ رُوحانی طور پر کوئی فرزند۔اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت ﷺ کا نام ابتر رکھتا ہے۔ اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوّت مستقلہ جو براہِ راست ملتی ہے۔اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے۔

153. Review on the debate between Muhammad Hussain of Batata and Abdullah Chakralwi (November 27, 1902), pp: 6, 7

" 'Muhammad is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets.' It is obvious that the word la-kin in Arabic language is used for istidrak, i.e., for the removal of what has passed before. Thus in the first part of the verse the matter which has been considered as extinct or, in other words, the existence of which has been denied in the being of the Holy Prophet, is his being the father of any of the men in the physical sense. Thus with the word la-kin the doubt in the existence of such a relationship was denied by declaring the Holy Prophet as Khatam al-Anbiya (Last of the Prophets) which means that the blessings of prophethood have ended in him and the excellence of prophethood will now be bestowed only on the person whose deeds and acts bear the Seal of the Holy Prophet's obedience. And that is how he is to be the Holy Prophet's son and heir. The sum and substance of this verse is that prophethood, though it may be without law (Shari'ah), has been totally closed, and no person can now be raised as a prophet independent of the Holy Prophet inasmuch as the prophethood is now nurtured and illuminated by the lamp of the prophethood of Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him. In other words, the possessor of such an excellence has to be a follower (ummati) from one aspect and from the other possesses prophetic excellence as a result of the acquisition of Muhammad's light. Thus it now stands settled conclusively that the door of independent prophethood, which is obtained directly, has been closed for ever after the Holy Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah' be upon him."

☆☆☆

154۔ الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ 〈12جون 1902ء〉 صفحہ 1

سلام خاتم رسل پر جس کی نبوّت کے ختم نے چاہا کہ آپؐ کی امت سے نبیوں کی مانند لوگ پیدا ہوں۔

154. Al-Huda wal-Tabsirah li-man yara (June 12, 1902), p. I

"Peace and blessings of Allah be upon the Last of the Messengers. Finality of prophethood in him warranted that people resembling prophets should appear in his ummah."

☆☆☆

155۔ الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ 〈صفحہ 31〉

سنو ساری قلمیں خدا کے قبضے میں ہیں اور وہ کتاب مبین کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں۔ پھر وہی قلمیں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی قدر پر مقربوں کو عطا ہوتی ہیں اسلئے کہ معجزات چاہتے ہیں کرامات کو تاکہ اُن کا نشان قیامت تک باقی رہے اور اپنے نبی علیہ السلام کے وارثوں کو بطور ظلیّت کے آپ کی نعمتیں مرحمت ہوتی ہیں۔ اور اگر یہ قاعدہ جاری نہ رہتا تو نبوّت کا فیض بالکل باطل ہو جاتا اس لئے کہ یہ وارث نقش ہوتے ہیں اُس اصل کے جو گزر چکی ہوتی ہے اور گویا عکس ہوتے ہیں اس صورت کے جو شیشہ میں نظر آتا ہے۔ ان لوگوں نے فنا کی سلائیوں سے سرمہ آنکھ میں ڈالا ہوتا ہے اور ریا کاری کے میدان کو چ کر چکے ہوتے ہیں۔ اِس طرح پر اُنکا اپنا تو کچھ بھی رہا نہیں ہوتا اور خاتم الانبیاء کی صورت ہی نمودار ہوئی۔ سو اِن لوگوں سے جو کچھ خارق عادت افعال یا اقوال پاک نوشتوں سے مشابہ تم دیکھتے ہو وہ اُنکی اپنی نہیں بلکہ وہ حضرت سیّد المرسلین (ﷺ) کی طرف سے ہوتے ہیں ہاں وہ ظلیت کے لباسوں میں ہوتے ہیں۔ اور اگر تمہیں اولیاء الرحمان کی نسبت ایسی بزرگی۔۔۔ میں شک ہے۔ تو پڑھ لو آیت صراط لذین انعمت علیھم کو غور اور فکر سے۔

155. Ibid., p. 31

"Listen! All the (spiritual) stations are under the authority of Allah and this is one of the miracles of the glorious Book (the Quran). These stations are granted to the perfect followers (muqarrabin) of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, according to their capabilities because miracles require that spiritual excellences should continue till the day of Resurrection. The blessings of the Holy Prophet's excellences are granted to his successors by way of reflection. Had it not been so, the blessings of prophethood would have become extinct (batil). These successors are thus imprints of their preceptor (the Holy Prophet) who has preceded them and are in a way the true reflection of the image, as if in a mirror. They have annihilated themselves and have eschewed hypocrisy. ...So, whatever supernatural acts or words come through them resembling those found in the scriptures, are not their personal feats but, in fact, are of the Leader of messengers, peace and blessings of Allah be upon him, in the form of reflections (zilliyyat). If you doubt the glory and grandeur of these friends of the Beneficent Allah, read the Quranic verse over and over again: 'the path of those upon whom Thou hast bestowed favours'."

☆☆☆

156۔ الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ ﴿صفحہ 32﴾

سُنو خدا کی لعنت اُن پر جو دعویٰ کریں کہ وہ قرآن کی مثل لا سکتے ہیں۔قرآن کریم معجزہ ہے جس کی مثل کوئی انس و جنّ نہیں لاسکتا۔اوراس میں وہ معارف اور خوبیاں جمع ہیں جنہیں انسانی علم جمع نہیں کرسکتا بلکہ وہ ایسی وحی ہے کہ اس کی مثل اور کوئی وحی بھی نہیں اگرچہ رحمان کی طرف سے اسکے بعد اور کوئی وحی بھی ہو۔اِسلئے کہ وحی رسانی میں خدا کی تجلّیات ہیں۔اور یہ یقینی بات ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلّیِ جیسی کہ خاتم الانبیاء پر ہوئی ایسی کسی پر نہ پہلے ہُوئی اور نہ کبھی پیچھے ہوگی۔اور جو شان قرآن کی وحی کی ہے وہ اولیا کی وحی کی شان نہیں۔اگرچہ قرآن کلمات کی مانند کوئی کلمہ انہیں وحی کیا جائے۔

156. Ibid., p. 32

"Let curse of Allah be on those who claim that they can produce a book like the Quran! The Quran is the miracle a like of which can not be produced by any man or jinn. ...It is a divine revelation which has no parallel, although there may be revelations from Allah after it. Divine communications are through revelation and it is an admitted fact that the scope and degree in which Allah revealed Himself to the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has no parallel in the pre or post period of the Holy Prophet. The grandeur of the Quranic revelation is far superior to the revelation to a wali (friend of Allah), though words similar to it may occur in the latter revelations."

☆☆☆

157۔ دا فع البلاء ﴿23 اپریل 1902ء﴾ صفحہ 13

سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا ظل جس کو اِس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا خدا نے اِس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دُوسرے کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قُرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمدؐ کے غلام سے بھی کمتر ہے۔

157. Dafi' al-Bala (April 23, 1902), p. 13

"I am a true intercessor (shafi') because I am the shadow (zill) of the great intercessor (the Holy Prophet) and his reflection that has not been accepted by the blind of this age. ... God has raised from among this ummah the Promised Messiah who excels the previous one in his dignity and eminence. And He has named this second Messiah Ghulam Ahmad, i.e., the servant of Ahmad to contrast the Christian Godhead who cannot come up even to an ordinary servant of the Holy Prophet

Ahmad. In other words, what type of Messiah is he who is even inferior to a servant of Holy Prophet Ahmad in the matter of nearness to God and intercession?"

☆☆☆

158۔تریاق القلوب ‹28اکتوبر1902ء› صفحہ 3

منم مسیحِ زمان ومنم کلیمِ خُدا ۔ منم محمدؐ واحمد کہ مجتبٰی باشد

158. *Tiryaq al-Qulub,* (October 28, 1902), p. 3

"I am the Messiah of this age and I am the *Kalim al-Allah* (Allah speaks to me)."

☆☆☆

159۔تریاق القلوب ‹صفحہ 20›

وہ مجدد جو اِس چودھویں صدی کے سر پر بموجب حدیث نبوی کے آنا چاہیئے تھا۔ وہ یہی راقم ہے۔ یہ بات جلد عقلمند اور منصف مزاج کو سمجھ آسکتی ہے کہ ہر ایک مجدد اُن مفاسد کے دُور کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے جو زمین پر سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ موجب ہلاکت اور نیز سب سے زیادہ کثرت میں ہوتے ہیں۔ اور اُنہی خدمات کے مناسب حال اس مجدد کا نام آسمان پر ہوتا۔

159. Ibid., p. 20

"The writer is verily mujaddid (reformer) who was to be raised at the beginning of the fourteenth century according to the saying of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Every prudent

and judicious person can easily understand that a mujaddid is raised to eradicate the evils which are most injurious, dangerous and fatal to the common society and rampant in his time. So, the mujaddid is named in the heavens in relation to the task of his mission."

☆☆☆

160۔ تریاق القلوب ﴿صفحہ 61﴾

خدا نے اِس رسول کو یعنے کامل مجدّد کو اِس لئے بھیجا ہے کہ تا خدا اِس زمانہ میں یہ ثابت کر کے دِکھلا دے کہ اسلام کے مقابل پر سب دین اور تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اور اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام دینوں پر ہر ایک برکت اور دقیقہ معرفت اور آسمانی نشانوں میں غالب ہے۔

160. Ibid., p. 61

"God has raised this messenger (rasul), i.e., the perfect mujaddid, to prove that the religion of Islam and its teachings surpass all other religions and their teachings in the matter of blessings, subtilities of gnosis and heavenly signs."

☆☆☆

161۔ تریاق القلوب ﴿صفحہ 68﴾

میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔ تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اِس صدی کا مجدّد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔ اور یہ اِس طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

161. Ibid., p. 68

"When I attained the age of forty, God manifested to me by revelation that I was the mujaddid of this century and shall have to eradicate the

corruption of the Cross (i.e., Christian belief). This was a clear indication that I was the Promised Messiah."

☆☆☆

162۔تریاق القلوب ﴿صفحہ 77﴾ راجہ جہان داد خان کے خط سے

رسالت کے دعوے کے بارے میں مجھ کو خود ازالہ اوہام کے دیکھنے سے و نیز آپ کی وہ روحانی اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی تقریر سے جو جلسہ مذاہب لاہور میں پیش ہوئی میری تسلی ہوگئی جو محض افترا و بہتان ذات والا پر کسی نے باندھا۔

162. Ibid., p. 77 (Extract from a letter by Raja Jahan Dad Khan)

"So far the claim to messengership (risalah) is concerned, I was satisfied by going through Izalah Auham and listening to your soul-inspiring and heart-awakening speech made at the Religions Conference at Lahore. This seems to be a mere fabrication and lie which has been invented against you."

☆☆☆

163۔تریاق القلوب ﴿صفحہ 130﴾ راجہ جہان داد خان کے خط سے

کیونکہ ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے اِنکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہوسکتا ہاں ضال اور جادہ صواب سے منحرف ضرور ہوگا۔ اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادہء صدق وصواب سے دُور سمجھتا ہوں جو اُن سچّائیوں سے اِنکار کرتے ہیں جو خُدا تعالیٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔ میں بلاشبہ ایسے ہر ایک آدمی کو ضلالت کی آلودگی میں مُبتلا سمجھتا ہوں جو حق اور

راستی سے مُنحرف ہے۔لیکن میں کسی کلمہ گو کا نام کافرنہیں رکھتا جبتک وُہ میری تکفیر اور تکذیب کرکے اپنے تئیں خودکافر نہ بنالیوے۔

حاشیہ:۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکامِ جدیدہ لاتے ہیں۔لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر مُلہم اور مُحدّث ہیں گو وُہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعتِ مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ان کے انکار سے کوئی کافرنہیں بن جاتا۔

163. Ibid., p. 130

"It has been my firm belief from the very beginning that he who denies my claim is not a kafir (non-Muslim) or dajjal (anti-Christ).*...I do not name the reciter of the kalimah a kafir until he takes the backlash himself by declaring me kafir and an impostor."

*It is worth remembering that to call a denier of one's claim a kafir is the privilege of those prophets alone who bring Shari'ah and new commandments from God, but as to the inspired ones (mulhams) and those spoken to by God (muhaddathin) other than the possessors of Shari'ah (sahib al-shari'ah), however great their dignity may be in the sight of God and however much they may have been honoured by being spoken to by God, denial of their claim does not make anyone kafir. . . ."

☆☆☆

164۔ تریاق القلوب ﴿صفحہ 157,158﴾ راجہ جہان داد خان کے خط سے

اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جُزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے اور تمام اہلِ علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں۔اور اس سے

کوئی محذور لازم نہیں آتا۔اور نہ میں اکیلا اس کا قائل ہوں جس قدر اکابر اور عارف مجھ سے پہلے گذرے ہیں وہ تمام آخری آدم کو ولایت عامہ کا خاتم سمجھتے ہیں۔اور حقیقت آدمیّہ کی بروزات کا تمام دائرہ اسپر ختم کرتے ہیں اور اپنے کشوف صحیحہ کے رُو سے اسی کا نام آخری آدم رکھتے ہیں اور اسی کا نام مہدی معہود اور اسی کا نام مسیح موعود رکھتے ہیں۔

164. Ibid., pp. 157, 158

"Let not the reader take it that in this discourse I have placed myself superior to the Messiah. It is in fact a partial superiority (juz'i fadilat) which a non-prophet may have over a prophet, and all scholars and savants rich in knowledge ('ilm) and gnosis (ma'rifat) concede such a superiority. It does neither entail any disqualification nor do I alone hold this view. All the savants and gnostics who have passed before me have held the last Adam as the seal of perfect sainthood (wilayat tammah) and the entire circle of the manifestations (baruzat) to mankind completes in his person. And, in accordance with their true visions (kushuf sahihah), they give him the title of last Adam and it is he who has been called the Mahdi of the age and the Promised Messiah... I do not call any body a kafir who recites the holy kalimah unless he himself becomes kafir by declaring me a kafir and a liar."

☆☆☆

165۔مواہب الرحمٰن ﴿13جنوری 1903ء﴾ صفحہ 66,67

انّا مُسلمون نوء من بکتاب الله الفرقان. و نوء من بانّ سیّد نا ما مسلمانیم بکتاب الٰہی قرآن شریف ایمان می آریم وایمان مے آریم کہ سیّدنا محمدًا نبیہ ورسولہ و انه جاء بخیر الادیاّن . و نوء من بانه خاتم الا نبیاّء محمد مصطفٰے ﷺ نبی خدا ورسول خدااست ودین او بہتر ادیان است وایمان می

آریم کہ اوخاتم الانبیا است لا نبی بعده. الا الذی ربیّ من فیضه وا ظهره وعده. للّٰه مکالمات و مخاطبآت مع اولیاء فی هذه الا مته . وانهم یعطون صبغته الانبیاء لیسوا نبیین فی الحقیقة . فان القرآن اکمل واطر الشریعته . ولا یعطون الا فهم القرآن ولا یزیدون علیه ولا ینقصون منه ومن زاد او نقص فاؤلٰئک من الشیاطین الفجرة . ونعنی بختم النبوة ختم کمالا تها علی نبینا الذی هو افضل رسُل اللّٰه و انبیآئه و نعتقد بآنه لا نبیّ بعده الا الذی هو من امته و من اکمل اتباعه .

165. Mawahib al-Rahman, (January 13, 1903), pp. 66, 67

"A few words about my beliefs: I am a Muslim and I believe the Quran to be the book of Allah and our master Hazrat Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, the Prophet and Messenger of Allah and his religion the best of all the religions. I also believe that he (the Holy Prophet) is last of the Prophets, and there is no prophet after him but the one nurtured by his benignity and blessings who appears as has been prophesied by him. Allah communicates with His friends (auliya) in this ummah who bear the colour of the prophets, though in reality they are not prophets, because the Quran has perfected the Shari'ah, and the world does not stand in need of any other Shari'ah. They are gifted with the knowledge of the Quran but they neither add nor subtract anything from the Holy Book. Anyone who dares so is a wrong-doer and a devil. The term Khatm-i-Nubuwwat denotes that all the excellences of prophethood have been completed in the person of our Messenger, peace and blessings of Allah be upon him, who ranks superior to all other prophets. I further believe that there is no prophet after him except the one from among his ummah and is benefited spiritually with his blessings. Such a prophethood is neither independent of the Holy Prophet nor in any way in opposition to his prophethood."

☆☆☆

166۔تذکرۃ الشھادتین ‹16اکتوبر 1903ء› صفحہ 11

پھر یہ کہنا کہ ان یہودیوں کی اصلاح کیلئے اسرائیلی عیسٰی آسمان سے نازل ہوگا بالکل غیر معقول بات ہے۔ کیونکہ اوّل تو باہر سے ایک نبی کے آنے سے مُہر ختم نبوّت ٹوٹتی ہے۔اور قرآن شریف صریح طور پر آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء ٹھیراتا ہے۔

166. Tazkirah al-Shahadatain (October 16, 1903), p. 11

"To assert that Jesus of Israel will descend from heaven for the reformation of such Jews is entirely irrational. Firstly, because the coming of a prophet from outside this ummah breaks the seal of prophethood and, secondly, the Holy Quran has clearly declared the Holy Prophet as the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya), peace and blessings of Allah be upon him."

☆☆☆

167۔ تذکرۃ الشھادتین ‹صفحہ 14›

ہر ایک کامل جو اس اُمّت کے لئے آتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے فیض سے پرورش یافتہ ہے اور اس کی وحی محمدی وحی کی ظل ہے۔یہی ایک نکتہ ہے جو سمجھنے کے لائق ہے۔

167. Ibid., p. 14

"Every perfect one who comes for this ummah is nurtured by the grace of the Holy Prophet and his revelation is the reflection (zill) of the revelation of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). This is the main point to be understood."

☆☆☆

168۔ تذکرۃ الشہادتین (صفحہ 29)

اسلام میں اگرچہ ہزارہا ولی اور اہل اللہ گذرے ہیں۔مگران میں کوئی موعود نہ تھا۔لیکن وہ جو مسیحؑ کے نام پر آنے والا تھا وہ موعود تھا۔ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پہلے کوئی نبی موعود نہ تھا صرف مسیحؑ موعود تھا۔

168. Ibid., p. 29

"Although thousands of saints and chosen ones of God have appeared in this ummah none of them was the promised one except he who was to come in the name of the Messiah. Similarly, none of the prophets before Jesus was a promised one. It was the Messiah only who had been promised."

☆☆☆

169۔ تذکرۃ الشہادتین (صفحہ 43)

میں نے ایک موقعہ پر ایک اعتراض کا جواب بھی ان کو (یعنی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو) سمجھایا تھا اس سے وُہ بہت خوش ہوئے تھے۔اور وہ یہ ہے کہ جس حالت میں آنحضرت ﷺ مثیل موسیٰ ہیں۔اور آپؐ کے خلفاء مثیل انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔تو پھر کیا وجہ کہ مسیح موعود کا نام احادیث میں نبی کر کے پکارا گیا ہے۔مگر دوسرے تمام خلفاء کو یہ نام نہیں دیا گیا۔سو میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ جب کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تھا۔ اس لئے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا تو امر ختم نبوّت مشتبہ ہو جاتا اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا۔کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں۔اسلئے حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوّت بھیجا جائے اور اُنکا نام نبی نہ رکھا جائے۔اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جائے تا ختم نبوّت پر یہ نشان ہو۔پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو جائے۔اور ہم کئی دفعہ سے بیان کر چکے ہیں مسیح موعود کی

نبوت ظلّی طور پر ہے کیونکہ وُہ آنحضرت ﷺ کا بروز کامل ہونے کیوجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہوکر نبی کہلانے کا مستحق ہوگیا ہے۔ جیسا کہ ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ **یا احمد جُعلتَ مُرسلا**۔ اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔ یعنی جیسے کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا۔ حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے۔ کیونکہ احمدؐ نبی ہے۔ نبوّت اس سے منفک نہیں ہوسکتی۔

169. Ibid., p. 43

"On one occasion, I had explained to him (i.e., Sahibzada 'Abd al-Latif) the reply to an objection and indeed he enjoyed it. The objection was that when the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is the like of Moses and his successors were like the Israelite prophets then why the word prophet occurs in hadith for the Promised Messiah while all other successors (khulafa) of the Holy Prophet have not been given this name. I explained to him that when the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), was the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and there was to be no prophet after him, therefore, if all the khalifahs were called by the name prophet it would have made the idea of finality of prophethood (khatm-i nubuwwat) dubious. And if none of the individuals was called prophet even then the objection of lacking in similarity (mushabihat) would have remained there, because Moses' successors were prophets. Thus the divine prudence demanded that many khalifahs should be sent first without naming them 'prophet' and this status (martabah) is not granted to them because of the finality of prophethood, so that it remains a sign for the Finality of Prophethood. And the last khalifah should be given the name of prophet so that in the matter of khilafat, the similarity between the two dispensations, becomes established. And I have explained time and again that prophethood of the Promised Messiah is only by way of reflection (zill) because on account of his

being a perfect manifestation (baruz) of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, and being benefited by the Holy Prophet's person (nafs) he has become worthy of being called a prophet as God has addressed him in one of His revelations: 'O Ahmad, you have been made a messenger (mursal)' i.e., as you have qualified your self for the name 'Ahmad' by way of baruz although your (own) name is Ghulam Ahmad, similarly, by way of baruz you have earned the name 'prophet' because Ahmad is a prophet (and) prophethood cannot be separated from him."

☆☆☆

170۔ تذکرۃ الشھادتین ﴿صفحہ 85﴾

وانی نبیّ من معنے و فرد من الا مة بمعنے و کذالک وردفی امری افلا یقرئون فیما عندھم انه منکم و انّه نبیّ اَھاتانِ صفتاّن توجدانِ فی عیسیٰ.

170. Ibid., p. 85

"And I am a prophet in one sense and a member of this ummah in another. So has it occurred in my case. Don't they find in their scriptures that he is a prophet from amongst you? Are these characteristics found in Jesus?"

☆☆☆

171۔ لیکچر اسلام سیالکوٹ ﴿2نومبر 1909ء﴾ صفحہ 6

پس بلاشبہ ہمارے نبی ﷺ روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی

شاخ فطرت انسانی کی بے بارو بر نہ رہی۔اور ختم نبوّت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوّت آپؐ پر ختم ہو گئے۔اور چونکہ آپؐ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپؐ کی شریعت صفاتِ جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔اور آپؐ کے دو نام محمدؐ اور احمد ﷺ اِسی غرض سے ہیں۔اور آپؐ کی نبوّت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں۔بلکہ وہ ابتدا سے تمام دنیا کے لیے ہے۔

171. Lecture Islam, Sialkot (November 2, 1904), p. 6

"Our Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, was the second Adam for the establishment of spirituality. Rather he was the real Adam through whom all the human virtues (fazail) reached the climax and all the righteous agencies started work of ennobling human faculties in their respective manner and no branch of human nature remained devoid of its fruit. And prophethood ended with him not only because he appeared last of all in matter of time but also because all excellences of prophethood came to a close with him. And because he was the perfect manifestation of divine attributes, therefore, his Shari'ah, combined in it both glory and grace. It is for this reason that he bears two names, i.e., Muhammad and Ahmad, peace and blessings of Allah be upon him. His universal prophethood has no limitations; it is rather for the entire world from the very beginning."

☆☆☆

172. لیکچر اسلام سیالکوٹ ﴿صفحہ 7﴾

چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو۔اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ کے ہو۔کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔

172. Ibid., p. 7

"As this is the last millennium and it was necessary that the Imam of this age should be born at its head. There is now neither an Imam nor a Messiah after him but the one who is his reflection (zill) . . . And this Imam who has been called the Promised Messiah by God is a reformer (mujaddid) for this century as well as that of the last millennium."

☆☆☆

173۔ لیکچر اسلام سیالکوٹ ‹صفحہ 30›

ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔ اِسی وجہ سے ایک طرف تو خدا کے ساتھ اس کا ایسا ربط ہوتا ہے جو اس کی طرف ہر وقت کھینچا چلا جاتا ہے اور دوسری طرف نوعِ انسان کے ساتھ بھی اس کا ایسا تعلق ہوتا ہے جو اُن کی مستعد طبائع کو اپنی طرف کھینچتا ہے جیسا کہ آفتاب زمین کے تمام طبقات کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور خود بھی ایک طرف کھینچا جا رہا ہے۔ یہی حالت اس شخص کی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اصطلاحِ اسلام میں نبی اور رسول اور محدث کہتے ہیں۔ اور وہ خدا کے پاک مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں اور خوارق اُن کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اکثر دعائیں اُن کی قبول ہوتی ہیں اور اپنی دعاؤں میں خدا تعالےٰ سے بکثرت جواب پاتے ہیں۔

173. Ibid., p. 30

"Such a person is gifted with the love of Allah as well as sympathy to ameliorate his fellow-beings. So, he acts in perfect unison with Allah and gradually gets closer to Him. Righteous souls are drawn towards him just as the sun attracts all regions of the earth towards it and at the

same time is itself being pulled by the planetary system, similar is the state of the perfect righteous soul who, in the terminology of Islam, is called nabi, rasul or muhaddath. He is blessed with divine communion and communication and marvels are manifested through him."

☆☆☆

174۔ تجلیات الٰہیہ (صفحہ 24,25)

نبی کے لفظ سے اس زمانہ کیلئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو امّتی بھی نہ کہا جائے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا نہ براہِ راست۔ اور سب کے بعد ہمارے نبیؐ سے ایسے، ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت ﷺ کی اُمتی نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اِسی بناء پر میں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوّت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت ﷺ کی نبوّت کا ایک ظلّ ہے اور بجز اس کے میری نبوّت کچھ بھی نہیں وہی نبوّت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظلّ ہوں اور امّتی ہوں اس لئے آنجنابؐ کی اِس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔

174. Ibid., pp. 24, 25

"And, after all of them, God granted our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) the most clear and pure revelation. Similarly, He has favoured me with His communion and communication. But this favour has been granted to me because of my following the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). Had I not been in his ummah and his follower, I would not have been granted this favour of communion and communication although my performance ('arnal) had in immensity equalled to all the mountains of the world, obviously because every prophethood except the Holy Prophet Muhammad's prophethood has come to an end. There can now be no law-giver prophet but only one without law from among the followers of the Holy Prophet. I am a follower as well as a prophet. My prophethood i.e., communion and communication with God, is also a reflection (zill) of the Holy Prophet Muhammad's prophethood, otherwise my prophethood is naught. It is the prophethood of Muhammad which has manifested itself in me. And as I am merely a reflection (zill) and a follower (ummati), therefore, there is nothing derogatory to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)."Footnote:

"The word nabi (prophet) used for this age denotes only that God wills that some person should be appointed to receive the gift of perfect divine communion and communication for the revival of religion (tajdid-i din). It does not in any way suggest that a new law (Shari'ah)

is necessary because the law (Shari'ah}has come to an end with the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Even the application of the word prophet after the Holy Prophet is not permissible unless he is also called a follower (ummati) which means that he has received every favour (in'am) by following the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), and not directly."

☆☆☆

175۔چشمہ مسیحی ‹1مارچ 1906ء› صفحہ 14

مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰؑ سے بھی بڑھ کر ہوسکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم ایمان سے بے نصیب ہو۔ پھر تم کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے۔ کفر تمہارے اندر ہے۔ اگر تم جانتے ہو کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں **اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم** ۔تو ایسا کلمہ منہ پر نہ لاتے۔ خدا تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسولؐ کی پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے کمالات متفرق طور پر جمع کر سکتے ہو۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

175. Chashmah Masihi (March 1, 1906), p. 14

"People ask me how I claim to be the Promised Messiah. I say it is through the faithful subservience to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), that a person can become even.

superior to Jesus. Those lacking insight would say it is a blasphemy (kufr), but since they are devoid of faith they cannot realise what kufr is? In fact, kufr lies within them. Had they known the significance of the verse: 'Ihdinas sirat al-mustaqim, sirat al-lazina an'amta 'alaihim' (Guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours -- 1: 4, 5), they would not have uttered such words. God exhorts us that, by a complete following of this Messenger (Muhammad), peace and blessings of Allah be upon him, one can acquire different excellences of all the apostles. It is a pity that you regard acquiring of excellences of one such prophet as kufr or disbelief."

☆☆☆

176 ۔چشمہ مسیحی ‹صفحہ 38›

فَبِھُدَ ھُمُ اقْتَدِہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں تھیں اُن سب کا اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا۔ اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا۔ ضرور ہے کہ ظلی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اُس دعا کے سکھلانے میں جو سورۃ فاتحہ میں ہے یہی راز ہے کہ تا کاملینِ اُمت جو جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں۔

176. Ibid., p. 38

" 'Fa-bi-huda-hum iqtadih' (so follow their guidance) - 6:91, i.e., follow the guidance of all the earlier prophets. Thus it is obvious that a person who imbibes in him all these different teachings (hidayat) becomes an all-embracing entity and superior to all the prophets. Now, a person who follows the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon

him), the embodiment of all the excellences (Qami' al-kamalat), would also necessarily, by way of reflection, become an embodiment of these excellences. In teaching the prayer of Fatihah, the underlying idea is that the perfect ones of this ummah who are the followers of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), an embodiment of perfection, may also become the embodiment of such excellences."

☆☆☆

177۔ چشمہ مسیحی ⟨صفحہ 40⟩ حاشیہ

بالآخر یادرہے کہ اگرایک اُمتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی۔ کیونکہ وہ اُمتی ہے۔ اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں۔ اور اس کا اپنا کمال نبی متبوع کا کمال ہے۔ اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا ہے بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔

177. Ibid., p. 40 (Footnote)

"And finally it should be remembered that if a follower receives the status of revelation, inspiration and prophethood, merely by following the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and is honoured with the title of 'prophet', it does not break the seal of prophethood because he is after all a follower and does not have an independent entity of his own. His excellence is the excellence of his Master-prophet. And he is not called a 'prophet' only but 'a prophet as well as a follower'. The advent of a prophet who is not a follower is, in fact, against the Finality of Prophethood."

☆☆☆

178۔ چشمہ مسیحی ﴿صفحہ 45﴾

کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا وے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خدا شناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر نبی رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے۔ گذشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰ کی ماں اور مریم کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔

178. Ibid., p. 45

"A prophet's greatness is that his adherents earn excellence of a prophet by way of reflection (zill) and are perfectly nurtured in spirituality. The prophets are raised for this purpose and, like a mother, take the seekers after truth in their lap and feed them with the milk of God's realisation. Thus if the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), did not possess this feed, God forbid, his prophethood is not authentic. The Quran, however, has called him 'light-giving sun' (sirajan muniran) (33:46) who enlightens others... while in the previous religions even women were vouchsafed divine gift of inspiration viz., Moses' mother and Mary, but alas! The males (of this ummah) do not come up equal even to these women!"

☆☆☆

179۔ سیرت ابدال ﴿دسمبر 1903ء﴾ صفحہ2

ولـلا تقیاء علامات" یعرفون بها. ولا ولیَّ الا التقی یا فتیان. منهم قوم یُرسلون لا صلاح النّاس عند مفاسد الخنّاسِ۔

179. Sirat al-Abdal (December 1903), p. 2

"And there are signs for the recognition of pious ones. And the God-fearing is a saint (wali). O the young ones, there is a group among the saints who is sent for the reformation of men at the time of Devil's machinations."

☆☆☆

180.الوصیت ‹20دسمبر 1905ء› صفحہ 10

اور تمام نبوّتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوّتِ محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچّائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچّائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچّائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوّت پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اُس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوّتِ محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوّتوں سے زیادہ اُس میں فیض ہے۔ اس نبوّت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوّتِ کاملہ تامّہ محمدیہّ کی اِس میں ہتک ہے ہاں امّتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوّتِ تامّہ کاملہ محمدیہّ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوّت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب کہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیّت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوّت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ **کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت للنَّاسِ** اور جن کے

لئے دُعا سکھائی گئی کہ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المستقیم صراط الَّذِینَ انعَمت عَلَیھِم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی اہل فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا۔ اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت ﷺ کی قوتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپؐ کی قوتِ قدسیہّ ناقص ٹھیرتی تھی۔ اور ساتھ اسکے وہ دُعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھیرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فردِ امّت کو براہِ راست بغیر پَیروی نورِ نبوّتِ محمدیہ کے مل سکتا تو ختمِ نبوّت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامّہ مطہّرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پَیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت ﷺ کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔ پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی، ہونے کا خطاب پایا۔

180. Al-Wasiyyat (December 20, 1905), p. 10

"It is not now necessary to follow the previous prophethoods and books separately because the Holy Prophet Muhammad's prophethood comprehends them all and there is now no other Shari'ah except this one. It comprises all the truths that lead towards God. Neither shall there be a new truth after this nor is there any truth of the past ages which is not to be found in it. Therefore, all prophethoods have ended with this prophethood and it should have been so for every beginning has an end. This prophethood of Muhammad does not fall short of imparting its personal grace to others; rather the grace it imparts is far greater than the grace of all prophethoods. Obedience to this prophethood leads easily to God. And by following it one could

receive the favour of God's love, His communion and communication to a greater degree than was possible before. Its perfect follower, however, cannot he called simply be upon him), but the words 'follower and prophet' are applied to him in a combined form because this term does, in no way, discount the perfect prophethood of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). On the other hand, the splendour of this prophethood is further manifested by its munificence. And when that communion and communication reaches a stage of perfection in its quality as well as quantity and there is no impurity and deficiency left in it and it consists clearly of the Unseen matters, it is called prophethood. A proposition agreed upon by all the prophets. Thus it was not possible that a people about whom it has been said, 'you are the best ummah raised up for men,' and who were taught to pray: 'guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours,' should have been totally deprived of this esteemed rank and not even a single individual (from among them) should not have attained this status. This disqualification would have meant not only that ummat-i Muhammadiyya had become imperfect, incomplete and devoid of virtue, but cast a slur on the potency of the spiritual generosity of the Holy Prophet too and negated his sanctifying power, as also the teaching of the prayer to be recited five times daily would have proved futile. Moreover, there is another disqualification. If such an excellence was attainable by an individual independently, i.e., without following the light of Holy Prophet Muhammad's prophethood, it would have belied the significance of the Finality of Prophethood. Thus, as a safeguard against these two, God the Most High bestowed the honour of perfect, pure and holy communion and communication on such individuals who attained the perfect stage of fana fir-Rasul (annihilation in the Messenger) and nothing was left in between. And the significance of being ummati and the meaning of obedience was found in them in its perfect and highest form in such a way that their own existence was lost for ever and in the mirror of their absorption (mahwiyyat) the person of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), became reflected, and the

most perfect and complete form of divine communion and communication as is the case with prophets, fell to their lot. Thus some individuals notwithstanding being followers (ummati) received the title of prophet."

☆☆☆

181۔ حقیقت الوحی ﴿15مئی 1907ء﴾ صفحہ 4,5

باب سوم اُن لوگوں کے بیان میں جو خدا تعالیٰ سے اکمل اور اصفٰی طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ اُن کو حاصل ہے اور خوابیں بھی اُنکو فلق الصبح کی طرح سچی آتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے اکمل اور اتم اور اصفٰی تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ نبیوں اور رسولوں کا تعلق ہوتا ہے۔

181. Haqiqat al-Wahy (May 15, 1907), pp. 4, 5

"Chapter three deals with those who receive the most perfect and pure revelation from God and are endowed with the perfect gift of divine communion and communication. They indeed have true visions like the dawn of morning and like chosen prophets and messengers of God, their relation with God is most complete, perfect and pure."

☆☆☆

182۔ حقیقت الوحی ﴿ صفحہ 14,15﴾

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنیوالے اُس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دُور سے آگ کی روشنی دیکھے۔ اور پھر اُس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ خدا کا کلام اس پر اس طرح نازل ہوتا ہے جیسا خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے۔

182. Ibid., pp. 14, 15

"Those who have a perfect relation with God resemble a person who sees the glow of fire from afar and then gets so close to it that he enters it. ...And venues of the Unseen are opened for him in his prophecies. God's communication descends on him in the way it descends on His prophets and messengers."

☆☆☆

183۔حقیقت الوحی ‹15مئی 1907ء›صفحہ 15,

ایک بڑی علامت کامل تعلّق کی یہ ہوتی ہے کہ جس طرح خدا ہر ایک چیز پر غالب ہے اسی طرح وہ ہر ایک دشمن اور مقابلہ کرنے والے پر غالب رہتا ہے۔کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا و رسلی۔

183. Ibid., (May 15, 1907), p. 15

"Another great sign of perfect relationship is that, as God is dominant over everything, similarly, his chosen one triumphs over his enemies and opponents. The Quran says: 'Allah has written down: I shall certainly prevail, I and My messengers...' (58:21)."

☆☆☆

184۔حقیقت الوحی ‹صفحہ 20›

خدا کے مقبول بندے جو انوارِ سبحانی میں غرق کئے جاتے ہیں اور آتشِ محبت سے اُن کی ساری نفسانیت جلائی جاتی ہے۔وہ اپنی ہر شان میں کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت غیروں پر غالب ہوتے ہیں اور غیر معمولی

طور پر خدا کی تائید اور نصرت کے نشان اِس کثرت سے اُن کے لیئے ظاہر ہوتے ہیں کہ دُنیا میں کسی کو مجال نہیں ہوتی کہ اُنکی نظیر پیش کر سکے۔

184. Ibid., p. 20

"God's favoured servants who are immersed in divine splendour and whose sensuality is completely destroyed by the blaze of divine love, dominate over their opponents in every sense of the word. And signs of God's extraordinary support and succour are manifested for them so profusely that nobody in the world dares bring forward their parallel."

☆☆☆

185۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 21,22﴾

پھر تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وُہ لوگ ہیں جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اُس جسمانی نظّارہ سے مشابہ ہے۔ جب کہ ایک شخص اندھیری اور شدِیدُ البردرات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے اور اُس میں چلتا ہے بلکہ اُسکے گرم حلقہ میں داخل ہوکر بکلّی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اِس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا چولا آتشِ محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں۔

185. Ibid., pp. 21, 22

"And in the third category fall those inspired ones (mulham) and dreamers whose visions and inspirations resemble the viewing by a person of a bright glow of fire in a dark and extremely cold night through which he not only treads but, on entering its zone of warmth, is safeguarded fully against the chill. This stage is reached by those who burn down their sensual passions in the fire of divine fondness and affection."

☆☆☆

186۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 23﴾

تیسری قسم کی وحی ہے جو کامل فرد پر نازل ہوتی ہے اُس کی یہ مثال ہے کہ جیسے سورج کی دُھوپ اور شعاع ایک مصفّا آئینہ پر پڑتی ہے۔

186. Ibid., p. 23

"The third category of perfect revelation is that which descends on a perfect saint, and divine attributes are completely reflected in him like rays that fall on a radiant mirror ... and God's gracefully glitters through him."

☆☆☆

187۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 24﴾

مگر تاہم وہ لوگ جو اپنی نفسانی حیات سے مر کر خدا تعالیٰ کی ذات کا مظہر اتم ہو جاتے ہیں اور ظلّی طور پر خدا تعالیٰ اُنکے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

187. Ibid., p. 24

"But nevertheless the case of those who impose death on their carnal passions and become complete manifestation of the Divine Being is quite different from others as God penetrates their hearts by way of reflection (zill)."

☆☆☆

188۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 27,28﴾

مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اسکے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اسلئے قدرت کی تجلّیات کا پُورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے۔ بُجز اُسکی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بُجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصولِ معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپؐ کی پَیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپؐ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پَیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپؐ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوّت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدیؐ سے وحی پانا۔ وُہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت ﷺ کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کُھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہوجائے۔

حاشیہ: اِس جگہ یہ سوال طبعاً ہوسکتا ہے کہ حضرت موسٰی کی اُمّت میں بہت سے نبی گذرے ہیں۔ پس

اِس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گذرے ہیں اُن سب کو خدا نے براہِ راست چُن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اِس اُمّت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔

188. Ibid., pp. 27, 28

"But the vision of that perfect man, to whom the Quran was revealed, was not limited, nor his profound sympathy and love for human beings had any bounds. Both in relation to time and space his soul was charged with perfect sympathy (for mankind). He was, therefore, gifted with a full and perfect share of divine illumination (tajalliyyat) and he was made Khatam al-Anbiya (Seal of the Prophets) not in the sense that spiritual grace has henceforth ceased to emanate from him but that he holds the seal (sahib-i khatam) and the grace can now reach only through his seal and that the door of divine communion and communication shall never be shut for his ummah till the day of Judgement. There is no prophet other than him who bears this seal. It is only he with whose seal a follower (ummati) is eligible for such prophethood. His magnanimity and benevolence has not bereft his ummah of divine revelation and inspiration which is the source of divine gnosis, yet in order to preserve the finality of messengership, he has desired that the grace of revelation should be bestowed subject to his allegiance and fidelity and the door of divine revelation be shut on one not his follower. Thus, it is in this sense that God declared him to be the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya). Therefore, it stands established for all times to come that a person who does not owe allegiance to him as a follower and does not obliterate his entire self in submission to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), can neither receive perfect revelation nor can become a perfect inspired one (mulham) in future, because absolute prophethood has come to an end with the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be

upon him). But prophethood by way of reflection (zilli nubuwwat) which means receiving revelation only by the grace of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), shall, however, continue till the Last Day, so that the door for the perfection of mankind remains open and the sign of the fulfilment of the noble wish of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), for the continuance of divine communion and communication till the Day of Judgement should not be effaced from the earth."

[A question may arise here that since a number of prophets were raised among the Israelites after Moses, he is to be accorded precedence on this count. The reply is that all these prophets were chosen directly by God, and Moses had no say in the matter. But here thousands of saints (auliya) have been elevated, on account of the grace of allegiance to the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), and even the one among them (the saints) is a follower as well as a prophet. A parallel of this affluence of grace (faidan) is not to be found in the case of any other prophet. Barring the Israelite prophets, all other people in the nation of Moses were bereft of this heavenly grace; and the prophets too, as explained, did not acquire anything from Moses, because they were directly appointed. In the ummah of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), however, thousands of people were elevated to sainthood for having followed him.]

☆☆☆

189۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 29﴾

بے شک حدیثوں میں مسیح موعود کے ساتھ نبی کا نام موجود ہے۔ مگر اس کے ساتھ اُمتی کا نام بھی تو موجود ہے۔ اور اگر موجود نہ بھی ہوتا تو مفاسد مذکورہ بالا پر نظر کر کے ماننا پڑتا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی مستقل نبی آنحضرت ﷺ کے بعد آوے۔ کیونکہ ایسے شخص کا آنا صریح طور پر ختم نبوت کے منافی ہے۔

189. Ibid, p. 29

"No doubt the word 'prophet' appears for the Promised Messiah in the reports (ahadith) but the word 'follower' is also there. Even if it had not been the case, the dissension and discord narrated above bars the appearance of a prophet after the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), because such an appearance is clearly a contravention of the Finality of Prophethood."

☆☆☆

190۔حقیقت الوحی ‹صفحہ 55›

اور یاد رہے کہ جیسا کہ تیسری قسم کے لوگوں کی خوابیں نہایت صاف ہوتی ہیں اور پیشگوئیاں اُن کی تمام دُنیا سے بڑھ کر صحیح نکلتی ہیں اور نیز وُہ عظیم الشان اُمور کے متعلق ہوتی ہیں۔اور اس قدر اُن کی کثرت ہوتی ہے کہ گویا ایک سمندر ہے۔ایسا ہی اُنکے معارف اور حقائق بھی کیفیت اور کمیّت میں تمام بنی نوع سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔

190. Ibid., p. 55

"Let it be kept in mind that the dreams of the people falling in the third category are vivid and their prophecies are most authentic and abundant covering matters of great importance vast as ocean. Likewise their knowledge of spiritual realities and subtilities both in quality and quantity excels that of their fellow-beings."

☆☆☆

191۔ حقیقت الوحی (صفحہ 63)

خدا جو اُسکے دِل کو دیکھتا ہے۔ ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اسپر نازل ہوتا ہے۔ اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ آفتاب کا عکس راستبازوں کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوا تھا۔ اور ایک شخص کا عکس آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے استعارہ کے رنگ میں گویا وہ اس کا بیٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اُس میں باقی نہیں رہی تجلّیات الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کیلئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔ اِسی بناء پر توریت میں کہا گیا ہے یعقوب میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو جو انجیلوں میں بیٹا کہا گیا۔ اگر عیسائی لوگ اِسی حد تک کھڑے رہتے کہ جیسے ابراہیم اور اسحاق اور اسمٰعیل اور یعقوب اور یوسف اور داوٗد اور سلیمان وغیرہ خدا کی کتابوں میں استعارہ کے رنگ میں خدا کے بیٹے کہلائے ہیں ایسا ہی عیسیٰ بھی ہے تو اُن پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ استعارہ کے رنگ میں نبیوں کو پہلے نبیوں کی کتابوں میں بیٹا کر کے پُکارا گیا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیشگوئیوں میں خدا کر کے پُکارا گیا ہے۔

191. Ibid., p. 63

"God had descended by way of reflection in the pure mirror of the perfect ones. And the reflection of a person that appears in a mirror is, by way of metaphor, His son. For as a son is born of his father, similarly, a reflection is produced by its original. Thus divine illuminations are reflected in a heart which is extremely pure and no uncleanness is found in it. And this reflection becomes like a son to its original by way of metaphor. ... It is on this score that Jacob has been called in the Torah as 'my son' even 'my first-born'. ... Just as these prophets have been metaphorically called sons in the scriptures, so our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has also been called God in some of the prophecies."

☆☆☆

192۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 66﴾

لیکن وُہ امور جو خاص کے غیب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں۔ وہ لوگ عام لوگوں کی خوابوں الہاموں سے چار طور کا امتیاز رکھتے ہیں۔ ایک یہ کہ اکثر اُن کے مکاشفات نہایت صاف ہوتے ہیں اور شاذ و نادر مشتبہ ہوتا ہے مگر دوسرے لوگوں کے مکاشفات اکثر مکدّر مشتبہ ہوتے ہیں اور شاذ و نادر کوئی صاف ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ عام لوگوں کی نسبت اس قدر کثیر الوقوع ہوتے ہیں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو وہ مقابلہ ایسا فرق رکھتا ہے جیسا کہ ایک شاہ اور ایک گدا کے مال کا مقابلہ کیا جائے۔ تیسرے اُن سے ایسے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ کوئی دُوسرا شخص اُن کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ چوتھے اُن کے نشانوں میں قبولیّت کے نمونے اور علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اور محبوب حقیقی کی محبت اور نصرت کے آثار اُن میں نمودار ہوتے ہیں۔

192. Ibid., p. 66

"But those matters which are distinguishably Unseen are exclusive for the chosen ones of God and have four characteristics in comparison with dreams and inspirations of common people. Firstly, their visions (mukashifat) are most vivid and it is seldom that they are dubious, while the visions of other people are turbid and ambiguous and rarely clear. Secondly, the visions of the former are so affluent that when compared to those of the latter are like riches of a king and those of a mendicant. Thirdly, such great signs are manifested at their hands which none else could emulate. Fourthly, their signs depict patterns and marks of (divine) favour and clues of the love and forceful help of the Real Beloved."

☆☆☆

193۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 67﴾

میری تائید میں اُس نے وُہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ اگر میں اُن کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

193. Ibid., p. 67

"God has manifested so many signs in my support that when I count those this day, the 16th of July 1906, I swear they should exceed three hundred thousand."

☆☆☆

194۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 72﴾ حاشیہ

اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام مرسل رکھا۔ کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں۔ ابراہیم ہوں میں اسحٰق ہوں میں اسمٰعیل ہوں میں یوسف ہوں میں موسٰی ہوں میں داؤد ہوں میں عیسٰی ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہرِ اتم ہوں یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔

194. Ibid., p. 72. (Footnote)

"In this divine revelation God has named me rusul (sent ones) for as it has been mentioned in Barahin-i Ahmadiyya God has held me the manifestation (mazhar) of all the prophets and their names have been ascribed to me. I am as such, Adam, Shis, Noah, Abraham, Isaac, Ishmael, Jacob, Joseph, Moses, David, Jesus and a perfect manifestation of the name of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, i.e., I am Muhammad and Ahmad by way of reflection (zill)."

☆☆☆

195۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 96,97﴾ حاشیہ

حاشیہ: یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پَیر وی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّشانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا۔یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجّہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ **علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل** یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر اُنکی نبوت موسٰی کی پَیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وُہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسٰی کی پیروی کا اس میں ایک ذرّہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح اُن کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی ۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست اُن کو منصب نبوت ملا۔

195. Ibid., pp. 96, 97 (Footnote)

"The divine revelation -- 'what a stupendous task God's feeling and His seal have performed!' denotes that Allah felt the stark necessity of an eminent reformer for a corrupt age like ours and the divine seal elevated one who has followed the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), meticulously to the status of 'an ummati (follower) from one aspect and a prophet from another.' For God, Who is eminent in His glory, has made the Holy Prophet possessor of the seal which has not been granted to any other prophet at all. In other words he has been gifted with the seal for endowing these excellences on others. That is why he was named Khatam al-Anbiya, that is to say,

excellences of prophethood are bestowed upon his true followers and his spiritual influence is prophet-fashioner.* And this celestial privilege did not fall to the lot of any other prophet. And, this is the correct meaning of the tradition: ulama'u ummati ka anbiya-i bani israil, that is, "the savants of my ummah will be like the Israelite prophets.""Although many prophets appeared, among the Israelites, but their prophethood was not due to Moses' obedience. On the other hand, all these prophethoods were a direct gift from God and hence they were, as in my case, never called 'prophet from one aspect and a follower (ummati) from the other,' but they were called independent prophets and the rank of prophethood was granted to them directly....

"The Mosaic and Jesuit orders were, generally speaking devoid of saints, Sporadic cases, however, are an exception to the rule and may be treated as non-existent."

*This statement could also be rendered thus: "and his influence is prophet-fashioner of a spiritual category." This, in fact, will be in consonance with the text which subsequently mentions the coming of the like of prophets (non-prophets) in the ummah. It is interesting to note that one of the revelations of the Founder is: anta minni ka-anbiya bani israil, i.e., "Thou art to me like the prophets of Israel (that is, by way of reflection, thou resembles them)." -- Tabligh-i Risalat, vol. i, p. 61, originally quoted in Ishtihar, 20 February, 1886) -- Tr.

☆☆☆

196۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 110﴾

یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں بنی

اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمتی۔ وہی مسیح موعود کہلائیگا۔

196. Ibid., p. 101

"It is a pity that ignorant Muslims believe that the Holy Prophet's ummah is deprived of divine communion and communication. They are fully aware of the reports which say that persons like unto the prophets of Israel will be raised in this ummah and also the one among them who would be a 'prophet from one aspect and a follower from the other' would be called the Promised Messiah."

☆☆☆

197۔ حقیقت الوحی (صفحہ 111)

اور اگر خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام نبی یہی سکھاتے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو واحدہ لاشریک مانو اور ساتھ اس کے ہماری رسالت پر بھی ایمان لاؤ اسی وجہ سے اسلامی تعلیم کا ان دو فقروں میں خلاصہ تمام اُمت کو سکھلایا گیا کہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔

197. Ibid., p. 111

"A careful study of the revealed Scriptures amply proves that all prophets have taught that God the Most High should be acknowledged as One having no associate -- and their messengership should also be accepted. In a nutshell, Islamic teaching for the whole ummah is in the words: la ilaha ilal-lahu Muhammadur Rasulullah, (i.e., There is no god except Allah, Muhammad is the Messenger of Allah)."

☆☆☆

198۔حقیقت الوحی ﴿صفحہ 124﴾

یہ تو ہم بیان کر چکے کہ وہ امر جس کا نام توحید ہے اور جو مدارِ نجات ہے اور جو شیطانی توحید سے ایک علیحدہ امر ہے۔ وہ بجز اِسکے کہ وقت کے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے اور اُنکی اطاعت کی جائے میسر نہیں آ سکتا اور صرف توحید خُشک بجز اطاعت رسول کے کچھ چیز نہیں بلکہ اُس مردہ کی طرح ہے جس میں روح نہیں۔اب یہ بیان کرنا رہ گیا ہے کہ قرآن شریف نے ہمارے بیان کے مطابق انسانی نجات کو اطاعت رسول کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے یا اُس کے برخلاف قرآنی تعلیم ہے۔سو اِس حقیقت کے سمجھانے کے لیے ہم آیات ذیل پیش کرتے ہیں۔

(ا) قُل اطیعوا اللّٰہ و اطیعو االرسُول ۔ (14:55) (ترجمہ) کہہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔اور یہ مسلّم اور بدیہی امر ہے خدا کے احکام سے تخلف کرنا معصیت اور موجب دخولِ جہنم ہے اور اس مقام میں جس طرح خدا اپنی اطاعت کیلئے حکم فرماتا ہے ایسا ہی رسولؐ کی اطاعت کے لیے حکم فرماتا ہے جو شخص اس کے حکم سے منہ پھیرتا ہے وہ ایسے جُرم کا ارتکاب کرتا ہے جس کی سزا جہنم ہے۔

198. Ibid., p. 124

"We have already explained that the article of Unity (tauhid) which is prerequisite for salvation and is distinct from the idolatrous conception of God, cannot be obtained except by believing in and obedience to the prophet of the age i.e., the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). And mere tauhid without adherence to this Messenger is meaningless. Rather it is like a corpse bereft of soul. It is now to be seen whether or not the Quran substantiates the view that human salvation depends on the obedience to the Messenger. To elucidate this point, I quote the following verses: 'Say, Obey Allah and obey the Messenger' (24:54). 'And We sent no

messenger but that he should be obeyed by Allah's command' (4:64). According to this verse, a prophet must be obeyed. So how can a person, who holds himself aloof from the obedience to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), obtain salvation?"

☆☆☆

199. حقیقت الوحی ﴿صفحہ 149﴾

اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہونگے اِس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وُہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔

199. Ibid., p. 149

"Although Allah has named me 'Messiah' in Barahin-i Ahmadiyya and has also revealed to me that my advent was foretold by Him and His Messenger -- but since a group of Muslims had stuck to the belief, and I too held the same belief that Jesus would descend from heaven -- I hesitated to take the divine revelation in its actual meaning, and interpreted it and adhered to the belief I shared with the Muslims in general, and published the same belief in Barahin-i Ahmadiyya. But later on divine revelation showered on me like rain to the effect that I was the very Messiah who was to come."

☆☆☆

200۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 149,150﴾

اِسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے، وُہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں اللہ تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہِ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کیلئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوّت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ اور میری نبوّت آنحضرت ﷺ کی ظلّ ہے نہ کہ اصلی نبوّت۔ اِس وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا ہے گیا ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ سے ملا ہے۔

200. Ibid., pp. 149, 150

"Likewise, my belief in the earlier days was that I stand in no comparison to Jesus, son of Mary. He was a prophet and from among the elevated devouts of Allah. And when there was any indication in an inspiration about my proficiency and excellence I took it as a partial superiority. But the divine revelation that showered on me like rain did not keep me fastened to my (previous) belief. I was given the title of prophet in clear words but in the sense that I was a prophet from one aspect and ummati (follower) from the other.

"It should be remembered that many people are misled by the word nabi occurring in my claim and take it as if I have laid claim to a prophethood which was granted to prophets of yore directly by God. They are mistaken. I did not lay any such claim. Rather, it is to prove excellence of spiritual blessings of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), that Allah in His divine prudence and sagacity has granted me this position, and it is through the Holy Prophet's blessings that I have reached the status of prophethood. This is why I cannot be called only a nabi or a prophet, but a prophet from one aspect and an ummati (follower) from the other. Hence I have been named both nabi and ummati (follower) in the Traditions as well as in the revelations to me to show that I have earned every excellence through and by following the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him."

☆☆☆

201۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 151﴾

لیکن قرآن شریف سے ہم کوئی امر زیادہ بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اُس کی تعلیم اتم اور اکمل ہے اور وُہ توریت کی طرح کسی انجیل کا محتاج نہیں۔

201. Ibid., p. 151

"But we cannot go beyond what the Holy Quran has stated, for its teachings are complete and perfect and, unlike the Torah, need no support from the New Testament."

☆☆☆

202۔حقیقت الوحی ‹صفحہ 153›

خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اسکی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دُنیا کی اصلاح کیلئے تھی اِس لئے مجھے وُہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دُنیا کی اصلاح کیلئے ضروری تھیں۔ تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کیلئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اُس فطرت کی وجہ سے وُہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ وھذا محدّیث نعمۃ اللّٰہ ولا فخر.

202. Ibid., p. 153

"In short, since I am a follower of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), who combined in him all the human excellences and whose Shari'ah (Law) was complete and perfect and aimed at the reformation of the world at large, therefore, I too have been endowed with potentiality essential for the reformation of the world. Jesus, peace be upon him, undoubtedly, was not given the innate powers which have been given to me, for he was sent to a particular nation. Had he been in my stead, he could not have achieved, on account of the limited nature of his faculties, what I have been ordained to perform through the faculties endowed to me by Allah's benediction. I say so by way of recounting the divine favours and not in self-praise."

☆☆☆

203۔ حقیقت الوحی ‹صفحہ 178›

ازانجملہ ایک یہ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدّجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے گویا میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائے گا گو وُہ میرے نام سے بھی بے خبر ہوگا اور گو وُہ ایسے ملک میں ہوگا

جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ کافر ہو جائے گا اور دوزخ میں پڑے گا۔ یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افتراء ہے میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا۔

203. Ibid, p. 178

"Dr. 'Abdul Hakim Khan has, in his pamphlet Al-Masih al-Dajjal, accused me, inter alia, of having written in my book that a person who does not accept me, although he may not be aware of me and resides in a country where my message has not reached, is a kafir and shall go to hell. This is baseless imputation. I have never written such things in any of my books or posters. The onus lies on him to substantiate his allegation from my writings."

☆☆☆

204۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 344﴾

یا احمد بارک اللّٰہ فیک ۔ الرحمٰن علم القراٰن. لتنذر قوماً،ماانذر اٰباء ھم ولتستبین سبیل المجر مین. قل انی امرت و انا اوّل المئو منین اے احمد(یہ ظلی طور پر اِس عاجز کا نام ہے) خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی

204. Ibid, p. 344

"Ya Ahmadu barakal lahu fika (O Ahmad [this is the name of this humble servant by way of reflection, zill] Allah has reposed blessings in you."

☆☆☆

205۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 389﴾

جس بلا سے اللہ تعالیٰ بذریعہ کسی نبی یا رسول یا محدث کے اطلاع دیتا ہے وہ ایسی بلا سے زیادہ رد ہونے کے لائق ہوتی ہے جس کی اطلاع نہیں دی جاتی۔

205. Ibid., p. 389

"A visitation foretold by Almighty Allah through a prophet, messenger or muhaddath stands more chances of being warded off as compared to the unexpected visitations."

☆☆☆

206۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 390﴾

اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ اُنکا سراسر افترا ہے۔ بلکہ جس نبوّت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے اُمّتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت ﷺ کے فیض نبوّت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدّد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

206. Ibid, p. 390

"Another insinuation by my opponents is that in order to incite unaware people against me is that they ascribe to me a claim to prophethood, which is palpably false and baseless. I have never

claimed the prophethood which is barred by the Holy Quran. I only claim to be a follower (urnmati) as well as a prophet by the grace and blessings of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, and by such prophethood is meant only that I am a recipient of divine communion and communication in abundance. Hazrat Mujaddid Alf Thani of Sirhind has also stated in his Maktubat that while many persons in this ummah have been and may be in receipt of divine communion and communication till the Day of Judgement, the one who receives this grace in abundance and matters Unseen are disclosed to him is called a prophet."

☆☆☆

207۔ حقیقت الوحی ﴿صفحہ 391﴾

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمّت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گزرے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اِس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دُوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ امور غیبیہ اِس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی۔

207. Ibid, p. 391

"Since I am conspicuous from among the followers (ummati) of the Holy Prophet to receive divine revelation and knowledge of the matters Unseen in such an abundance that none other from the auliya, abdal and aqtab (different orders and distinctions of Muslim saints) preceding me has been in receipt of, I have been distinguished with the title of prophet. All the rest are not eligible for this title because they lack in abundance of divine revelation and knowledge of the matters Unseen which is a pre-requisite for this honour."

☆☆☆

208۔حقیقت الوحی تتمہ (صفحہ 68)

یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے اے نادانو! میری مُراد نبوّت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنخضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوّت سے کثرت مکالمت ومخاطبت آلٰہیہ ہے جو آنخضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اُس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوّت رکھتا ہوں۔ ولکلّ ان یصطلح.

208. Ibid., Supplement, p. 68

"It is sheer insolence, folly and far from truth to say that I have laid claim to prophethood. O ye ignorants! 'Prophethood' here does not mean that, God forbid, I stand against the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and lay claim to prophethood or I have brought a new Shari'ah. By prophethood I mean only the abundance of divine communion and communication, which 1 have obtained by following the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). The existence of communion and communication is also admitted by you. It is thus merely a verbal dispute. Otherwise, the phenomenon which you call communion and communication, I call its abundance prophethood under divine command. Wa li-kulli anyastaliha i.e., one is free to apply his own terminology."

☆☆☆

209۔ حقیقت الوحی تتمہ ﴿صفحہ 102﴾

لیکن وُہ لوگ جو خدا کیلئے نزدیک ملہم اور مکلم کہلاتے ہیں اور مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف رکھتے ہیں اور دعوت خلق کیلئے مبعوث ہوتے ہیں ان کی تائید میں خدا تعالیٰ کے نشان بارش کی طرح برستے ہیں اور دُنیا اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور فعل الٰہی اپنی کثرت کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ جو کلام وہ پیش کرتے ہیں وُہ کلام الٰہی ہے۔ اگر الہام کا دعویٰ کرنیوالے اس علامت کو مدِّ نظر رکھتے تو وُہ اِس فتنہ سے بچ جاتے۔

209. Ibid., Supplement, p. 102

"But those who are called mulham and mukallam by Allah and are favoured with communion and communication and are ordained to invite people to divine guidance, are vindicated by God's signs which pour like rain and the world cannot face them. The countless divine marvels testify that whatever they utter is divine. Had the claimants to divine revelation kept this characteristic in mind, they would have saved themselves from falling into this pitfall."

☆☆☆

210۔ حقیقت الوحی تتمہ الاستفتاء ﴿صفحہ 16﴾

ولا یقول ھٰذا العبد الاماقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا یخرج قدمًامن الھدیٰ ویقولُ اِن اللّٰہ سمّا نی نبیاً بوحیہ وکذٰلک سمیت من قبلُ علیٰ لسان رسُولنا

المصطفٰے :. ولیس مراده من النبوة الا کثرة مکالمة اللّٰه وکثرة انباءٍ من اللّٰه وکثرة مایُوحٰی ویقول مانعنی من النبوة مایُعنیٰ فی الصحف الاُولیٰ .بل ھی درجة لاتُعطیٰ الاّ من اتباع خیر الوریٰ وکلّ من حصلت له ھٰذه الدرجة یکلم اللّٰه ذٰلک الرجل بکلام اکثر واَجلٰے والشریعة تبقیٰ بحالها لا ینقص منها حُکمٌ ولا تزید ھُدی۔

210. Ibid, Supplement, Istifta', p. 16

"And this humble servant says only what the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has said and dares not go a step farther from this guidance. He says that Allah in His revelation has called him a prophet, likewise the Holy Prophet, the Chosen one, too, has verily named him a prophet. His prophethood, however, means nothing but abundance of divine communion, communication and of revelation. And he (i.e., the author) says that by this prophethood is not meant the prophethood which has been mentioned in the previous scriptures, but it is the status (darjah) which can be attained by none other than a true follower (ummati) of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him. And everyone who is elevated thus is spoken to by God frequently. The law (Shari'ah) remains intact so that neither any command is omitted from nor any guidance added to it."

☆☆☆

211 ۔حقیقت الوحی تتمہ، حاشیہ،الاستفتاء(صفحہ 16)

حاشیہ : وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللّٰہ علیٰ النبوۃ.
فالجواب: انہ عز وجل ما سمی ھذاالرجل نبیا الا لا ثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریّۃ
فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الاُمّۃ .و من دون ذٰلک ادّعاء محض
لا دلیل علیہ عند اھل الفطنۃ ولا معنی لختم النبوۃ علیٰ فردٍ من غیر ان تختتم کمالات
النبوۃ علیٰ ذلک الفرد ومن الکمالات العظمی کمال النبی فی الا فاضتہ وھو لا یثبت
من غیر نموذج یوجد فی الا مۃ ثم معذٰلک ذکرتُ غیر مرۃٍ ان اللّٰہ ماارادمن نبوّتی الاّ
کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ وھو مسلّم عند اکابراھل السنۃ فالنزاع لیس الا نزاعاً
لفظیاً فلاتستعجلو ایا اھل العقل والفطنۃ ولعنۃ اللّٰہ علیٰ من ادعیٰ خلاف ذلک مثقال ذرّۃٍ و
معھا لعنۃ الناس والملائکۃ.

211. Ibid, Supplement, Footnote Istifta, p. 16

"If a person asks how can there be a prophet in this ummah when God has put a seal to prophethood, the reply that, in fact, God has given the name of prophet to this is person to prove the excellences of the prophethood of Muhammad, the leader and the best of creation (peace and blessings of Allah be upon him). As a matter of fact the Holy Prophet's excellence can be established only when the excellence of this ummah is proved. And to aspire anything beyond this is vain and unjust. The significance of the Finality of Prophethood with the Holy Prophet is that all the excellences of prophethood have come to an end with him. And from among the great excellences is the Holy Prophet's benefaction which can be proved only when an example can be found in his ummah. Moreover, I have explained time and again that, by my prophethood, God means nothing but abundance of communion and

communication. And this (phenomenon) is an admitted fact for the elders of the Ahl-i Sunnah. Thus it is nothing but a verbal dispute. O wise and sagacious people! Be not rash and let the curse of God and all the people and the angels be upon him who deviates even slightly from this principle."

☆☆☆

212 ـ حقیقت الوحی تتمه ، الاستفتاء (صفحه 22)

وان نبیّنا خاتم الا نبیاء لَا نبی بعد ہ الاّ الذی ینور بنورہ ویکون ظهور ہ ظل ظهورہ . فالوحی لناحق وملک بعد الا تباع . وهو ضالّةُ فطر تناو وجد ناہ من هٰذ ا لنبی المطاع. فاعطینا مجاناً من غیر الا شتراء والمؤ من الکاملٰ هو الذی رزق من هٰذه النعمة . علیٰ سبیل الموهبة . والذی لم یزرق منه شیئاًیخاف علیه سُو ء الخاتمة .

212. Ibid., Supplement, Istifta, p. 22

"Verily, our Holy Prophet is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya). There is no prophet after him but one who is illuminated by his light and whose manifestation is the manifestation of his reflection (zill). And (to receive) revelation is our privilege and through his obedience (to the Holy Prophet) it becomes our property. And it is the lost property of our dispensation which we have found through the Master Prophet. Thus we have had it gratis. And a perfect believer is always nourished with this favour (ni'mat) as a bounty (mauhibah). And it is apprehended that a person devoid of this boon is doomed to face a gloomy end."

☆☆☆

213.حقیقت الوحی تتمه ،الاستفتاء (صفحه 64)

والنبوة قدا نقطعت بعد نبینا صلےٰ اللّٰہ علیه وسلم ولاکتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقة . ولا شریعة بعد الشریعةالمحمدیة . بیدانی سُمیتُ نبیًّا علےٰ لسان خیر البریة . ذلک امر ظلیّ مِنْ برکات المتا بعة وما اریٰ فی نفسی خیراً و وجد تُ کُلّما وجدت ُمن ھٰذ النفس المقدسة . وماعنی اللّٰہ من نبوتی الاکثرة المکالمة و المخاطبة ولعنة اللّٰہ علیٰ من اراد فوق ذٰلک اوحسب نفسه شیئًا اواخرج عنقه من الربقة النبو یة. وان رسولنا خاتم النبیین علیه انقطعت سلسلة المرسلین فلیس حق ّاحدٍ اَنْ ید عیّ النبوّة بعد رسولنا المصطفےٰ علی الطریقة المستقلة . ومابقی بعده الا کثرة المکالمة . وھوبشرط الا تبا ع لا بغیر متابعة خیر البریة . وو اللّٰہ ماحصل لی ھذٰا المقام الامن انوار اتبا ع الا شعة المصطفویة . وسُمِیّتُ نبیّا من اللّٰہ علی طریق المجاز لاعلیٰ وجه الحقیقة .

213. Ibid., Supplement, Istifta, p. 64

"Prophethood has admittedly been terminated with the advent of our Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him. There is now neither any book besides the Quran, the best of the Scriptures nor any Shari'ah other than Shari'ah of Muhammad. The Holy Prophet, who is the best of all creation, has given me the name 'prophet' which is a reflection of countless blessings earned by obeying him faithfully. I see no virtue of my own. I owe accomplishments to this holy soul. My prophethood in the divine lingo means only abundance of communion and communication. Let the curse of Allah be upon him who aspires anything beyond this and arrogates or pulls his neck away from the yoke of obedience to this Holy Prophet. Our Messenger (peace and blessings of Allah be upon him), is undoubtedly the Khatam al-Anbiya

and with him has terminated the chain of the messengers; so no one can now claim perfect prophethood after our Messenger, the Chosen one. Nothing is now left after him except abundance of communion and communication and even that cannot be received without obedience to the Holy Prophet, who is the best of mankind. I declare it on solemn affirmation that I have attained this status only by following the beams of light radiated from his prophethood, and that I have been called a prophet by God only metaphorically and not by way of reality."

☆☆☆

214 ـ براهین احمدیه جلد ۵ ‹15اکتوبر 1908ء› صفحه 44

اگر درمیانی زمانہ میں یہ غلطیاں نہ پڑتیں تو پھر مسیح موعود کا آنا فضول اور انتظار کرنا بھی فضول تھا۔ کیونکہ مسیح موعود مجدد ہے اور مجدد غلطیوں کی اصلاح کے لئے ہی آیا کرتے ہیں۔

214. Barahin-i Ahmadiyya, vol. v, (October 15, 1908) p. 44

"Had no errors been crept in religion during the intervening period there was hardly any justification for the advent of the Promised Messiah and it was futile to wait for him. The Promised Messiah is, after all, a reformer (mujaddid) who comes only for the rectification of errors."

☆☆☆

215۔ براھین احمدیہ جلد ۵ ﴿صفحہ 53﴾

ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے۔ بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا کہ اُنکی طرف سے وحی کے دعوے پر تکفیر کا انعام ملے گا اور سب علماء متفق ہو کر در پے ایذا و بیخ کنی ہو جائینگے۔ کیونکہ اُنکے نزدیک بعد سیدنا جناب ختمی پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی الٰہی پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے۔ اور بالکل غیر ممکن ہے کہ اب کسی سے مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ ہو۔

215. Ibid., p. 53

"Even so much was not expected of the people that they would be able to accept that revelation without law has not ended after the prophethood of the Holy Prophet and would continue till the Last Day. On the other hand, it was obvious that a claimant of such a revelation will be dubbed a renegade (kafir) and all the ulama will join hands for his persecution and extermination because divine revelation, according to them, has been sealed after the Holy Prophet up to the Last Day and that it is absolutely impossible that God should now grant divine communion and communication to any person."

☆☆☆

216۔ براہین احمدیہ جلد ۵ ﴿صفحہ 67﴾

حالانکہ خدا تعالےٰ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن پر غیب کامل کے امور ظاہر نہیں کئے جاتے بلکہ محض اُن بندوں پر جو اصطفاء اور اجتباء کا مرتبہ رکھتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے لَا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا اِلّا من ارتضٰی من رسول یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو غالب ہونے نہیں دیتا مگر اُن لوگوں کو جو اُسکے رسول اور اُسکی درگاہ کے پسندیدہ ہوں۔

216. Ibid., p. 67

"Allah proclaims in the Holy Quran that secrets of the absolute Unseen are not unfolded to every believer but only his selected and chosen servants are blessed with this favour, as the Quran says: la yuzhiru 'ala ghaibihi ahadan illa man irtaza min rasulin i.e., 'He makes His secrets known to none except a messenger whom He chooses' (72: 26, 27)."

☆☆☆

217۔ براہین احمدیہ جلد ۵ ﴿صفحہ 81﴾

جیسا کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ آئینہ جو ایک سامنے کھڑے ہونیوالے مُنہ کے تمام نقوش اپنے اندر لے کر اس مُنہ کا خلیفہ ہو جاتا ہے اسی طرح ایک مومن بھی ظلّی طور پر اخلاق اور صفات الٰہیہ کو اپنے اندر لے کر خلافت کا درجہ اپنے اندر حاصل کرتا ہے اور ظلّی طور پر الٰہی صورت کا مظہر ہو جاتا ہے اور جیسا کہ خدا غیب الغیب ہے اور اپنی ذات میں وراء الوراء ہے ایسا ہی یہ مومن کامل اپنی ذات میں غیب الغیب اور وراء الوراء ہوتا ہے۔ دنیا اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی۔

217. Ibid, p. 81

"Just as we can say that the mirror which reflects all the facial contours of the person facing it becomes the replica, similarly, when the divine

disposition and characteristics are reflected in a believer he becomes a manifestation of the divine face by way of zill. And as God is the Unseen of the Unseen (ghaib al-ghaib) and His being (dhat) is beyond of the beyonds (wara al-wara), similarly, this perfect believer is also possessed of these characteristics which are realities incomprehensive to the world at large."

☆☆☆

218۔ براهین احمدیه جلد ۵ ‹صفحه 114›

پھر اس نادان مولوی کے اس قول پر مجھے تعجب آتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ سچے نبی یا ملہم کا یہ نشان نہیں ہے کہ جس بات کی تبلیغ کا خدا اس کو حکم دے وہ دانستہ اور عمدًا اپچیس برس تک اس کو چھپائے رکھے۔ اس نادان کو اب تک یہ بھی معلوم نہیں کہ تبلیغ الٰہی احکام کے متعلق ہوتی ہے نہ ایسی پیشگوئیوں کے متعلق جن کی اشاعت کیلئے ملہم مامور بھی نہیں بلکہ اختیار رکھتا ہے چاہے ان کو شائع کرے یا نہ کرے۔

218. Ibid., p. 114

"I am surprised at the statement of this ignorant maulvi that it is not worthy of a true prophet or an inspired one (mulham) that he should withhold knowingly and intentionally for twenty-five years what God had bade him to announce. The poor fellow does not know that it is a command of God which has to be announced, but publicity of the prophecies is not obligatory for an inspired one and it is discretionary for him that he may or may not publicise them."

☆☆☆

219۔ براهين احمديه جلد ۵ ﴿صفحه 139﴾

سو سچے دین کا متبع اگر خود نفس امّارہ کے حجاب میں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے کلام کو سن سکتا ہے سو ایک اُمتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔

اور اگر نبی کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس پر شریعت نازل ہو یعنی وہ نئی شریعت لانے والا ہو تو یہ معنے حضرت عیسیٰ پر بھی صادق نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ شریعت محمدیہ کو منسوخ نہیں کر سکتے ان پر کوئی ایسی وحی نازل نہیں ہو سکتی جو قرآن شریف کو منسوخ کرے بلکہ اُنکے دوبارہ لانے سے یہ وہم گذرتا ہے کہ شائد اُنکے ذریعہ سے شریعت اسلامیہ میں کچھ تبدیل ترمیم کیا جائیگا ورنہ اگر نبی کے صرف یہ معنے کئے جائیں کہ اللہ جلشانہ اس سے مکالمہ و مخاطبہ رکھتا ہے اور بعض اسرار غیب کے اس پر ظاہر کرتا ہے تو اگر ایک اُمتی ایسا نبی ہو جائے تو اس میں حرج کیا ہے خصوصاً جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اکثر جگہ یہ اُمید دلائی ہے کہ ایک اُمتی شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنے اولیاء سے مکالمات اور مخاطبات ہوتے ہیں۔

219. Ibid, p. 139

"Now if the follower of a true religion is not under the influence of his carnal passions (nafs ammarah), he can listen to the words of Allah. It is the hallmark of a true religion that it enables its follower (ummati) to become as such a prophet. If the word nabi is used for a person in the sense that Allah grants him communion and communication and certain Unseen secrets are unfolded to him, there is no harm for an ummati to become such a prophet. Allah has, at many places in the Quran, held out the promise that an ummati can be granted the favour of divine communion and communication. And God, in fact, does commune and communicate with saints (auliya)."

☆☆☆

220۔ براهين احمديه جلد ۵ (صفحه 181)

قولہ۔احادیث میں نازل ہونے والے عیسیٰ کو نبی اللہ کے نام سے پکارا گیا ہے تو کیا قرآن اور حدیث سے ثابت ہوسکتا ہے کہ محدث کو بھی نبی کہا گیا ہے۔

اقول۔عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے معنے صرف پیشگوئی کرنے والے کے ہیں جو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر پیش گوئی کرے۔پس جبکہ قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے جو بتوسط فیض اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خدا تعالی سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہوا اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پاوے تو پھر ایسے نبی اس اُمت میں کیوں نہیں ہوں گے اسپر کیا دلیل ہے۔ہمارا مذہب نہیں ہے کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے صرف اُس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدید ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعوی کیا جائے۔لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اُسکی وحی میں اُمتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اُسکا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کی احکام کے مخالف نہیں کیونکہ یہ نبوت بباعث اُمتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں ہے۔

220. Ibid, p. 181

"Question: The Promised Messiah has been called a prophet of God in the reports (ahadith). Can it be proved from the Quran and Hadith that a muhaddath has also been called a nabi (prophet)?

Answer: The word nabi in Arabic and in Hebrew means 'a person, who prophesies, after receiving revelation (ilham) from God.' Now, according to the Quran, the door of such a prophethood is not closed -- and a person through obedience to and grace of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), may be honoured with divine communion and communication, and matters Unseen may be unveiled to him through divine revelation. What is the justification that such prophets are not to appear in this ummah? I do not believe that a

seal has been put on such prophethood. Prophethood which carries elements of new commands of Shari'ah which is independent of the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), has, no doubt, been barred for ever. However, a person held an ummati in God's revelation to him and also called prophet (by Him) is not against the teachings of the Quran, because prophethood, by virtue of the followership of Muhammad, (peace and blessings of Allah be upon him), is in fact a reflection (zill) of the Holy Prophet's prophethood and is in no sense an independent prophethood (nubuwwah)."

☆☆☆

221- براھین احمدیه جلد ۵ ‹صفحه 138,139›

بعض یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی اُمت میں سے ہوگا لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اُسکا نام نبی اللہ رکھا ہے پھر کیونکر ہم مان لیں کہ وہ اسی اُمت میں سے ہوگا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیا گیا۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اُس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک اُمتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اُس حالت میں کہ وہ اُمتی اپنے اسی نبی متبوع سے فیض پانیوالا ہو۔ بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس اُمت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بے نصیب قرار دیا جائے۔ وہ دین۔ دین نہیں ہے۔ اور نہ وہ نبی نبی ہے جسکی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہوسکے۔

221. Ibid, pp. 138, 139

"Some people argue that although, according to Sahih Bukhari and Muslim, the coming Messiah will be from this ummah but in al-Sahih of Muslim he has been clearly named "prophet of God". How should we take it for granted that he will be from among this ummah?

The answer is that all this unfortunate error has arisen (the word) nabi. Nabi means only recipient of knowledge of the Unseen through revelation of God and is honoured with divine communion and communication. The bringing of a new law (Shari'ah) is not necessary for him nor is it essential that he should not be a follower of a law-bearer prophet. Thus there is no harm in declaring a follower (ummati) such a prophet, particularly when the follower derives this grace from his Master-Prophet. On the other hand, it is distressing if this ummah, after the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is deprived of divine communication till the Last Day. A religion or a prophet whose follower cannot win the favour of Allah and divine communication is not worth its name."

☆☆☆

222۔ براھین احمدیه جلد ۵ ﴿صفحه 182﴾

ہاں اگر آنے والے عیسیٰ کی نسبت حدیثوں میں صرف نبی کا لفظ استعمال پاتا اور اُمتی اُس کا نام نہ رکھا جاتا تو دھوکا لگ سکتا تھا۔ مگر اب تو صحیح بخاری میں آنے والے عیسیٰ کی نسبت صاف لکھا ہے که امامکم منکم یعنی اے اُمتیو! آنے والا عیسیٰ بھی صرف ایک اُمّتی ہے نہ اور کچھ۔ ایسا ہی صحیح مسلم میں بھی اُسکی نسبت یہ لفظ ہیں که امامکم منکم یعنی وہ عیسیٰ تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا یعنی ایک فرد اُمت میں سے ہوگا۔

اب جبکہ ان حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنے والا عیسیٰ اُمتی ہے تو کلام الٰہی میں اُسکا نام نبی رکھنا اُن معنوں سے

نہیں ہے جوایک مستقل نبی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں بلکہ اس جگہ صرف یہ مقصود ہے کہ خدا تعالےٰ اُس سے مکالمہ مخاطبہ کریگا اور غیب کی باتیں اُسپر ظاہر کرے گا اسلئے باوجود اُمتی ہونے کے وہ نبی بھی کہلائیگا اور اگر یہ کہا جائے کہ اس اُمت پر قیامت تک دروازہ مکالمہ مخاطبہ اور وحی الٰہی کا بند ہے تو پھر اس صورت میں کوئی اُمتی نبی کیونکر کہلا سکتا کیونکہ نبی کے لئے ضروری ہے کہ خدا اُس سے ہم کلام ہو تو اسکا یہ جواب ہے کہ اِس اُمت پر یہ دورازہ ہرگز بند نہیں ہے اور اگر اس اُمت پر یہ دروازہ بند ہوتا تو یہ اُمت ایک مردہ اُمت ہوتی اور خدا تعالیٰ سے دور اور مہجور ہوتی اور اگر یہ دروازہ اس اُمت پر بند ہوتا تو کیوں قرآن میں یہ دعا سکھلائی جاتی کہ **اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم**۔

222. Ibid., p. 182

"Had the word 'prophet' occurred for the coming Messiah only in ahadith and the name ummati (follower) not assigned to him, there could have been some misunderstanding. But the fact is that it has been clearly mentioned in al-Sahih of Bukhari, imamu-kum min-kum i.e., O followers, even the coming Messiah is an ummati (follower) and nothing else. Similarly, in al-Sahih of Muslim the following words occur about him, amma-kum min-kum i.e., the Messiah (to come) will be your imam and from among you. In other words, he will be a member of this ummah. Now, when it has been established from the Traditions that the Promised Messiah is a follower, therefore, the use-of word prophet for him in divine communication does not connote an independent prophethood but merely suggests that God will commune and communicate with him and will reveal to him matters Unseen. So, in spite of being a follower he has also been named a prophet. If it be said that the door of communion, communication and revelation has been closed in this ummah up to the Last Day, then, how can a follower be called a prophet in such circumstances, for it is essential for a prophet to be communicated by God? An answer to this is that this door was never closed on this ummah. Had it been so this

ummah would have been a dead one -- far away from and forsaken by God. Moreover, if this door was closed, why the Quran taught the prayer, ilidinas siratal mustaqim siratal lazina an-'amta 'alaihim, (Guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours)."

☆☆☆

223۔ براهين احمديه جلد ۵ (صفحه 183)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپؐ کے بعد دروازہ مکالمات ومخاطبات آلہیہ کا بند ہے اگر یہ معنے ہوتے تو یہ اُمت ایک لعنتی اُمت ہوتی جو شیطان کی طرح ہمیشہ سے خدا تعالیٰ سے دور ومہجور ہوتی بلکہ یہ معنے ہیں کہ براہ راست خدا تعالیٰ سے فیض وحی پانا بند ہے اور یہ نعمت بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو ملنا محال اور ممتنع ہے اور یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر ہے کہ ان کی اتباع میں یہ برکت ہے کہ جب ایک شخص پورے طور پر آپؐ کی پیروی کرنیوالا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہو جائے۔

223. Ibid., p. 183

"And the Holy Prophet (peace and blessings of Allah he upon him) has been declared the Khatam al-Anbiya. It does not mean that the door of divine communion and communication has been closed after him. Had this been the case, this ummah would have been a cursed one and would have remained away from and forsaken by God. In fact, it signifies that the favour of direct revelation from God is now stopped and it is not possible for a person to receive this blessing but through faithfully following the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Here lies the glory of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and his blessings that when a person follows and obeys him faithfully, he is gifted with divine communion and communication."

☆☆☆

224۔ براهين احمديه جلد ۵ ﴿صفحه 183﴾

اسی وجہ سے تو حدیث میں آیا کہ **علماء امّتی کا بنیاء بنی اسرائیل** یعنے میری اُمت کے علماء ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء ربانی کو ایک طرف اُمتی کہا اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت دی ہے۔

224. Ibid., p. 183

". . . It occurs in the Hadith: ulamau ummati ka-anbiya bani israil, i.e., the (divinely) learned from my ummah will be like the prophets of Israel. Here, too, the divinely learned ones have been called followers on the one hand and likened to prophets on the other."

☆☆☆

225۔ براهين احمديه جلد ۵ ﴿صفحه 184﴾

یاد رہے کہ خدا تعالے کی صفات کبھی معطل نہیں ہوتیں پس جیسا کہ وہ ہمیشہ سُنتا رہے گا ایسا ہی وہ ہمیشہ بولتا بھی رہے گا۔ اس دلیل سے زیادہ تر صاف اور کونسی دلیل ہوسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے سُننے کی طرح بولنے کا سلسلہ بھی کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ نبی کے نام پر اکثر لوگ کیوں چڑ جاتے ہیں جس حالت میں یہ ثابت ہوگیا ہے کہ آنے والا مسیح اِسی اُمت میں سے ہوگا پھر اگر خدا تعالیٰ نے اُسکا نام نبی رکھ دیا تو حرج کیا ہوا۔ ایسے لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ اسی کا نام اُمتی بھی تو رکھا گیا ہے اور اُمتیوں کی تمام صفات اسمیں رکھی گئی ہیں پس یہ مرکب نام ایک الگ نام ہے۔ اور کبھی حضرت عیسیٰ اسرائیلی اس نام سے موسوم نہیں ہوئے اور مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمتی کر کے بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔ اور ہر اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں ظلی طور پر نبی ہوں۔ پس میں امتی بھی ہوں اور ظلی طور پر نبی بھی ہوں۔

225. Ibid., p. 184

"Let it be borne in mind that God's attributes are never suspended. He will always hear and always speak. This is an undeniable argument that His attribute of speaking will never cease like His attribute of hearing. And this proves that there will always be a group of people with whom God will communicate. I fail to understand why people are often irritated on hearing the words 'prophet'. When it has been proved that the coming Messiah will be from among this ummah, where lies the harm if God has named him 'prophet'. These people do not realise that he has been called an ummati too and all the qualities of a follower are to be found in him. So, this appellation combines two distinct qualities. Jesus of Israel was never called ummati while God has, in my revelations, repeatedly called me a follower as well as a prophet."

☆☆☆

226۔ براھین احمدیہ جلد ۵ ‹صفحہ 188›

اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام میں نے پائے۔ایک میرا نام اُمتی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام غلام احمد سے ظاہر ہے۔دوسرے میرا نام ظلّی طور پر نبی رکھا گیا جیسا کہ خدا تعالےٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں یہ میرا نام احمد رکھا اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا۔اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں ظلّی طور پر نبی ہوں پس میں اُمتی بھی ہوں اور ظلّی طور پر نبی بھی ہوں۔

226. Ibid., p. 188

"Likewise, God has given me two names. I have been called a follower as is evident from my name 'Ghulam Ahmad' (servant of Ahmad) and also a prophet by way of reflection (zill) as God named me Ahmad in

revelations reproduced in the earlier parts of Barahin-i Ahmadiyya and has repeatedly called me by this name. It indicated that I was prophet by way of zill. So, I am a follower as well as a prophet (nabi) by way of zill."

☆☆☆

227۔ براهين احمديه جلد ۵ ﴿صفحه 188﴾

کوئی شخص اس جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکا نہ کھاوے میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں ہے جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے کوئی مستقل نبی اُمتی نہیں کہلا سکتا ہے۔ مگر میں اُمتی ہوں۔ پس یہ صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا تا حضرت عیسیٰ سے تکمیل مشابہت ہو۔

227. Ibid., p. 188

"Let nobody be taken in by the word 'prophet' used here. I have explained it repeatedly that this does not construe prophethood which is called perfect and independent. A perfect and independent prophet cannot be called a follower (ummati) while I am a follower. Thus it is only an honorific title from God which I have earned through faithfully following the Holy Prophet Muhammad, (peace and blessings of Allah be upon him), so that resemblance with Jesus is accomplished."

☆☆☆

228۔ براهين احمديه جلد ۵ ﴿صفحه 189﴾

كُلّ بركةٍ من محمدٍ صلى الله عليه وسلم فتبارك من تعلم وعَلَّم۔ یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے تعلیم کی یعنی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اور پھر بعد اس کے بہت برکت والا وہ ہے جس نے تعلیم پائی یعنی یہ عاجز ۔ پس اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام اُمتی ہوا۔ اور پورا عکس بنوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہو گیا پس اس طرح پر مجھے دو نام حاصل ہوئے ۔ جو لوگ بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں آنے والے عیسٰی کا نام نبی رکھا گیا ہے اُن پر لازم ہے کہ یہ ہمارا بیان توجہ سے پڑھیں کیونکہ جس مسلم میں آنے والے عیسٰی کا نام نبی رکھا گیا ہے اُسی مسلم میں آنے والے عیسٰی کا نام اُمتی بھی رکھا گیا ہے اور نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے۔

228. Ibid, p. 189

"Kullu barakatim min Muhammadin, sallal lahu 'alaihi wa sallam. Mubarakun man ta'allama wa 'allama i.e., every blessing emanates from Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him. Thus blessed is the Master (the Prophet Muhammad) as well as his disciple (i.e., this humble servant)! As a result of this perfect obedience I was named follower (ummati) and by appropriating the full reflection of prophethood I was named prophet. Virtually, I acquired two names. Those who raise the objection time and again that in al-Sahih of Muslim the coming Messiah has been called a prophet should read this explanation of mine carefully. For Jesus who has been named prophet in Muslim has also been called a follower (ummati) in the same book. This interpretation can be deduced not only from the Traditions but also from the Quran."

☆☆☆

229۔ براھین احمدیہ جلد ۵ ﴿صفحہ 192,193﴾

پھر ہم اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور دھوکا کھانا ہے کہ حدیثوں میں مسیح موعود کے بارے میں نبی کا نام دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ انہیں حدیثوں میں اگر چہ آینوالے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے مگر اُس کے ساتھ ایک ایسی شرط لگا دی گئی ہے کہ اس شرط کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں کہ اس نبی سے مراد حضرت عیسیٰ اسرائیلی ہوں۔ کیونکہ باوجود نبی نام رکھنے کے اس عیسیٰ کو اُنہیں حدیثوں میں اُمتی بھی قرار دیا ہے اور جو شخص اُمتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا وہ بہداہت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو اُمتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ اُمتی اُسکو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو۔ اور پھر آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اُسکو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں سکتے کہہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور اُنکی معرفت ناتمام ہے۔ پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ اُمتی ہرگز نہیں ہیں گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ اُن ہدایتوں کے پیرو تھے جو اُن پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہ راست خدا نے اُن پر تجلی فرمائی تھی۔ یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا وہ اُمتی کہلاتے۔ ان کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی کہ اُن کتابوں پر عمل کریں اور کروایں۔

229. Ibid, pp. 192, 193

"Reverting to the issue, I urge that it is erroneous and deceptive to take the word nabi used for the Promised Messiah in the Traditions as actually referring to Jesus. Although the coming Messiah has been named prophet in the Traditions yet it has been subjected to a condition which makes it impossible that the prophet referred to is Jesus of Israel. Because, in spite of the fact that this Jesus has been called a prophet, he has also been called an ummati in these Traditions. Anyone who carefully ponders over the real significance of an ummati will fully grasp that to hold Jesus of Israel an ummati is tantamount to unbelief (kufr) for the obvious reason that an ummati is a person who is deficient, distracted and faithless for lacking the guidance of the Holy Quran and the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). And, thereafter, he attains faith and perfection through obedience to the Holy Quran and the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Obviously, to entertain such a belief about Jesus is a blasphemy. May be he ranks lower to the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), in order of precedence, but it cannot be said that unless he joins the ummah of the Prophet of Islam after his manifestation in the world for the second time he is, God forbid, misled, erring and deficient in faith and that his divine knowledge is imperfect. Thus, I assure my opponents that Prophet Jesus is not a follower (ummati) at all, although he and all other prophets believed in the truthfulness of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). These prophets were the followers of those (divine) instructions which were revealed to them and God had illumined them directly. They were never raised to prophethood after following the Holy Prophet and receiving spiritual instructions from him, so that they could be called his followers (ummati). God, as is clear from the Quran, had revealed to them separate books and they were instructed to act upon those and bid others to do likewise."

☆☆☆

230۔ نزول المسیح (20 اگست 1902ء) صفحہ 2,3

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی یعنی خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سُنّت قرار دیدیا ہے کہ وُہ اور اُسکے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اُس کا رسولؑ یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اُسی میں ہوکر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔

حاشیہ۔ یہ قول اِس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آنیوالا مہدی و مسیح موعود میرا اسم پائے گا اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا یعنی اسکی طرف سے کوئی نیا دعویٰ نبوّت اور رسالت کا نہیں ہوگا جیسا کہ ابتدا سے قرار پاچکا ہے وُہ محمدی نبوّت کی چادر کو ہی ظلّی طور پر اپنے پر لے گا اور اپنی زندگی اُسی کے نام پر ظاہر کریگا اور مرکر بھی اُسی کی قبر میں جائیگا تا یہ خیال نہ ہو کہ کوئی علیحدہ وجود ہے اور یا علیحدہ رسول آیا بلکہ بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم الانبیاء تھا مگر ظلّی طور پر۔ اسی راز کے لئے کہا گیا کہ مسیح موعود آنحضرت ﷺ کی قبر میں دفن کیا جائے گا کیونکہ رنگ دوئی اس میں نہیں آیا پھر کیونکر علیحدہ قبر میں تصوّر کیا جائے۔ دُنیا اس نکتہ کو نہیں پہچانتی۔ اگر اہلِ دُنیا اِس بات کو جانتے کہ اسکے کیا معنی ہیں کہ **اِسمُہٗ کَاِسمِی وَیُدفَنُ مَعِی فِی قَبرِی**۔ تو وُہ شوخیاں نہ کرتے اور ایمان لاتے۔ اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنے باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وُہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوّت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوّت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفٰے اور مجتبٰی نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔

230. Nuzul al-Maslh (August 20, 1902), pp. 2, 3

"Katabal lahu la-aghlabanna ana wa rusuli -- Allah has written down I and my apostle shall certainly prevail - (58:21) -- which means that God has decreed it at the very beginning and has declared it to be His law and practice that He and His apostles are to be always triumphant. Thus, I am His messenger (rasul) i.e., His sent one (faristada), without a new Shari'ah, a new claim or a new title, but after receiving the name of the same gracious Prophet (who is) the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and having been lost in him, I have appeared as his manifestation (mazhar)."

Footnote:

This is in accordance with the hadith that the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has said that the coming Mahdi and the Promised Messiah will bear his name and no other name i.e., he will not claim separate prophethood or messengership. Rather, as it has been predestined, he would put on the mantle of the prophethood of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), by way of zill and would live for the sake of his name and even after his death would be buried in his grave so that it may not be said that he had a separate existence or that another messenger had appeared. On the other hand, the one who came was Khatam al-Anbiya by way of baruz. The mystery of the statement that the Promised Messiah will be buried in the grave of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is that there was no duality between them. Why should he then be considered as buried separately in another grave? People cannot appreciate its significance. But if they knew the essence of: ismuhu ka-ismi wa yudfinu ma-'i fi qabri (his name will be my name and he will be buried in my grave), they would not have shown such audacity and would rather have believed in it. Let it be borne in mind that I am not a messenger or a prophet carrying a new Shari'ah, a new claim or a new title; I am rather a messenger as well as a prophet, specifically by way of perfect reflection (zilliyat-i kamilah). I am the mirror in which the

face and prophethood of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), has been perfectly reflected. If I were a separate claimant of prophethood, then God would neither have given me the names, Muhammad, Ahmad, Mustafa and Mujtaba nor given the title khatam al-auliya like Khatam al-Anbiya. On the other hand, 1 would have come with a different name."

☆☆☆

231۔ نزول المسیح ﴿صفحہ 5﴾ حاشیہ

اگر رجعت حقیقی ہوتو پھر سب میں حقیقی چاہیے نہ صرف حضرت عیسیٰؑ میں۔ کیا وجہ کہ ہمارے نبیؐ کی رجعت تو بروزی طور پر مہدی کے لباس میں ہو اور عیسیٰؑ کی رجعت واقعی طور پر محمدی مسیح کا نام ابن مریم رکھا گیا اور پھر اُسی خاتم الخلفاء کا نام باعتبار ظہور بیّن صفات محمدیہ کے محمد اور احمد رکھا گیا اور مستعار طور پر رسول اور نبی کہا گیا اور اُسی کو آدم سے لیکر اخیر تک تمام انبیاء کے نام دیئے گئے۔

231. Ibid, Footnote p.5

"If the return (of Jesus) was to be in his real person, it should be so in the case of other prophets as well. Why should the return of our Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, be as baruz in the form of Mahdi and in the case of Jesus it is to be his own person?

"The Muhammadi Messiah has been given the name of Ibn-i Maryam (son of Mary) and this very khatam al-khulafa has been named Muhammad and Ahmad due to the vivid manifestation of the attributes of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), and has been metaphorically called messenger and prophet. And it is he who has also been given the names of all the prophets beginning from Adam till the last."

☆☆☆

232۔ نزول المسیح ﴿صفحہ 89﴾

اسی طرح خضر جو نبی نہیں تھا اور اس کو علم لدنی دیا گیا تو کیا اس کا الہام ظنّی تھا یقینی نہیں تھا تو کیوں اس نے ناحق ایک بچہ کو قتل کر دیا۔ اور اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ الہام کہ نبی ﷺ کو غسل دینا چاہیئے یقینی اور قطعی نہ تھا تو کیوں انہوں نے اس پر عمل کیا۔ پس اگر ایک شخص اپنی نابینائی سے میری وحی سے منکر ہے تاہم اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے اور پوشیدہ دہریہ نہیں تو اس کے ایمان میں یہ بات داخل ہونی چاہیئے کہ یقینی قطعی مکالمہ الٰہیہ ہوسکتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی یقینی پہلی اُمتوں میں اکثر مردوں اور عورتوں کو ہوتی رہی ہے اور وہ نبی بھی نہ تھے اس اُمّت میں بھی یقینی اور قطعی وحی کا وجود ضروری ہے۔ تا یہ اُمّت بجائے افضل الامم ہونے کے احقر الامم نہ ٹھہر جائے۔

232. Ibid., p. 89

"Similarly, Khidr was not a prophet but was endowed with divine knowledge. And if his inspiration was just conjectural (zanni) and not definite, why did he kill a child unjustly? And if the inspiration of the Holy Prophet's companions that (the body of) the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), should be given a bath, was not absolute and definite, why did they act upon it... Thus, if a person, due to lack of insight, rejects my revelation, then if he claims to be a Muslim and is not an atheist in disguise, he should firmly believe that absolute and definite communication from God does exist. Since definite revelation from God was given to most of the men and women of previous nations, although they were not prophets, (likewise) in this ummah, too, the existence of absolute and definite revelation is essential so that this ummah being the best of the nations, may not become the worst of them."

☆☆☆

233۔ نزول المسیح (صفحہ 109)

کیونکہ وہ یہ دُعا سکھلاتا ہے کہ اِھدِ نَا الصِّراطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ انعَمتَ علیھِم اِس دُعا میں اُس انعام کی امید دلائی گئی ہے جو پہلے نبیوں اور رسولوں کو دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ اُن تمام انعامات میں سے بزرگ تر انعام وحی یقینی کا انعام ہے کیونکہ گفتارِ الٰہی قائم مقام دیدارِ الٰہی ہے کیونکہ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ پس اگر کسی کو اس اُمّت میں سے وحی یقینی نصیب ہی نہیں اور وہ اس بات پر جرأت ہی نہیں کر سکتا کہ اپنی وحی کو قطعی طور پر مثل انبیاء علیہم السلام کے یقینی سمجھے اور نہ اسکی ایسی وحی ہو کہ انبیاء کی اُسکے ترکِ متابعت اور ترکِ عمل پر یقینی طور پر دُنیا کا ضرر متصور ہو سکے تو ایسی دُعا سکھلانا محض دھوکا ہوگا کیونکہ اگر خدا کو یہ منظور ہی نہیں کہ بموجب دُعا اھد ناالصراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم . انبیاء کے الہامات میں اس امت کو بھی شریک کرے۔

233. Ibid., p. 109

"He (Allah) has taught us the prayer: Ihdinas siratal mustaqim siratal la-zina an-'amta 'alaihim (Guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours). This prayer has promised us the award of the gift which was bestowed on previous prophets and messengers. Obviously, the best of these gifts is that of definite revelation because the divine communication is a symbol of divine favour and vision and a proof that God does exist. If none from this ummah is a recipient of definite revelation nor does he dare to assert that revelations to him are as definite as those of the prophets and that non-compliance with and disregard of which does not bring affliction in this world, the teaching of such a prayer would thus be futile, if Allah is not inclined to bless this ummah like the previous prophets with revelation invoked in the verse: 'Guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours'."

☆☆☆

234۔ لجۃ النور〈فروری 1910ء〉 صفحہ 37,38

اگر تو اپنے قول میں سچا ہے؟ کیا تجھے عصائے موسیٰ کی طرح کا عصا عطا کیا گیا؟ یا اس کی طرح نافرمان کے لئے خون کا نشان دیا گیا؟ یا دیکھنے والے کے لئے ید بیضا کا معجزہ دیا گیا؟ یا کیا تجھے قرآن کی طرح کا کوئی اعجاز عطا کیا گیا؟ یا کیا تجھے نبیؐ آخرالزمان کی طرح کی بلاغت عطا کی گئی؟ کیوں کہ ولی اللہ تو رسول کے نقش قدم پر آتا ہے اور اس کو وہ خوارق عطا کئے جاتے ہیں جو اس کے متبوع مقبول رسول کو عطا کئے گئے۔ اور تمام اہل دل اس بات پر متفق ہیں کہ ولایت نبوت کا ظل ہے۔ پس مختلف کمالات جو اصل میں موجود ہوتے ہیں وہ ان کے ظل کو ظلی طور پر عطا کئے جاتے ہیں۔

234. Lujjat al-Noor (February 1910), pp. 37, 38

"If you are sincere in your claim, then show us what excellence you have been gifted with? Have you a staff like that of Moses or the sign of blood for the disobedients or his shining hand to show them or you have been given a miracle like the Quran or granted eloquence like the one bestowed upon the Last of the Prophets. Because such a prophet always follows in the footsteps of the Messenger he follows, therefore, miracles of the Messenger are also vouchsafed to him. That is why spiritual celebrities are unanimous on the point that sainthood (wilayah) is a reflection of prophethood. Thus whatever qualities have been gifted to the prophethood are manifested in his reflection (zill) too, so that the relation of real (asl) and the reflection (zill) is established between them."

☆☆☆

235 ۔ لجۃ النور (صفحہ 40)

پھر جان لے کہ اولیاء کا کلام انبیاء کے کلام کا سایہ ہوتا ہے منعکس شکلوں کی طرح جیسے کہ سامنے والے آئینے میں شکل نظر آتی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی چشمے سے نکلتے ہیں۔ جو اصل کے لئے ثابت ہے وہ بغیر کسی تفریق کے سایے کے لئے بھی ثابت ہے۔

235. Ibid, p. 40

"It should also be remembered that the (divine) revelation to the auliya (friends) is a shadow of the revelation to prophets just as reflected objects are in mirrors facing each other. Both of them have a common fount and whatever is true for the one is true for the other as well and it is hard to differentiate between them."

☆☆☆

236 ۔ مجموعہ اشتہارات (جلد1) صفحہ 29

سو اے سچائی کے ساتھ بجان و دل پیار کرنے والو؟ اور اے صداقت کے بھوکو اور پیاسو یقیناً سمجھو کہ ایمان کو اس آشوب خانہ سے سلامت لے جانے کے لئے ولایت اور اُس کے لوازم کا یقین نہایت ضروریات سے ہے۔ ولایت نبوت کے اعتقاد کی پناہ ہے اور نبوت اقرار وجود باری تعالےٰ کے لئے پناہ۔ پس اولیاء انبیاء کے وجود میخوں کی مانند ہیں اور انبیاء خدا تعالےٰ کا وجود قائم کرنے کے لئے نہایت مستحکم کیلوں کے مشابہ ہیں۔

236. Majmu'ah Ishtiharat, vol. i, p.29

"O you who love truth from the core of your hearts, and O you who are in quest of righteousness! Believe me that if you are earnest to steer safe your faith through this tumultuous ocean to the shore, believe me

that conviction in sainthood (wilayah) and its requisites is absolutely necessary. Wilayah strengthens the belief in prophethood and prophethood is the stronghold for a living faith in the existence of God. Thus saints serve as screws for the prophets and the prophets are spikes to fortify the Divine Being."

☆☆☆

237۔ مجموعہ اشتہارات ﴿جلد 1﴾ صفحہ 97

تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام وتوضیح مرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنے میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے اُنکے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ورنہ حاشاوکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ میں لکھ چکا ہوں میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سیدومولیٰ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور اُنکے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفریق اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔
جس حالت میں ابتدا سے میری نیت میں جس کو اللہ تعالیٰ جلشانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکلم مراد لئے ہیں یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدکان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیران یکونوا انبیاء فان یک فی اُمتی منھا احد فعمر صحیح بخاری جلداوّل صفحہ ۵۲۱ پارہ ۱۴ باب مناقب عمرؓ۔

237. Ibid., p. 97

"I beseech my Muslim brethren not to take the statements, i.e. 'a muhaddath is a prophet in one sense', or 'muhaddathiyyah is a partial prophethood' or 'imperfect prophethood' occurring in my books Fath-i-Islam, Taudih-i Maram and Izalah Auham in their etymological sense because they have been used simply in literal (lughwi) sense. By God, I lay no claim at all to real prophethood (haqiqi nubuwwat), but as I have said in my book Izalah Auham, (p. 137), my belief is that our Master Muhammad Mustafa, peace and blessings of Allah be upon him, is the last of the Prophets (Khatam al-Anbiya). So, I wish to make it known to all Muslims that, if they are annoyed by these words and if these words hurt their feelings, they should consider all such words as amended and substitute these, for my sake, by the word muhaddath. I have no intention to create discord or dissension among Muslims. God knows perfectly well that my intention, from the very beginning, has never been to use the word nabi to denote a real (haqiqi) prophet but only to signify a muhaddath which word the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), has explained as meaning one who is spoken to by God. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), is reported to have said about muhaddath: 'Thus among those before you of the Israelites there used to be men who were spoken to by God though they were not prophets, and if there is one such among my followers he is 'Umar' (Bukhari, vol. I, p. 521 part 14, ch. Manaqib 'Umar)."

(Written statement by the Founder, attested by eight witnesses, given at Lahore on 3 February, 1892 after which his controversy with Maulawi 'Abdul Hakim came to an end - Tr.)

☆☆☆

238 ۔ مجموعہ اشتہارات ﴿ جلد 2 ﴾ صفحہ 104

سو بھائیو میں آپ لوگوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ وہ جو چودھویں صدی کی سر پر ایک مجدد موعود آنے والا تھا جس کی نسبت بہت سے راستباز ملہموں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ مسیح موعود ہوگا وہ میں ہی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر شاہ ولی اللہ تک مقدس لوگوں نے الہام پا کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ آنے والا مسیح موعود چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

238. Ibid., vol. ii, p. 104

"I am the promised mujaddid of the fourteenth century Hijrah about whom a host of inspired devouts had prophesied that he would be the Promised Messiah. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, and the saints appearing after him right up to Shah Wali Allah had foretold, on the authority of divine inspiration, that the Promised Messiah was no other than the reformer (mujaddid) of the fourteenth century."

☆☆☆

239 ۔ مجموعہ اشتہارات ﴿ جلد 3 ﴾ صفحہ 223

مولوی غلام دستگیر صاحب مباہلہ میں کاذب اور کافر مفتری پر بمقابلہ مومن اور استباز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے وہ اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کر کے دکھلا دیں۔ ان کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ میں تو نبوت کا مدعی نہیں کہ تا فوری عذاب نازل کروں"۔ اُن پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور بہ اتباع آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے اُسکے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاوے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔ غرض جبکہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں۔ صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔ اپریل 1897ء

239. Ibid, vol. iii, p. 223

"The assertion (of Mawlvi Ghulam Dastagir of Kasur) that since I am not a claimant to prophethood, I cannot invoke any immediate divine chastisement, is not correct. Let it be known to all that I too curse the claimant to prophethood. I sincerely believe in the Kalimah, la ilaha illal-lahu Muhammadur Rasulullah (There is no god but Allah, Muhammad is His Messenger) and in the finality of prophethood of the Holy Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him. I also believe that wahy-i-wilayah (revelation to saints) and not wahy-i-nubuwwah (prophetic revelation) is granted to auliya as one of the graces of the prophethood of Muhammad by faithfully following him. Anyone who ascribes to me anything beyond this is devoid of honesty and is not God-fearing. ...Thus I have never been a claimant to prophethood but a claimant to wilayah (sainthood) and mujaddidiyyah (reformation)." -- April 1897.

☆☆☆

240۔ مجموعہ اشتہارات (جلد 4) صفحہ 333

اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے۔ یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔۔۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

240. Ibid., vol. iv, p. 333

"And the allegations against me are that I do not believe in the Lailat al-Qadr (the Grand Night), miracles and Ascension and that I am a claimant to prophethood and a denier of the finality of prophethood (Khatm-i Nubuwwat). These are indeed untrue and palpably false. In all these matters I abide by the beliefs of the Ahl Sunnah wal Jama'ah. ...I now declare in this gathering of Muslims in this holy house of God that I firmly believe in the Finality of Prophethood of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, and hold the person who denies the finality of prophethood as heretic and outside the pale of Islam." (Speech made on 23 October, 1891, Jami'ah Mosque, Delhi.)

☆☆☆

241۔ چشمہ معرفت 〈15مئی 1908ء〉 صفحہ 5

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت اُن پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ اُنہیں کے فیض اور اُنہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ اُمتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔

241. Chashmah Ma'rifat (May 15, 1908), p. 5

"The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) has been granted a special grace (fakhr) that he is Khatam al-Anbiya (the Last of the Prophets) in the sense that all excellences of prophethood have come to an end with him; and secondly, there is to be no messenger now after him bearing new Law, nor there shall be a prophet from outside his ummah (such as Jesus Christ). But everyone

honoured with divine communication shall receive it by the mediation (of the Holy Prophet) and is to be called a follower (ummati) and not an independent prophet."

☆☆☆

242۔ چشمہ معرفت ‹15مئی 1908ء› صفحہ 82,83

اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوّت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اسلئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپؐ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔

242. Ibid, pp. 82, 83

"And because the duration of Muhammad's prophet-hood extends to the Day of Judgement and he is the Seal of the Prophets (Khatam al-Anbiya), therefore, God did not will that the unity of all the nations should reach the climax during his lifetime which would have meant the fait accompli of his domain."

☆☆☆

243۔ چشمہ معرفت ‹15مئی 1908ء› صفحہ 180

قرآن شریف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے سلسلہ کو بند نہیں کرتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے **یُلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ** ۔یعنی خدا جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدینا**۔ یعنی مومنوں کے لئے مبشر الہام باقی رہ گئے ہیں گو شریعت ختم ہوگئی ہے کیونکہ عمر دنیا ختم ہونے کو ہے پس خدا کا کلام بشارتوں کے رنگ میں قیامت تک باقی ہے۔

243. Ibid, p. 180

"The Quran does not close the divine communion and communication as it says: yulqir ruhu min amri-hi 'ala man yasha-u' min 'ibadihi (He makes the spirit alight by His command upon whom He pleases of His servants -- 40:15). That is God sends His revelation upon whom He pleases. It also says: la-humul bushra fil-hayatid dun-ya (for them is good news in this world's life -- 10:64). It means that although the Law (Shari'ah) has been terminated as the world is hastening to its end, yet inspiration (ilham) containing good news remains for the believers. In short, God's communication in the form of good news is to remain till the Last day."

Note:

The ruh (spirit) as being granted only to the elect means the divine revelation and not the soul which is given to every person.--Tr.

☆☆☆

244۔ چشمہ معرفت ‹15مئی 1908ء› صفحہ 180,181

اسلام کی رُو سے جیسا کہ پہلے زمانہ میں خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں سے مکالمہ مخاطبہ کرتا تھا اب بھی کرتا ہے اور ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے اُن کلمات کو جو نبوّت یعنی پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنی اس قدر کہ اُس کے زمانہ میں اُس کی کوئی نظیر نہ ہو اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔ کیونکہ نبی اُس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بہ کثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مُسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے حالانکہ نبوت صرف آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ وحی الہام ہو اور ہم سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ شریعت قرآن شریف پر ختم ہوگئی ہے صرف مبشرات یعنی پیش گوئیاں باقی ہیں۔

244. Ibid, pp. 180, 181

"According to Islam, God communes and communicates with His chosen servants even now as He has been granting this favour in the past. My Muslim opponents have a verbal dispute with me here. To me the words of God which comprise prophecies or nubuwwah are called prophethood and the person who is granted prophecies in abundance by way of revelation (wahy) so much so that he has no equal in his age in this behalf, is called a prophet. Because a prophet is he who, after receiving divine inspiration from God in abundance, foretells future events. Our Muslim opponents although believe in the existence of divine communication but for lack of understanding are hesitant to call such communication, replete with prophecies, as prophethood. Nubuwwah literally means to foretell future events conveyed through divine revelation and inspiration. We all agree that Shari'ah has come to an end with the Quran and only mubashshirat or prophecies remain now."

☆☆☆

245۔ چشمہ معرفت ‹15مئی 1908ء› صفحہ 300,301

اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ خدا کے کلام کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ زبردست معجزات پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ معجزات کیا باعتبار کثرت اور کیا باعتبار کیفیت اپنے اندر مابہ الامتیاز رکھتے ہیں یعنی کثرت مقدار اور صفائی کیفیت کی وجہ سے کوئی دوسرا کلام شریک نہیں اور جس پر وہ کلام نازل ہوتا ہے اُس کو ایک خاص نصرت اور حمایت الٰہی ملتی ہے اور اس میں اور اس کے غیر میں ایک فرق رکھا جاتا ہے۔

حاشیہ: جس شخص پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اور سچ مچ وہ مکالمہ الٰہیہ سے شرف پاتا ہے اس کو اس مکالمہ کے ساتھ اور لوازم نصرت اور مدد بھی عطا کئے جاتے ہیں منجملہ ان کے یہ کہ اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا ہے بلکہ وہ ہر ایک پر خود غالب ہوتا ہے۔

245. Ibid., pp. 300, 301

"And last but not the least, another symbol of God's communication is that it comprises great miracles. These miracles are conspicuous both in the matter of frequency and quantity, so their clarity and quantity are unparalleled. And the recipient of such a communication is blessed with special divine succour and vindication."*

* The person on whom God's communication descends and is a receiver of divine inspiration, is also gifted with essentialities of (divine) victory and assistance and nobody can overpower him and eventually he will triumph.

☆☆☆

246۔ چشمہ معرفت ‹15مئی 1908ء› صفحہ 317

اور خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے۔

246. Ibid., p. 317

To prove that I am from Him, the Most High God has shown so many signs which, if spread over a thousand prophets, would establish the prophethood of each one of them. It is so because it was the last period of this world and Satan, at the head of his progeny, had arrayed for a final attack, therefore, God had willed to combine thousands of signs in one person for inflicting a crushing defeat on Satan."

☆☆☆

247۔ چشمہ معرفت (15مئی 1908ء) صفحہ 319

ہزار نشانوں کے جو خدا نے میرے لئے دکھلائے پھر بھی میں سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں اور میری کتابوں کے یہودیوں کی طرح معنے محرف مبدل کر کے اور بہت کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر صدہا اعتراض کئے گئے ہیں کہ گویا میں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں اور قرآن کو چھوڑتا ہوں اور گویا میں خدا کے نبیوں کو گالیاں نکالتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور گویا میں معجزات کا منکر ہوں۔ سو میری یہ تمام شکایات خدا تعالیٰ کی جناب میں ہیں۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا کیونکہ میں مظلوم ہوں۔

247. Ibid., p.319

"My opponents have raised hundreds of objections against me by inverting my writings and making unwarranted interpolations therein like the Jews. These are that I lay claim to an independent prophethood, I set aside the teachings of the Quran, desecrate and insult God's prophets and have no belief in miracles. I supplicate the Most High God about these and I believe that by His grace the verdict will be in my favour because I have been wronged."

☆☆☆

248۔ چشمہ معرفت (15مئی 1908ء) صفحہ 324,325

میں اُس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نُور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا ظلّ ہے اور اُسی کے ذریعہ سے ہے اور اُسی کا مظہر ہے اور اُسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اُس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔مگر خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اُس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اُس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے ہے اور اُس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اُس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اُس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوّت اُس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظلّ ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو دراصل دشمن دیں ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذہبوں کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے۔ مگر خدا نہیں چاہتا۔ نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالےٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کرسکتا ہے لِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اُس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔ اور لعنت ہے اُس شخص پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے مگر یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔

248. Ibid., pp. 324, 325

"I believe that all prophethoods have ended with him and his law (Shari'ah) concludes all of them, but a kind of prophethood has not been terminated i.e., the prophethood which is the award for following the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), faithfully

and is illumined with the light from his lamp. In fact this is a reflection (zill) of the prophethood of Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, and is earned only through him and is the manifestation of his prophethood and his munificence....And God's all-loving tenderness draws His servant close to Him like a mother and honours him with His communion and communication, and shows His signs to vindicate him. And when his obedience reaches perfection, He bestows on him reflection of prophethood (zilli nubuwwat), so that Islam remains blooming with the constant appearance of such persons and dominates over its opponents. ... The words nubuwwah (prophethood) and risalah (messengership) have been used by God in my favour hundreds of times in His revelation but these mean nothing but abundance of divine communion and communication which comprise disclosure of Unseen matters. This does not mean anything beyond this. Every one is free to adopt a terminology of his choice in his speech (li kulli an yas-taliha) and God has in His terminology called abundance of communion and communication as prophethood, that is, such communications which frequently foretell news of the Unseen. Let curse be upon the person who claims prophethood after eschewing the blessing of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)! This prophethood is, in fact, that of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and is not new at all."

☆☆☆

249۔ چشمہ معرفت 〈 صفحہ 324〉 حاشیہ

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے لیکن خدا تعالےٰ نے ابتداء سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

کمالات متعدیہ کے اظہار اثبات کے لئے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اس کے وجود میں عکسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کر دے سو اس طور سے خدا نے میرا نام نبی رکھا یعنی نبوت محمدؐیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہو گئی اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا تا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔

249. Ibid., footnote, p. 324

"I have repeatedly averred that, as a matter of fact, our master and leader, the Holy Prophet is the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and there is neither an independent prophethood nor a Shari'ah. Any one laying such a claim is undoubtedly devoid of faith and is perfidious. The Most High God, however, had decreed in the very beginning that for the purpose of demonstrating and affirming the excellence of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), someone by faithfully following and showing obedience to him be blessed with divine communion and communication in abundance and thus imbibe in his person traits of prophethood by way of reflection. This is how God has given me the name 'prophet' to show that the prophethood of Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him), has been reflected in the mirror of my self, and this name has been given to me by way of reflection (zill) and not in its real sense -- so that I may be a perfect example of the grace of the Holy Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him."

☆☆☆

250۔ چشمہ معرفت (جلد 2) صفحہ 9

پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا۔ وہ کسی گذشتہ نبی کی اُمت نہیں کہلاتا تھا۔ گو اُس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اُس کو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے۔ کہ وہ اِن معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت اُن پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمّت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور اُنہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وُہ اُمتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔ ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اُسکے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اُس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔

250. Ibid., vol. ii, p. 9

"No prophet in the earlier times happened to be a follower of a preceding prophet although he seconded his predecessor's religion and believed him to be true. This privilege is exclusive for the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), that he is the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) in the sense that the excellences of prophethood have come to an end with him and there would be no law-bearer messenger after him nor any prophet from outside his ummah. Anyone who now receives the blessing of divine communication receives it only through the blessings and mediation of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Moreover, this recipient is called an ummati (follower) and not an independent prophet. ...I am proud that the Prophet, whom I adhere to and follow, has been abundantly blessed by God. He surely is not God yet we have found God through his mediation. The religion we have inherited from him embraces all divine potentialities."

☆☆☆

251۔ چشمہ معرفت 〈جلد 2〉 صفحہ 40

وہ خدا کا کلام جس کا نام قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کا یہ وعدہ ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةَ الدُّنْيا اور یہ وعدہ ہے کہ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ اور اور یہ وعدہ ہے کہ وَيَجْعَلُ لَهُمْ فرقاناً۔ اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے اور ترجمہ ان آیات کا یہ ہے کہ جو لوگ قرآن شریف پر ایمان لائیں گے اُن کو مبشر خوابیں اور الہام دیئے جائیں گے۔ یعنی بکثرت دیئے جائیں گے۔

251. Ibid., vol. ii, p. 40

"In short, one of the great blessings of the Quran is that one who follows it is granted miracles and supernatural command in such an abundance that no one can compete with him. . . . 'For them is good news in this world's life' (10:64). And they have also been promised: 'He strengthened them with a spirit (min-hu) from Himsel'f (58:22), and again, 'He will grant you a distinction (furqan)' -- 80:29. The meaning of these verses is that those who will believe in the Quran will be blessed with true dreams and inspirations, i.e., these will be showered on them in abundance."

☆☆☆

252۔ چشمہ معرفت 〈جلد 2〉 صفحہ 41

ایک قطرہ کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسہ کو ایک خزانہ سے کچھ مشابہت نہیں اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والے کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی اُن کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور اُن کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور اُن کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور اُن کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے اور پھر فرمایا کہ خدا اُن میں اور اُن کے غیر میں ایک فرق بین رکھ

دے گا یعنی بمقابل اُن کے باریک معارف جو اُن کو دیئے جائیں گے اور بمقابل اُنکے کرامات اور خوارق کے جو اُن کو عطا ہوں گے دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانہ میں ہم خود اس کے شاہد رویت ہیں۔

252. Ibid, vol. ii, p.41

"How can a drop be compared to an ocean and a penny to the treasury? And then it was promised that the perfect followers shall be strengthened by the Holy Spirit, i.e., their intellect will be brightened by the Unseen and their spiritual insight sharpened and meticulously purified. Their speech will be dignified and majestic and their performance impressive. ...Accordingly, we see that the promise of the Most High God has always come true and in this age I stand witness to this assurance."

☆☆☆

253۔ چشمہ معرفت ‹جلد 2› صفحہ 59

جو شخص اس خدا کی طرف سچے دل سے رجوع کرتا ہے اور وفاداری اور صدق قدم سے اُس کی طرف آتا ہے اُس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ جیسا کہ خدا بے مثل ہے وہ بھی بے مثل ہو جاتا ہے اور آسمانی برکتوں کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور جیسا کہ خدا نے آسمان اور زمین میں کئی قسم کی قدرتیں دکھلائی ہیں ایسا ہی اُس کے ہاتھ پر بھی کئی قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتے ہیں جو دُوسرے انسان اُن پر قادر نہیں ہو سکتے اور آسمانی برکتوں کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور مقابلہ کے وقت کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ کیونکہ خدا اُس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور خدا اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کے تصرفات زمین پر ظاہر کر سکتا ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے یا خدا کا بیٹا ہے۔ مگر جو شخص قرآن شریف کا

پیرو ہو کر محبت اور صدق کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے وہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب نتیجہ اس زبردست طاقت اور خاصیت کا ہوتا ہے جو خدا کے کلام قرآن شریف میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔

253. Ibid, vol. ii, p. 59

"One who turns towards God earnestly and advances towards him faithfully and sincerely, reaches a stage which has no equal) His assimilation in Divinity makes him unique as the God Almighty. Portals of heavenly blessings are opened for him and as God has wrought many marvels in the heavens and the earth, likewise, many marvels are shown at his hand and supernatural events take place which are beyond the competence of other people. The doors of heavenly blessings are opened for him and he is insurmountable and triumphant over his opponents in every field because his words are the words of God and his prowess the Divine one to bring remarkable changes and upheavals on the earth. No one can distinguish between the Almighty God and His son. ...But the person, who is a follower of the Quran and is engrossed in divine love and sincerity to the highest degree, becomes a manifestation of the divine attributes by way of reflection (zill). This is the result of that great force and characteristics of God's words of which we find in the Holy Quran."

☆☆☆

254۔ چشمہ معرفت (جلد 2) صفحہ 60

میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقام ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اُس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اُس

کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا تب اس کا ایمان بلندی میں دور دور کے ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس امر میں صاحب مشاہدہ ہوں خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اُس نے نشان دکھلائے ہیں۔

254. Ibid., vol. ii, p.60

"I have found a dynamic force in the Quran and a peculiar sway in the subservience to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), which are not to be found in any other religion, -- the force and peculiarity to elevate a true follower of the Holy Prophet to sainthood (wilayah) -- and not only God honours him with His communication but also demonstrates to him that He is the Creator of the heavens and the earth. The faith of such a follower or saint transcends even beyond the stars. I have experienced this phenomenon myself. God speaks unto me and has shown me more than hundred thousand signs."

☆☆☆

255۔ چشمہ معرفت ‹ جلد 2› صفحہ 64

اسی طرح خدا تعالےٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حُسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اُس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اُس نے ہزار ہا عاشق بنائے اور میں بھی اُن میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں۔

255. Ibid., vol. ii, p.64

"All the divine attributes mentioned in the Quran are descriptive of His love and fascinating grace and a perusal of these proves beyond doubt that these aim at captivating the reader and turn him into a true believer of God. The Quran, in fact, has created myriad lovers of God, this humble being one of them."

☆☆☆

256۔جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزاغلام احمد کی طرف سے خط (الحکم، 29 جلد 3،17 اگست 1899ء)

مجی وعزیزی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔عنایت نامہ پہنچا حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہوا ہے۔اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آ گیا ہے۔جیسا کہ یہ الہام ہوا۔**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق** ۔اورجیسا کہ یہ الہام ہوا **جری اللّٰہ فی حلل الا نبیاء** اورجیسا کہ یہ الہام ہوا دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ایسے بہت سے الہام ہیں جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے۔لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔بلکہ رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی کرنے والے یا معارف پوشید بتانے والا چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں،اسلام میں فتنہ پڑتا ہے۔اوراس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہیے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین** اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا درحقیت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے جو شخص انکار میں حد سے گزرتا ہے جس طرح کہ وہ ایک خطرناک حالت میں ہے اسی طرح وہ جوشیوں کی طرح اعتقاد میں حد سے گذر جاتا ہے۔جاننا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا ہے۔اور ہم محض دین اسلام کے خادم بن کر دنیا میں آئے ہیں۔اور دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔نہ اس لئے کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین بنا دیں۔ہمیشہ شیطان کی رہزنی سے اپنے تئیں بچانا چاہیئے۔اور اسلام سے محبت سچی رکھنی چاہیے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو بھلانا نہیں چاہیئے۔ہم خادم دین اسلام ہیں۔اور یہی ہمارے ظہور کی ملت غائی ہے۔اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں۔رسالت لغت عرب میں بھیجے جانے کو

کہتے ہیں اور نبوت یہ ہے کہ خدا سے علم پاکر پوشیدہ حقائق اور معارف کو بیان کرنا سو اسی حد تک مفہوم کو ذہن میں رکھ کر دل میں اس کے معنے کے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہیں ہے۔ مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیے کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہئے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعوے بالمقابل نہیں۔ اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افتراء کرتا ہے ہم اپنے نبی کریم کے ذریعہ فیض و برکات پاتے ہیں۔ اور قرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے۔ ورنہ وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک اس کا جواب دہ ہوگا۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابل مواخذہ ہے۔ زیادہ خیریت والسلام۔ مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء (اخبار الحکم نمبر ۲۹۔ جلد ۳ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۹۹ء)۔

256. Letter from the Founder of the Ahmadiyya Movement (Al-Hakam, vol. iii, No. 29, August 17, 1899)

"My Dear brother,
Assalamu 'alaikum wa rahmatullah wa Barakatuh,
Received your kind letter. The fact is that for the last twenty years I have been continuously receiving divine inspirations wherein I have often been called nabi or rasul, for example, hu-wal lazi arsala rasuluhu bil-huda wa dinil haqqi (He it is Who sent his messenger with guidance and true religion), jari-ullahi fi hula-lil anbiya (messenger of Allah in the garb of prophets), 'a prophet came to the world, but the

world did not accept him,'* and a number of other such inspirations in which this humble servant of God has been named nabi or rasul, but it is sheer folly to consider that nubuwwah or risalah here means real prophethood or messengership the possessor of which is a law-giver. The word rasul here signifies only that he has been sent by God the Most High and the word nabi here denotes a person who prophesies on receiving knowledge from God or the one who reveals the hidden spiritual realities. Since these words, which are used purely in a figurative sense may create confusion and misunderstanding in Islam, my followers should avoid using them freely in their daily talks and should sincerely believe that prophethood has come to an end with the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), as has been said by God, the Most High: '(Muhammad) is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets' (33:40). To disregard this verse or look down upon it is, in fact, severance from Islam. One who transgresses in its denial is treading a dangerous path and his (attitude) is similar to that of a Shia who goes beyond limits (in exaggeration) in his beliefs.

Be it known to all that God the Most High has put an end to all prophethood and messengership with the Holy Quran and the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him). He has sent me in this world as a true servant of Islam. I have not been sent with the intention of introducing a new religion other than Islam. We should always be mindful of the waylaying by Satan and should have true love for Islam and should never disregard the grandeur of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). I am a servant of Islam and this is the main object of my advent. The word nabi and rasul have been used merely by way of simile and metaphor. Risalah, according to the Arabic lexicon, means sending of someone and nubuwwah means disclosure of hidden truths and spiritual realities after receiving their knowledge from God. Keeping these

meanings in mind, there is no harm to believe accordingly. However, nabi and rasul in the terminology of Islam mean those who bring perfect law or abrogate some of the previous shari'ah and are not the followers of a preceding prophet and have direct relationship with God the Most High, independent of any prophet. Therefore, one should be careful and should not ascribe these meanings to the words occurring in my writings. I have no book other than the Quran and no religion other than Islam. I believe firmly that our Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, is the Last of the Prophets (Khatam al-Anbiya) and the Quran is the last of the revealed books (khatam al-kutub). Let not the religion be made a child's play, it must rather be remembered that I claim nothing beyond being a servant of Islam. Anyone who ascribes to me anything contrary to this is guilty of accusation and slander. I have earned grace and blessing through the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and derive the spiritual knowledge from the Quran. In all fairness, nobody should keep anything in his mind contrary to this enunciation otherwise he would be accountable to God for his acts. If I am not a servant of Islam my entire mission is condemnable and reproachable and I am accountable to God ... Peace be with you."

* Another reading of this inspiration (ilham) is "a warner (nazir) came to this world" as has been mentioned in Barahin-i Ahmadiyya. However, to avoid confusion the other reading has been omitted.

☆☆☆

257۔اخبار عام کو ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار۔ پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا۔ اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں مَیں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں۔ اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوی نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ کے زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو۔ دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے۔ جو قرآن شرف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے۔

جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا۔ سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزار ہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کیے ہیں اور کر رہا ہے میں خودستائی سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دے گا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں وہ مجھے فتح دے گا۔ پس اس بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی اور جس حالت میں عام طور پر لوگوں کو خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے، مگر وہ الہام مقدار میں کم اور نہایت قلیل ہوتا ہے، اور اخبار غیبیہ بھی اس میں نہایت کم ہوتی ہیں، اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہیں، تو اس صورت میں عقل سلیم تسلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علوم غیب اس کدورت سے پاک ہوں اس کو دوسرے معمولی انسانوں سے نہ ملایا جاوے، بلکہ اس کو کسی خاص نام سے پکارا جاوے، تا کہ اس میں اور اس کے غیر میں امتیاز ہو، اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے، تا کہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے، ان معنوں سے میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی اُمنگ لوگوں کو دامن گیر ہے وہ امتی کیوں کر بن سکتے ہیں۔ کیا آسمان سے اُتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہونگے یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

الراقم خاکسار المفتقر الی اللہ۔ غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

257. Letter addressed to Akhbar-i 'Am

"Dear Mr. Editor,

In the second line of column I, Akhbar-i 'Am dated May 23, 1908, it has been ascribed to me that in the meeting (held in Lahore) I had denied a claim to prophethood. The correct position is that in this meeting I only repeated what I have been writing in my books and I now declare it again that it is entirely unfounded that I claim prophethood which tantamounts to total severance from Islam meaning thereby that I am an independent prophet and absolve myself from following the Quran, and introduce a new kalimah (formula of faith) of my own, have a different qiblah and hold the law of Islam as abrogated, and forsake the precept and guidance of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). These allegations are not correct. The claim to such a prophethood is heresy to me. This is not for the first time that I refute these accusations but have been writing time and again that I have no claim to such a prophethood and it is a calumny against me. I call myself a prophet because I have been gifted with divine revelation. I profusely receive His communications. He grants my prayers, manifests for me many Unseen matters and discloses to me knowledge about the events to come. Such secrets are disclosed only to the person who earns exclusive nearness to God. I have been named prophet because of the abundance of these qualities. Thus I am a prophet in consonance with the divine command. If I disclaim this privilege, it will be a sin. I cannot deny that God has named me prophet in a particular sense and I stick to it till I depart from this world. I am not a prophet in the sense that I dissociate myself from Islam or abrogate any of its injunctions. I faithfully submit to the dictates of the Quran in word and spirit. No one can dare to abrogate even a jot or tittle of the Quran. I have thus been called a prophet because, in Arabic and in Hebrew, nabi means a person who, on the basis of divine revelation predicts the future events in abundance. And it is this abundance which counts for this epithet just as possession of a

penny does not construe riches. God by His grace has granted me immense knowledge of the Unseen and thousands of signs have been manifested at my hands and His favour still continues. I say it not by way of self-praise but in gratitude to Allah's grace and His assurance that even if the entire world rises against me, He will come to my rescue and that He will stand by me in trials and tribulations and make me dominant over my foes in every respect. This is why Allah has named me nabi. I alone have been granted abundant knowledge of the sciences of the Unseen and frequency of divine communion and communication in this age. Dreaming is a common human experience. A few people receive revelation (ilham) and even do experience a little and turbid knowledge of the Unseen but these communications are few and far between and disclosure of the Unseen matters is ambiguous and obscure.

Reasoning and rationale (aql-i saleem) demand that a person who is granted clear revelation and knowledge of the Unseen, free from impurities and flaws, should not be bracketed with people having common and insignificant experience of this phenomenon and should be called by specific name so as to differentiate them from the rest. Therefore, God has given me a distinctive status in calling me 'prophet'. This is an award of honour bestowed on me to distinguish me from the rest. I am thus a prophet in this sense as well as a follower (ummati) so that the prophecy of our Master and Guide that the coming Messiah will be a follower as well as a prophet, comes true. Otherwise, how could prophet Jesus about whose second advent people are relying on false hopes and vain aspirations can be a follower (ummati) of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)? Would he after descending from heaven, become a Muslim first or would our Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), cease to be the Last Prophet (Khatam al-Anbiya)! Peace be on him who follows the guidance! Lahore

Ghulam Ahmad May 23, 1908"

☆☆☆

133. Ek Ghalati ka Izalah(1901)

Translator's Notes: a) Round brackets ( ) are usually used to show the exact original term used by the author; in a few cases the original term is given in the main text, followed by the translation within round brackets. b) Square brackets [ ] are used to enclose any text added by the translator.

Webmaster's Notes: a) This translation must be read in conjunction with the two **commentaries [#1; #2]** that have been published on our website. b) The blue-coloured superscripted numbers [e.g., [13]] indicate that the commentary of that particular part of the book appears in commentary #1, under the same number [e.g., Translator's Comment No. 13, in the above example]. c) The pink-coloured superscripted numbers [e.g., [5]] indicate that the commentary of that particular part of the book appears in **commentary #2,** under the same number [e.g., Note 5, in the above example]. d) The best way to use both of these commentaries is to read the translation of this book, and as you come across either one of these colourised numbers [e.g., [1] or [1]] you can take a break and read the related text in the appropriate commentary, based on the colour of the number. e) Commentary #1 at times refers back to the translation's paragraph number (e.g., **[Paragraph No. 1]).** This paragraphing was not a part of the original Urdu book; it was a feature added by Sheikh Muhammad Tufail Sahib in his English translation of the book, in order to aid the reader back to the translation, while reading his commentary.

[Paragraph No. 1] Some people in our Movement who are not well-acquainted with my claim and the arguments relating to it --- not having had the occasion to study my books carefully, nor having stayed in my company for a sufficient length of time to complete their knowledge --- in some instances in response to an objection of the opponents give a reply which is entirely against facts. So, despite being on the side of truth, they have to face embarrassment[1].

Paragraph No. 2] Thus it happened a few days ago that a person faced from an opponent the objection that "the man whose pledge you have taken claims to be a prophet (nabi) and a messenger (rasul)". This was answered by only a denial, while such an answer is not correct. The fact is that the holy revelation of God Almighty which descends upon me contains words such as rasul, mursal and nabi, not once but hundreds of times. So how can the reply be correct that such words are not present?[2] [1] In fact, at this time these words occur more clearly and explicitly than in the earlier days. And in the Barahin Ahmadiyya too, published 22 years ago, these words are not few.[3]

Thus, in the Divine communications published in Barahin Ahmadiyya, one revelation from God is as follows: "He it is Who sent His messenger (rasul) with guidance and the true religion in order to make it prevail over all other religions" (see p. 498, Barahin Ahmadiyya). Here, this humble one has been clearly addressed as rasul. Then after this, in the same book, is the following Divine revelation regarding myself: "The messenger of God in the mantle of the prophets" (p. 504). Then quite near this in the same book is the following revelation: "Muhammad is the messenger of God; those with him are firm against disbelievers, compassionate among themselves. (The Holy Quran: 48:29)" In this revelation I have been given the name 'Muhammad'[2] as well as rasul.[4] Then there is the following Divine revelation noted on page 557 of Barahin Ahmadiyya: "A warner came into the world." Another version of it is: "A prophet (nabi) came into the world."[5] Similarly in many other places in Barahin Ahmadiyya the word rasul has been applied to this humble one.[6]

[Paragraph No. 3] If it be said that the Holy Prophet Muhammad is the Khatam an-nabiyyin, so how can another prophet come after him, the reply is that there certainly cannot come any prophet, new or old, in the way in which you people consider Jesus to descend in the latter days and believe him in those circumstances to be a prophet. In fact, it is your belief that wahy nubuwwat [revelation exclusive to prophets] shall then continue for forty years, exceeding even the term of the Holy Prophet Muhammad.[7] Such a belief is undoubtedly a sin, and the verse

"he is the Messenger of God and the Khatam an-nabiyyin"[3] [the Quran, 33:40] along with the hadith "there is no prophet after me" is conclusive proof of the absolute falsity of this view.[8]

I am strongly opposed to such beliefs, and have true and full faith in the statement "he is the Messenger of God and the Khatam an-nabiyyin." This verse contains a prophecy which our opponents know not. It is that God Almighty says in this verse that, after the Holy Prophet Muhammad, may peace and the blessings of God be upon him, the doors of prophecies have been closed till the Day of Judgment, and it is not possible now for a Hindu or a Jew or a Christian or a nominal Muslim to apply the word nabi to himself.

[Paragraph No. 4] All the windows of prophethood have been closed, but one window, that of the path of Siddiq, is open, viz., fana fir-rasul.[9] [4] The person who comes to God through this window is made to wear, by way of zill, that same mantle of prophethood which is the cloak of the prophethood of Muhammad.[10]

His being a prophet, therefore, is not a violation of sanctity because he gets all this, not from his own person, but from the fountain of his Prophet, and it is not for himself but for the glory of that Prophet. It is for this reason that his name in heaven is Muhammad and Ahmad. It means that the prophethood of Muhammad was in the end given only to Muhammad, though in the manner of burooz, but not to anyone else.[11] Hence the verse: "Muhammad is not the father of any man from among you, but he is the Messenger of God and the Khatam an-nabiyyin (The Holy Quran: 33:40)" means: Muhammad is not the father of anyone from among the men of this world, but he is a father to men of the other world because he is the Khatam an-nabiyyin, and there is no way to the graces of God except through his mediation.

[Paragraph No. 5] In short, my prophethood and messengership is in my capacity as Muhammad and Ahmad, not on account of myself. And I received this title in the position of fana fir-rasul. Hence, it makes no difference to the meaning of Khatam an-nabiyyin. However, the descent of Jesus would certainly make a difference.[12]

[2]**[Paragraph No. 6]** It is also to be remembered that the meaning of nabi according to the lexicon is one who gives the news of matters unseen, having received it from God. Wherever this meaning applies, the word nabi will also apply.[13] [5] And a nabi must necessarily be a rasul, for if he is not a rasul he cannot receive news of the holy, unseen realm, the following verse being a bar against it: "He [God] does not make His unseen known to anyone except a messenger (rasul) whom He chooses." [the Quran, 72:26-27][14] [6] If, after the Holy Prophet Muhammad, the coming of a prophet according to this meaning is denied, it implies that one should believe that this Umma is destitute of Divine communication and revelation, because the person through whom news of the unseen from God is manifested, to him the meaning of nabi shall apply according to the above verse.[7] Similarly, he who is sent from God will be the one we shall call rasul.[15]

The difference is that, after our Holy Prophet Muhammad[8] till the Day of Judgment, there is no prophet to whom a new shariah is to be revealed, nor one who is granted the title of prophethood without the mediation of the Holy Prophet and without attaining to such a stage of fana fir-rasul that he is named Muhammad and Ahmad in heaven.[16] And whoever makes such a claim indeed commits heresy.

[Paragraph No. 7] The real secret in this is that the meaning of Khatam an-nabiyyin requires that, so long as there remains a veil of separation, if a person is called nabi he would be breaking the seal which is upon Khatam an-nabiyyin. If, however, a person is so lost in that Khatam an-nabiyyin that, due to a complete union and absence of difference,[17] he has received his name, and the face of Muhammad is reflected in him as in a clear mirror, he will be called nabi without breaking the seal, because he is Muhammad, though in the manner of zill.[9] Hence, despite the claim to prophethood of the person who has been given the names Muhammad and Ahmad by way of zill,[18] our master Muhammad still remains Khatam an-nabiyyin because this second Muhammad is the image and the name of the Holy Prophet Muhammad, may peace and the blessings of God be upon him. Jesus, however, cannot come without breaking the seal because his prophethood is a separate one.

[Paragraph No. 8] And if no person can be a prophet and messenger in the sense of burooz,[10] then what is the meaning of the following: "Guide us on the right path, the path of those upon whom Thou hast bestowed favours." [the Quran, 1:5-6][19]

Author's Footnote [#1]: Remember that this Umma has been promised every blessing which was bestowed upon the earlier prophets and the truthful ones (siddiq).[a] Among those favours are the prophecies and predictions on account of which the prophets were called nabi.[b] But the Quran closes the door of the knowledge of the unseen to all except a nabi, or in fact a rasul, as is clear from the verse: "God does not make His unseen known to anyone except a rasul whom He chooses."[c] So to attain knowledge of the holy unseen, it is necessary to be a prophet. The verse "on whom Thou hast bestowed favours"[d] testifies that this Umma is not deprived of the holy unseen which, according to the verse quoted, implies prophethood and messengership.[e] But the direct path of attaining it is closed, and hence it must be acknowledged that, for this gift, the way of burooz, zill and fana fir-rasul is open.

It should be borne in mind that, according to this sense, I do not deny prophethood and messengership.[20] It is in this sense that the Promised Messiah has been called nabi in the Sahih Muslim.[21] [11]

[Paragraph No. 9] If one who receives news of the unseen from God is not to be called nabi, tell us what he should be called? If it is said that he should be called muhaddas, I say that in no lexicon is the meaning of tahdees 'making known the unseen.' The meaning of nubuwwat is, however, making known matters of the unseen.[22] [12] Nabi is a word which is common to Arabic and Hebrew. In Hebrew this word is naabi, and is derived from naabaa which means "to prophesy, upon receiving intimation from God.'[23] [13] And it is not a requirement for a nabi that he should be a bearer of shariah.[24] [14] This is a mere gift by which matters of the unseen are disclosed. As I have received up to this time about 150 prophecies from God, and seen with my own eyes that they were

fulfilled clearly, how can I deny the application of the word nabi or rasul to myself? And when God Almighty has himself given me these titles, how can I reject this, or fear someone other than Him?[25]

[Paragraph No. 10] I swear by God Who has sent me --- and about Whom it is the work of the accursed to make fabrications --- that He has sent me as the Promised Messiah. And just as I believe in the verses of the Holy Quran, similarly, without an iota of difference, I believe in the clear and open revelation of God which I receive, the truth of which has become evident to me by its repeated signs. I can swear on oath in the House of God that the holy revelation which descends on me is the word of the same God Who sent His word to Moses, Jesus and Muhammad mustafa, may peace and the blessings of God be upon him.[26] [15] The earth testified for me, and so did heaven. So also did both heaven and earth proclaim that I am the khalifa (appointed one) of God. However, according to the prophecies it was necessary that I should be denied, so those upon whose hearts are veils do not accept me. I know that God will certainly succour me, as He has ever been helping His messengers. None can stand against me, as he has not the aid of God.

Wherever I have denied prophethood and messengership, it is only in the sense that I am not the independent bearer of a shariah, nor am I an independent prophet. However, in the sense that, having gained spiritual graces from the Messenger whom I follow, and having attained for myself his name, I have received knowledge of the unseen from God through the mediation of the Holy Prophet, I am a messenger and a prophet but without a new shariah.[27] I have never denied being called a prophet in this sense. In fact, this is the sense in which God has addressed me as nabi and rasul. Nor do I now deny being a prophet and messenger in this sense.[28] And my statement, "I am neither a messenger nor bearer of a scripture," means only that I am not a possessor of shariah (sahib-i shariah).[29] [16]

Nonetheless, it must be imperatively remembered, and never over-looked, that despite being addressed as nabi and rasul, I have been

informed by God that all these graces have not been bestowed upon me without mediation, but that there is a holy being in heaven, namely, Muhammad mustafa, may peace and the blessings of God be upon him, whose spiritual benefit I have received. On account of this mediation, and by having submerged in him and having received his names Muhammad and Ahmad, I am a rasul and nabi, i.e., one who has been sent and one who receives news of the unseen from God.[30] In this way, the seal of Khatam an-nabiyyin is preserved because I have received the same name in the sense of image and reflection, through the mirror of love.

If anyone is indignant at this Divine revelation, as to why God Almighty has called me nabi and rasul, it is his own folly because the seal set by God is not broken by my being a prophet and messenger.

Author's Footnote [#2]: What a fine point it is that, in this way, neither does the prophesied seal of Khatam an-nabiyyin get broken, nor are all the members of the Umma deprived of that sense of prophethood which corresponds to the verse "God does not make His unseen known to anyone ...". But by bringing down Jesus, whose prophethood was established 600 years before Islam, nothing at all remains of Islam, and the Khatam an-nabiyyin verse is clearly falsified. The opponents will only abuse me for this, so let them. "The unjust shall know which final destination they will return to. (The Holy Quran: 26:227)"

Paragraph No. 11] It is obvious that, just as I say about myself that God has addressed me as nabi and rasul, so do my opponents assert about Jesus, son of Mary, that he shall return to the world after our Holy Prophet, and as he is a prophet the same objection applies to his

coming as the one levelled against me, namely, that the seal of finality of Khatam an-nabiyyin will be broken. But I say that after the Holy Prophet, who was actually the Khatam an-nabiyyin, my being called by the words nabi and rasul is not a matter for objection, nor is the seal of finality broken by it. For I have explained over and over again that, in accordance with the verse "others from among them who have not yet joined them" [the Quran, 62:3] I am that same prophet, the Khatam al-anbiya,[31] in the sense of burooz, and twenty years ago in Barahin Ahmadiyya God named me Muhammad and Ahmad and declared me to be the very embodiment of the Holy Prophet.[17] Hence, in this way, the Holy Prophet's being the Khatam al-anbiya does not suffer at all by my prophethood because a reflection is not separate from its original. And as, in the sense of reflection (zill), I am Muhammad, the seal of Khatam an-nabiyyin does not break because the prophethood of Muhammad remained limited to Muhammad. In other words, Muhammad, may peace and the blessings of God be upon him, is the Prophet and no one else.[32]

[Paragraph No. 12] As I am Muhammad in the sense of burooz, and all his attainments including his prophethood are projected as an image by way of burooz in my mirror of reflection, who is the other person that has made a claim to prophethood separately?

If you do not accept me, then understand it in this way that the promised Mahdi is to be akin to the Holy Prophet in creation and nature, and his name is to correspond to that of the Holy Prophet, i.e., his name too shall be Muhammad and Ahmad, and he is to be from his line (ahl bait).

Author's Footnote [#3]: It is known from the history of my ancestors that a grand-mother of mine belonged to the noble family of Saadaat and the Bani Fatima. The Holy Prophet has also confirmed this, and said to me in a dream: "Salmaan is from the people of my house, having the disposition of Hasan." He named me Salmaan [a companion of the Holy Prophet, of Persian descent], which means "two salm". Salm in Arabic means reconciliation, and thus it is destined that two kinds of reconciliation will take place at my hands. One is internal which will remove the internal enmity and discord, and the other is external which, by eliminating the causes of external opposition and demonstrating the greatness of Islam, shall incline the followers of other faiths towards Islam. It appears that by the Salmaan mentioned in Hadith is also meant myself, for the prophecy of two reconciliations was not fulfilled by Salmaan himself. I say, having received revelation from God, that I am of Persian descent, and according to the hadith in Kanz al-Ummal the Persians are from among the Israelites and the Holy Prophet's household. In a vision, Hazrat Fatima put my head upon her lap, and showed me that I was from her lineage. This vision is in Barahin Ahmadiyya.

Publisher's Note: In the account of this vision in Barahin Ahmadiyya it is recorded: "Then at that time there appeared five handsome, pleasing and beautiful persons, namely, the Messenger of God, peace be upon him, Ali, Hasan, Husain and Fatima, may God be pleased with them. One of them, and I seem to remember that it was Fatima, with tremendous love and affection, like a kind mother, put my head upon her lap."[18] [The Publisher's Note was added to all editions of this booklet (both Lahori and Qadiani) in about 1967 due to a requirement of the authorities in Pakistan.]

In some hadith reports, it is said that "he shall be from me." This is a profound indication of the fact that, from a spiritual view-point, he shall be an offspring of the Prophet and an image of his spirit. A very strong evidence supporting this is that the words in which the Holy Prophet has described the relationship --- so much so that the names of the two have been made into one --- clearly show that he wanted to convey that this promised one would be his burooz, just as Joshua was a burooz of Moses. It is not necessary for the burooz to be a son or maternal grandson of the original person. However, it is necessary that, in terms of spiritual relationship, the burooz must be his offspring, and from the very beginning there must be mutual attraction and connection between them. It is, therefore, totally derogatory to the status of the Holy Prophet's knowledge to think that he would leave aside the description which is necessary to express the significance of burooz, and instead declare that he would be his maternal grandson. What has being a maternal grandson conceivably got to do with burooz? If such a connection was necessary for being a burooz, why was the imperfect relationship of being merely a maternal grandson required? It should have been son. However, God Almighty in His Holy Word has negated the Holy Prophet being a father of anyone, but has given the news of a burooz. If burooz is not meant, how could the comrades of this promised one have been considered as companions of the Holy Prophet in the verse "others from among them"? Denial of burooz implies a rejection of this verse.

[Paragraph No. 13] People who think in physical terms have variously considered this promised one to be a descendant of Hasan, or of Husain, or of Abbas. But the Holy Prophet only meant that, like a descendant, he would be his heir --- heir to his name, heir to his nature, heir to his knowledge, and heir to his spirituality --- displaying his image within himself from every aspect.[33] Not of his own self but from the Holy Prophet would he acquire everything, and would reflect his face through annihilation in him. Just as he shall receive his name, his nature and his knowledge in the sense of reflection (zill), in the same manner shall he receive his title nabi, because the burooz image

cannot be complete if it does not possess the qualities of its original in every respect. Hence, as prophethood also is a quality of a nabi, it is essential for it to be manifested in the burooz image. All prophets have held that the burooz is a perfect image of its original,[34] so much so that even the name becomes one. Therefore, it is obvious that, just as by being named Muhammad and Ahmad in the sense of burooz, there are not two Muhammads and two Ahmads, similarly by using nabi and rasul in the sense of burooz is not meant that the seal of Khatam an-nabiyyin has been broken, because the burooz does not have a separate existence. In this way, the prophethood bearing the name Muhammad remains limited to Muhammad,[35] may peace and the blessings of God be upon him.

All prophets, peace be upon them,[36] have agreed that there is no duality in burooz, for the station of burooz is as described in the following saying:

> "I become thou and thou become me, I become the body and thou become the soul, So no one can thereafter say: I am one and thou art another."[19]

[Paragraph No. 14] If, however, Jesus returned to the world, how could he do it without breaking the seal of Khatam an-nabiyyin? In other words, the term Khatam an-nabiyyin is a Divine seal which has been put upon the prophethood of the Holy Prophet. It is not possible now that this seal could ever break. However, it is possible that the Holy Prophet, not only once but a thousand times,[37] come into the world in the sense of burooz and express his prophethood in the manner of burooz along with his other qualities. And this particular burooz was a confirmed promise from God, as He says: "Others from among them who have not yet joined them."

The prophets do not feel their dignity violated by their burooz because such a one is their very form and image, but they would certainly feel it in case of someone else. Consider how Moses, when he saw the Holy Prophet Muhammad on the night of miraj rise higher than his station, wept to show his sense of self-esteem. So,

considering that God has said that "no other prophet shall come after you",[38] if He were to send Jesus against His own word, how very hurtful would this act be to the Holy Prophet!

[Paragraph No. 15] In brief, prophethood in the sense of burooz does not make any difference to the finality of prophethood, nor is the seal broken. But the coming of another prophet does undermine Islam, and it is a big insult to the Holy Prophet Muhammad that the great task of slaying the Dajjal (Anti-Christ) be accomplished by Jesus and not by him. And the holy verse "but he is the Messenger of God and the Khatam an-nabiyyin" is, God forbid, falsified by it. There is a hidden prophecy in this verse, namely, that a seal has been put upon prophethood till the Day of Judgment. And except for a burooz, which is the being of the Holy Prophet himself, none has the power to receive knowledge of the unseen from God in a clear and open manner like prophets. As the burooz of Muhammad which was promised of old is myself, prophethood in the sense of burooz has been bestowed upon me. The whole world is now helpless in the face of this prophethood because a seal has been put upon prophethood. A burooz of Muhammad, having all his qualities, was destined for the latter days, and therefore he has appeared. Except for this window, there is no other window left for obtaining water from the fountain of prophethood.

[Paragraph No. 16] To summarise, the seal of finality is not broken by prophethood and messengership in the sense of burooz. But the concept of the descent of Jesus, which implies denial of the verse "but he is the Messenger of God and the Khatam an-nabiyyin," does break the seal of finality. There is no trace of this meaningless and contradictory belief in the Holy Quran; and how could there be, as it is clearly opposed to the above verse. However, the coming of a burooz prophet and messenger is established from the Holy Quran, as is clear from the verse "others from among them."

One subtlety of expression in this verse is that that group has been mentioned here which is considered as being included among the

Companions of the Holy Prophet. But there is no explicit mention here of the burooz, i.e., the Promised Messiah, through whom these people came to be considered as the Companions and regarded, like them, as being under the guidance of the Holy Prophet himself. This omission of reference is meant to indicate that the burooz does not have an existence of his own, and hence the seal of finality is not broken by his buroozi prophethood and messengership. Therefore, in this verse he is treated as a non-existent being, and the Holy Prophet is mentioned in his stead.[39]

Similarly in the verse "We have granted thee al-kausar" [the Quran, 108:1] there is the promise of a burooz in whose time kausar (abundance) will appear, i.e., fountains of spiritual blessings shall flow forth, and an abundance of people in the world shall become true followers of Islam. In this verse also, the necessity for physical progeny is belittled, and a prophecy is given of buroozi offspring. And although God has bestowed upon me the privilege of being an Israelite as well as a Fatimi, having a share of both stocks, I give precedence to the spiritual relationship which is the burooz connection.[40]

[Paragraph No. 17] Now by all of this writing, I mean to say that ignorant opponents accuse me of claiming to be a prophet and messenger. I make no such claim. I am neither a prophet nor a messenger in the sense which they have in mind. However, I am a prophet and a messenger in the sense which I have just explained.[41] Hence the person who maliciously accuses me of claiming prophethood and messengership is a liar and evil-minded.[42] It is the form of burooz which has made me a prophet and a messenger, and it is on this basis that God has called me nabi and rasul again and again, but in the sense of burooz. My own self does not come into it,[43] but that of the Holy Prophet Muhammad, may peace and the blessings of God be upon him. It was on this account that I was called "Muhammad" and "Ahmad". So prophethood and messengership did not go to another person. What belonged to Muhammad remained with Muhammad, peace and blessings be upon him.[20]

Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, (5 November 1901 C.E.)

☆☆☆

احمدیہ انجمن لاہور کی خصوصیات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ نیا نہ پرانا۔

کوئی کلمہ گو کافر نہیں۔

قرآن کریم کی کوئی آیت بھی منسوخ نہیں نہ آئندہ ہوگی۔

سب صحابہ اور آئمہ قابل احترام ہیں۔

سب مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔

صرف احبابِ جماعت کیلئے